ماہنامہ

اعلیٰ حضرت

بریلی شریف

May
2018

شعبان المعظم
۱۴۳۹ھ

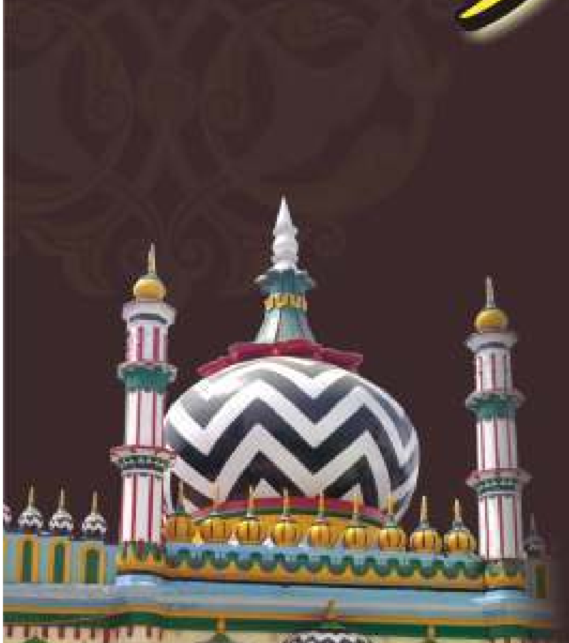

مُدیرِ اعلیٰ

(مولانا) محمد سبحان رضا خاں "سبحانی میاں"

امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف کی جانب سے عظیم پیشکش

جشن صد سالہ عرس رضوی ۱۴۴۰ھ

کے مبارک موقع پر رضویات کا مکمل سیٹ ایک سو ساٹھ (۱۶۰) جلدوں میں

یعنی سیدنا اعلیٰ حضرت اور آپ کے دونوں شہزادگان حضور حجۃ الاسلام و حضور مفتی اعظم کی تصانیف اور سیرت و سوانح

فتاویٰ رضویہ کامل ۲۲ رجلدیں رنگین، فور کلر	عمدہ کاغذ اور خوبصورت جلدیں (جدید ترتیب اور تخریج کے ساتھ)
فتاویٰ رضویہ کامل ۲۲ رجلدیں سادہ	عمدہ کاغذ اور خوبصورت جلدیں (جدید ترتیب اور تخریج کے ساتھ)
رسائل رضویہ ۵۰ رجلدیں رنگین دو کلر	عمدہ کاغذ اور خوبصورت جلدیں (اعلیٰ حضرت کے دو سو اڑتالیس رسائل کا مجموعہ)

نوٹ: یہ تمام کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں، آج ہی طلب کریں

نور الفرقان المعروف بہ (تفسیر رضوی) ۴ رجلدیں	(کنز الایمان پر عام فہم تفسیر، مصنفہ مولانا حشمت علی بریلوی)
جامع الاحادیث مکمل ۱۰ رجلدیں	(تصانیف اعلیٰ حضرت سے ۴۵۰۰ احادیث کا انتخاب مع افادات رضویہ)
جہان امام احمد رضا ۲۰ رجلدیں	(سیدنا اعلیٰ حضرت کی سیرت و سوانح اور کارناموں پر انسائیکلوپیڈیا)
حواشی امام احمد رضا ۲۲ رجلدیں	(اعلیٰ حضرت کے عربی کتب پر حواشی کا مکمل سیٹ)
تلخیص فتاویٰ رضویہ ۶ رجلدیں	(فتاویٰ رضویہ سے ماخوذ عقائد و کلام اور فقہی مسائل کا مجموعہ)
رسائل رضویہ ۱۰ رجلدیں	(جو باقی رسائل بعد میں تیار ہوئے)
فتاویٰ حجۃ الاسلام ایک جلد	(حجۃ الاسلام کے فتاویٰ کا مجموعہ، جدید ترتیب اور ترجمہ کے ساتھ)
جہان حجۃ الاسلام، تذکرۂ جمیل ۲ رجلدیں	(حجۃ الاسلام کی سوانح اور کارنامے)
حجۃ الاسلام نمبر ایک جلد	(حجۃ الاسلام پر مختلف مقالات کا مجموعہ)
فتاویٰ مفتی اعظم ۷ رجلدیں	(حضور مفتی اعظم کے فتاویٰ کا مجموعہ جدید ترتیب اور ترجمہ کے ساتھ)
رسائل مفتی اعظم ۴ رجلدیں	(حضور مفتی اعظم کے ۴۴ رسائل کا مجموعہ)
جہان مفتی اعظم ایک جلد	(حضور مفتی اعظم ہند کی سوانح اور کارنامے)

یہ تمام کتابیں، انشاء المولیٰ تعالیٰ عرس صد سالہ میں قارئین کے لیے مکمل سیٹ کی شکل میں پیش کی جائیں گی۔

امام احمد رضا اکیڈمی، صالح نگر، رامپور روڈ، بریلی شریف۔ پن نمبر: 243502

رابطے کے نمبر: قمر الزماں 9259476608 - حافظ ضمیر 9760381629 - محمد اویس قرنی MOB: 9634401427

E-MAIL: MUNIFKHAN1456@GMAIL.COM

WWW.IMAMAHMADRAZAACADEMY.COM

United PRINTERS BAREILLY

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیادگار: امام اہلسنت، مجدد دین وملت سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہٗ العزیز

ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف

بفیض رحانی
حجۃ الاسلام حضرت علامہ شاہ
محمد حامد رضا قادری
علیہ الرحمہ

بفیض کرم
مفتی اعظم ہند حضرت علامہ شاہ
محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری
علیہ الرحمہ

سرپرست روحانی
احسن العلماء حضرت علامہ
سید مصطفیٰ حیدر حسن میاں
علیہ الرحمہ
مارہرہ شریف

بانی رسالہ
مفسر اعظم حضرت علامہ
محمد ابراہیم رضا قادری
''جیلانی میاں'' علیہ الرحمہ

زیر سایۂ کرم
ریحان ملت حضرت علامہ شاہ
محمد ریحان رضا نوری قادری
علیہ الرحمہ

جلد نمبر ۵۸ شمارہ نمبر ۵

شعبان ۱۴۳۹ھ
مئی ۲۰۱۸ء
May 2018

مدیر اعلیٰ

نبیرۂ اعلیٰ حضرت، شہزادۂ ریحان ملت، حضرت مولانا الحاج الشاہ
محمد سبحان رضا قادری ''سبحانی میاں'' مدظلہ العالی
سجادہ نشین خانقاہ رضویہ بریلی شریف

نائب مدیر اعلیٰ

نبیرۂ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا الحاج
محمد احسن رضا قادری مدظلہ العالی
سجادہ نشین خانقاہ رضویہ بریلی شریف

مجلس مشاورت

حضرت علامہ مفتی عبد الواجد صاحب ہالینڈ
حضرت مفتی محمد شمیم اشرف ازہری مفتی اعظم ماریشس
حضرت مولانا ازہر القادری صاحب لندن
حضرت مولانا علی احمد صاحب سیوانی
حضرت مولانا صفی احمد صاحب رضوی انگلینڈ
حضرت مولانا محمد مسعود خوشتر صاحب ماریشس
حضرت مولانا عبد الجبار صاحب رحمانی پاکستان
عالی جناب راجہ گل نواز رضوی صاحب انگلینڈ
عالی جناب ڈاکٹر سید محمود حسین صاحب چنئی
عالی جناب الحاج نوشاد علی جواتا، ماریشس

مجلس ادارت

مدیر	حضرت علامہ قاری عبد الرحمٰن خان قادری بریلوی
مدیر اعزازی	حضرت مفتی محمد سلیم بریلوی
مدیر معاون	حضرت مولانا ڈاکٹر محمد اعجاز انجم لطیفی کٹیہاری
مرتب	حضرت مفتی محمد انور علی رضوی بہرائچی
تزئین کار	جناب ماسٹر محمد زبیر رضا خاں بریلوی
کمپوزنگ	جناب مرزا توحید بیگ رضوی

ترسیل زر و مراسلت کا پتہ

ماہنامہ اعلیٰ حضرت
۸۴ سوداگران بریلی شریف

Monthly Alahazrat
84, Saudagran, Bareilly Sharif
Pin-243003
Contact No.
(+91)-0581-2575683,
2555624 (Fax) 2574627
(Mob) (+91)-9359103539
E-mail: mahanamaalahazrat@gmail.com
E-mail: subhanimian@yahoo.co.in

ماہنامہ اعلیٰ حضرت انٹرنیٹ پر پڑھنے کے لئے
visit us: www.aalahazrat.in

چیک یا ڈرافٹ بنام
MAHNAMA ALA HAZRAT
A/c No.
0043002100043696
Punjab National Bank Civil Lines Bareilly

زر سالانہ ممبر شپ

فی شمارہ:	25/-
زر سالانہ:	250/-
بیرون ملک:	25$/امریکی ڈالر

کسی بھی قسم کی قانونی چارہ جوئی بریلی کورٹ ہی میں قابل سماعت ہوگی (ادارہ)

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر اور ایڈیٹر **"مولانا سبحان رضا خاں"** نے رضا برقی پریس بریلی سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ اعلیٰ حضرت سوداگران بریلی شریف سے شائع کیا۔

کلام الامام - امام الکلام

اہل صراط روحِ امیں کو خبر کریں
جاتی ہے امت نبوی فرش پر کریں
ان فتنہ ہائے حشر سے کہہ دو حذر کریں
نازوں کے پالے آتے ہیں رہ سے گزر کریں
بد ہیں تو آپ کے ہیں بھلے ہیں تو آپ کے
ٹکڑوں سے تو یہاں کے پلے رخ کدھر کریں
سرکار ہم کمینوں کے اطوار پر نہ جائیں
آقا حضور اپنے کرم پر نظر کریں
اُن کی حرم کے خار کشیدہ ہیں کس لیے
آنکھوں میں آئیں سر پہ رہیں دل میں گھر کریں
جالوں پہ جال پڑ گئے للہ وقت ہے
مشکل کشائی آپ کے ناخن اگر کریں
منزل کڑی ہے شانِ تبسم کرم کرے
تاروں کی چھاؤں نور کے تڑکے سفر کریں
کلکِ رضاؔ ہے خنجر خونخوار برق بار
اعدا سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

نوٹ: تمام مشمولات کی صحت و درستگی پر مجلس ادارت کی گہری نظر رہتی ہے پھر بھی اگر کوئی شرعی غلطی راہ پا جائے تو آگاہ فرما کر اجر کے مستحق بنیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ کسی قریبی شمارے میں تصحیح کردی جائیگی۔

نوٹ: ادارہ کا مراسلہ نگار کی تحریر یا مضمون سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

فہرست

۱	کلام الامام امام الکلام		حسان الہند امام احمد رضا فاضل بریلوی	۱
۲	علامہ ابراہیم خوشتر سیمینار و کانفرنس کا کامیاب انعقاد		مفتی محمد سلیم بریلوی	۵
۳	باب التفسیر		مولانا ابرار الحق رحمانی	۲۲
۴	باب الحدیث		حضرت مولانا الحاج سبحان رضا خاں سبحانی میاں	۲۳
۵	فتاویٰ منظر اسلام		حضرت مولانا احسن رضا قادری	۲۴
۶	درس قرآن بنام تفسیر رضوی		حضرت علامہ ابراہیم خوشتر	۲۵
۷	نعت شریف		ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی	۳۷
۸	تین نورانی راتیں		حافظ ہاشم صدیقی	۳۸
۹	افق سیاست پر امید کی ایک کرن		مولانا طارق انور رضوی	۴۳
۱۰	نام محمد کتنا اچھا کتنا پیارا لگتا ہے		مولانا شمس الدین خاں منظری	۴۸
۱۱	ہے اونچا خانداں کتنا مرے تحسین ملت کا		مولانا اختر رضا بہیڑوی	۵۳
۱۲	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا امام تصنیف و تالیف		مفتی محمد عاقل رضوی	۵۴
۱۳	یورپ کی وادیوں میں اعلیٰ حضرت کے ترانے		مولانا قمر رضا منظری، ماریشس	۵۷
۱۴	مراسلات (ادارہ) بدایوں میں عرس مظہر العلماء		مولانا محمد قمر برکاتی بدایونی	۶۲
۱۵	ہماری ڈاک (ادارہ) مبارکباد		مولانا منظر وسیم	۶۲
......	......		......	......
......	......		......	......
......	......		......	......
......	......		......	......
......	......		......	......

ہر ماہ انٹرنیٹ پر ماہنامہ اعلیٰ حضرت پڑھنے کے لیے کلک کریں ہماری اس ویب سائٹ پر۔

Website:-www.aalahazrat.in, E-mail:-subhanimian@yahoo.co.in

E-mail:-mahanamaalahazrat@gmail.com,saleembly@gmail.com

مرکز اہل سنت بریلی شریف میں
علامہ ابراہیم خوشتر سیمینار و کانفرنس کا کامیاب انعقاد

اداریہ:-مفتی محمد سلیم بریلوی مدیر اعزازی ماہنامہ اعلیٰ حضرت، استاذ جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف

ایک تاریخ ساز اقدام: حضور صاحب سجادہ حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد سبحان رضا خاں سبحانی میاں مدظلہ النورانی کی یہ تمنا، خواہش اور کوشش رہی ہے کہ مرکز اہل سنت کی معنویت برقرار رہے۔علمائے اہل سنت کی یہاں سے بھرپور وابستگی رہے۔آپس کے ذاتی معاملات افہام وتفہیم کے ذریعہ حل کئے جائیں۔آپسی اختلاف و انتشار سے جماعت کوحتی الوسع بچایا جائے۔جماعتی افرا تفری کا خاتمہ ہو۔لامرکزیت سے جماعت کو بچا کر ایک مرکز پر متحد کیا جائے۔اہل سنت و جماعت کی طاقت وقوت کو پارہ پارہ ہونے سے محفوظ کیا جائے۔مرکز اہل سنت کو محض ایک ''مرقد'' نہ بنایا جائے۔اس سلسلہ میں جب بھی ضرورت پڑتی ہے وہ ازخود اقدام بھی کرتے ہیں اور پیش قدمی بھی۔اس کی بہت سی نظیریں کئی بار ہمیں دیکھنے کوملی ہیں۔اپنے بزرگوں کا احترام اور اصاغر پر شفقت ان کا طرۂ امتیاز ہے۔اپنے بزرگوں سے وہ جب ملتے ہیں تو انتہائی انکساری و عاجزی اور لجاجت کے ساتھ۔مارہرہ مقدسہ کے موجودہ بزرگوں کا معاملہ ہو یا وصال فرما چکے پیش رومشائخ کرام کا۔ان کی بارگاہوں میں اس طرح حاضر ہوتے جیسے کہ کچھ بولنا ہی نہ جانتے ہوں۔سیدی سرکار احسن العلماء علیہ الرحمہ ہوں یا ان کے برادر اصغر حضرت سید حسین میاں صاحب۔جب بھی ان حضرات سے ملاقات کرتے تو قدم بوسی بھی کرتے اور دست بوسی بھی۔اس کے ساتھ انداز انتہائی عاجزانہ ہوتا۔ایسا محسوس ہوتا جیسے کہ بہت زیادہ خوف زدہ ہوں۔قدم بوسی اور دست بوسی کے بعد ہاتھ باندھے ایک سائڈ میں عام سے انداز میں کھڑے ہو جاتے۔موجودہ بزرگوں کے ساتھ بھی اسی طرح کا معاملہ ہے۔یہی نہیں بلکہ جماعت اہل سنت کے مقتدر اور بزرگ اکابر علما کا بھی بے انتہاء ادب واحترام بجالاتے ہیں۔کھڑے ہوکر معانقہ کرتے ہیں۔مؤدب انداز میں انتہائی تعظیم و تکریم کے ساتھ ایسے علماء کو ان کی شایان شان جگہوں پر بیٹھاتے ہیں۔علماء نوازی آپ کا وصف خاص ہے۔علماء کو اُن کی شایان شان عزت ورفعت دینا آپ کی خوبی ہے۔بغیر علما کی مصاحبت ومشایعت کے آپ نہ کسی دینی تقریب میں تشریف لے جاتے ہیں اور نہ ہی گھریلو تقریبات میں۔جلسوں میں جانا ہو یا اعراس بزرگان دین میں،شہر میں جانا ہو کہ بیرون شہر،عام محفلوں میں جانا ہو کہ خاص جلسوں اور کانفرنسوں میں،شادی و بیاہ کی تقریبات میں جانا ہو کہ کسی کی عیادت وتعزیت کو،علاج ومعالجہ کے سلسلہ میں معالجین کے پاس جانا ہو کہ کسی اور امر دنیوی میں۔غرض کہ ہر جگہ کسی نہ کسی عالم دین یا منظر اسلام کے کسی نہ کسی استاذ کو ضرور اپنے ساتھ لیتے ہیں۔آپ کا

یہ طریقہ انتہائی متعارف ہے۔ ہر شخص اس چیز سے بخوبی واقف ہے۔ ابھی چند دنوں پہلے کی بات ہے کہ راقم الحروف ،مولانا ابرار الحق رحمانی صاحب اور ڈاکٹر پرویز صدیقی صاحب، ہم لوگ حضرت صاحب سجادہ کی نشست گاہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ رات کے تقریباً ۱۲؍بج چکے تھے۔ ڈاکٹر پرویز صاحب نے گفتگو کے دوران فرمایا کہ حضرت تاج الشریعہ مدظلہ کی طبیعت کافی علیل ہے۔ یہ سننا تھا کہ اچانک فرمایا: چلو میں بھی دیکھنے چلتا ہوں۔ فوری طور پر ڈاکٹر پرویز صاحب نے عالیجناب محترم محبّ گرامی مفتی محمد عاشق حسین کشمیری صاحب سے فون پر بات کی کہ حضرت سبحانی میاں صاحب حضرت تاج الشریعہ کی عیادت کو آنا چاہتے ہیں۔ اس وقت آنا کیسا رہے گا؟ کیا ملاقات وزیارت ہو جائے گی؟ اُدھر سے انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور اِدھر سے ہم حضرت صاحب سجادہ کے ساتھ حضرت تاج الشریعہ کے دولت کدے پر چلے گئے۔ پہلے حضرت اندر تشریف لے گئے اُس کے بعد ہم لوگوں کو بھی باریابی کی اجازت مل گئی۔ کافی دیر تک ہم لوگ وہاں بیٹھے رہے۔ حضرت صاحب سجادہ مفتی عاشق حسین صاحب سے حضرت کی طبیعت اور علاج و معالجہ کے سلسلہ میں گفتگو کرتے رہے۔ اِسی درمیان ناشتہ بھی آ گیا۔ ناشتے کے بعد جب وہاں سے رخصت ہونے کو ہوئے تو حضرت نے مفتی عاشق حسین صاحب سے فرمایا کہ حضرت کا ہاتھ میرے سر پر رکھوا دو۔ چونکہ حضرت دوائیں کھا کر محوِ آرام تھے اس لئے مفتی عاشق حسین صاحب نے انتہائی آہستگی کے ساتھ حضرت تاج الشریعہ کا دست مبارک اپنے ہاتھ میں لیا۔ اس درمیان حضرت صاحب سجادہ اپنے سر سے ٹوپی اُتار کر اپنا سر حضرت کے قریب لے جا چکے تھے۔ اُنہوں نے حضرت تاج الشریعہ کا ہاتھ حضرت صاحب سجادہ کے سر پر رکھوایا۔ اس کے بعد حضرت نے اُن کا نورانی ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے ہونٹوں سے اُسے بوسہ دیا اور اپنی آنکھوں سے لگایا۔ یہ منظر انتہائی دلگیر تھا۔ حضرت صاحب سجادہ کی آنکھیں اشک آلود تھیں۔ حضرت بھی بیدار ہو گئے۔ تب مفتی عاشق حسین صاحب نے بتایا کہ حضرت سبحانی میاں صاحب، ڈاکٹر پرویز صاحب اور میرا نام لیا کہ یہ حضرات عیادت کے لیے تشریف لائے ہیں۔ حضرت نے اثبات میں جواب دیا اور پھر محوِ آرام ہو گئے۔

مرکز سے علمائے اہل سنت کا رابطہ مضبوط سے مضبوط تر رہے اس کے لیے آپ مرکز میں ہونے والے تمام اعراس میں جماعت اہل سنت کے جلیل القدر علماء کو اصرار کے ساتھ بلاتے بھی ہیں اور پورے سال جب بھی موقع ملتا ہے ایسے علماء سے ملاقات کے وقت اعراس میں تشریف لانے کو کہتے بھی ہیں۔ بہت دنوں سے حضرت کی یہ خواہش تھی کہ اعراس میں تشریف لائے ہوئے علماء سے جماعت کے سنجیدہ مسائل پر عوام کی بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے گفتگو نہیں ہو پاتی اس لیے کوئی ایسا موقع فراہم کیا جائے کہ جماعت اہل سنت کے جلیل القدر اکابر و اصاغر علماء جس میں جمع ہوں اور انتہائی سکون کے ساتھ جماعتی مسائل پر ان سے تبادلۂ خیال کیا جا سکے۔ آپ کی خواہش کی تکمیل کی صورت یہ نکلی کہ علامہ ابراہیم خوشتر علیہ الرحمہ کے شہزادے عالیجناب محترم محمد میاں خوشتر اور کچھ احباب مرکز اہل سنت پر تشریف لانے کے لیے آمادۂ سفر ہوئے اور انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ علامہ خوشتر کے حوالہ سے مرکز اہل سنت میں کوئی محفل منعقد کی جائے۔ اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے حضرت صاحب سجادہ نے

''علامہ ابراہیم خوشتر سیمینار و کانفرنس'' کے انعقاد کا فیصلہ فرمایا اسی کے ساتھ آپ نے سلطان الہند حضرت سیدنا خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قل شریف کی محفل میں اسے ضم کر دیا۔ نیز آنے والے صد سالہ عرس رضوی کو تاریخ ساز بنانے کے لیے ''ایک مشاورتی اجلاس'' بھی اس میں شامل کر دیا۔

اس سیمینار و کانفرنس کے نام پر ہندوستان کے کئی خطوں سے ارباب علم و دانش، قلمکار حضرات، مصنفین، محققین اور اصاغر و اکابر مضمون نگار حضرات کو علامہ ابراہیم خوشتر کی حیات و خدمات کے گوشوں پر مضمون لکھنے اور مقالے کے ساتھ اس سیمینار و کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ الحمدللہ! حضرت کی اس آواز پر تقریباً سبھی نے لبیک کہا۔ جتنے حضرات کو بھی دعوت دی گئی تھی ایک دو کو چھوڑ کر تقریباً سارے حضرات خلوص و محبت کے ساتھ اپنا قیمتی وقت صرف کر کے اور سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے اپنے مرکز میں اپنے مرکز کے سجادہ کی آواز پر جمع ہو گئے۔ مقامی و بیرونی اصاغر و اکابر علماء کی تعداد ۱۰۰ر سے متجاوز تھی۔ سبھی حضرات خوش تھے۔ ہر ایک حضرت صاحب سجادہ کے اس اقدام کی تعریف میں رطب السان تھا۔ ہر ایک حضرت کے فیصلے کو داد و تحسین دے رہا تھا۔ پٹنہ، جمشید پور، ممبئی، دہلی، علیگڑھ، مرادآباد، سنبھل، اتراکھنڈ، بریلی شریف، بدایوں، پیلی بھیت، گرسہائے گنج، مبارکپور، کشی نگر، فیض آباد اور دیگر شہروں کے قلمکار علماء کی بھیڑ مرکز میں نظر آ رہی تھی۔ یہ سیمینار حضور صاحب سجادہ حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد سبحان رضا خاں سبحانی میاں مدظلہ النورانی کی سرپرستی، صاحب سجادۂ آستانۂ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا الحاج محمد احسن رضا قادری مدظلہ کی صدارت میں اور عالیجناب محترم سید آصف میاں صاحب کے زیر نگرانی سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل کے بینر تلے مؤرخہ ٦ / رجب المرجب ۱۴۳۹ھ/ ۲۵ مارچ ۲۰۱۸ء کو منعقد ہوا مگر زیادہ تر مندوبین مؤرخہ ۲۴ / مارچ ہی کو تشریف لے آئے تھے۔ حضرت صاحب سجادہ مدظلہ نے یہ تاکید کر رکھی تھی کہ کسی بھی مہمان کو کسی طرح کی کوئی تکلیف یا بے آرامی نہ ہونے پائے۔ قیام و طعام اور چائے وائے کا حضرت کی طرف سے بہترین اور پرتکلف انتظام کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں منظر اسلام کے اساتذہ اور منتہی طلبہ بلا شبہ شکریہ اور مبارکبادی کے مستحق ہیں کہ جب تک مندوبین یہاں رہے تو یہ حضرات اُن کی خاطر و مدارات میں شب و روز لگے رہے۔ مندوبین کو بریلی جنکشن سے لانا، قیام گاہ تک پہنچانا، وقت پر چائے ناشتہ اور ظہرانہ و عشائیہ کا انتظام کرنا غرض کہ تین دن تک ہمارے یہ اساتذہ اور طلبہ دل جمعی کے ساتھ مہمانوں کی مہمان نوازی کے فرائض بحسن و خوبی انجام دیتے رہے۔

زیر سرپرستی: حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد سبحان رضا خاں سبحانی میاں مدظلہ النورانی، ناظم و مہتمم جامعہ رضویہ منظر اسلام و سربراہ خانقاہ رضویہ بریلی شریف۔

زیر صدارت: حضرت مولانا الحاج محمد احسن رضا قادری، سجادہ نشین درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف۔

زیر نگرانی: حضرت سید آصف میاں صاحب (فرزند نسبتی حضور صاحب سجادہ)، نائب صدر تحریک تحفظ سنیت، درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف۔

زیر اہتمام: سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل۔

مہمانان خصوصی: (۱) شہزادۂ علامہ ابراہیم خوشتر

صاحبزادہ عالیجناب محترم محمد میاں خوشتر صدیقی، انگلینڈ۔
(۲) نبیرۂ علامہ خوشتر محترم صاحبزادہ احسن محمد خوشتر صدیقی انگلینڈ۔
(۳) الحاج نوشاد علی جواتا، ماریشس۔
(۴) الحاج محمد فیصل نورانی، ماریشس۔
(۵) الحاج جان محمد رضوی، ماریشس۔
(۶) الحاج نذیر حسین رضوی، ماریشس۔
(۷) الحاج علی محمد خدابخش رضوی، انگلینڈ۔

سیمینار کی چند جھلکیاں: مؤرخہ ۲۵/مارچ بروز اتوار نماز فجر کے بعد ہی سے ہمارے طلبہ اپنے اساتذہ کی نگرانی میں سیمینار ہال کی تزئین و آرائش میں جٹ گئے۔ٹھیک آٹھ بجے عرس خواجہ کی محفل کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور میلاد پاک کے قدیمی معمول سے کر دیا گیا۔طلبۂ منظر اسلام نے نعت ومناقب کے نذرانہ پیش کیے۔۹:۳۰ بجے سلطان الہند سیدی سرکار خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قل شریف ہوا۔قاری عبدالرحمٰن خان قادری اور قاری رضوان صاحب نے فاتحہ خوانی کی۔اسی میں توشۂ غوثیہ کی نیاز بھی ہوئی۔جامعہ رضویہ منظر اسلام کے صدر المدرسین اور شیخ الحدیث جامع معقولات ومنقولات حضرت علامہ مفتی محمد عاقل صاحب اور حضرت علامہ مفتی محمد انور علی صاحب رضوی نے ایصال ثواب کیا۔اس کے بعد راقم الحروف نے سیمینار کی کاروائی شروع کر دی۔سب سے پہلے عناوین کی فہرست شرکائے سیمینار کے سامنے پیش کی گئی۔ان عناوین پر کتنے مقالات آئے وہ تفصیل بھی سامنے رکھی۔سب سے پہلے علامہ ابراہیم خوشتر علیہ الرحمہ کے رفیق اور منظر اسلام کے مایۂ ناز فرزند مفتی اعظم ہالینڈ حضرت علامہ مفتی عبدالواجد صاحب قادری رضوی کو مقالہ پیش کرنے کی دعوت دی گئی۔حضرت نے اپنے مقالے کی تلخیص سناتے ہوئے علامہ ابراہیم خوشتر علیہ الرحمہ کے حوالے سے اپنی کئی یادداشتوں سے شرکائے سیمینار کو آگہی بخشی۔ان کے بعد ڈاکٹر محمد حسن قادری بریلوی بریلی شریف جنہوں نے علامہ نقی علی خاں علیہ الرحمہ پر پی ایچ ڈی کی ہے انہیں دعوت دی گئی انہوں نے بھی عمدہ انداز میں اپنا مقالہ پیش کیا پھر یکے بعد دیگرے مندوبین آتے رہے اور اپنے مقالات کے مخصوص گوشے پڑھ کر سناتے رہے۔ہمارے مشفق و کرم فرما حضرت علامہ مفتی شمشاد حسین صاحب بدایونی نے بہت عمدہ مقالہ پیش فرمایا اور اپنے مقالے کے ذریعہ یہ ثابت کیا کہ تذکرۂ جمیل کی زبان انتہائی ادبی اور بیحد شستہ وسلیس ہے۔یہ زبان مہجری ادب کا ایک حصہ ہے۔اس کے ساتھ ہی آپ نے مہجری ادب سے شرکائے سیمینار کو متعارف کرایا۔

خطبۂ استقبالیہ: حضور صاحب سجادہ حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد سبحان رضا خاں سبحانی میاں صاحب مدظلہ النورانی کی طرف سے راقم الحروف نے خطبۂ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ مرکز اہل سنت میں تمام مندوبین کا تہہ دل سے استقبال ہے۔ہم آپ تمام حضرات کا دل کی گہرائیوں سے مرکز اہل سنت میں خیر مقدم کرتے ہیں۔ہمیں اس بات کا شدت سے احساس ہے کہ آپ حضرات اپنے شب و روز کے قیمتی لمحات صرف کر کے، گو نا گوں دینی و علمی مصروفیات چھوڑ کر اور سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے ہماری کمزور و نحیف آواز پر یہاں تشریف لائے اور ہم آپ کا نہ تو خاطر خواہ

استقبال کر پائے اور نہ ہی شایان شان خاطر و مدارات مگر آپ کی عالی ظرفی سے ہمیں امید ہے کہ آپ خیال نہ فرمائیں گے۔ علامہ ابراہیم خوشتر سیمینار تو محض ایک بہانہ اور ذریعہ ہے اصل مقصد تو اس سیمینار سے ہمارا یہ ہے کہ اپنی جماعت کے اکابر و اصاغر علماء کو ہم سال میں کم از کم ایک بار یہاں یکسوئی کے ساتھ جمع کر کے جماعتی مسائل پر تبادلۂ خیال کر سکیں۔ دوریاں بڑھتے بڑھتے خلیج کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ ان دوریوں کو کم کیا جائے۔ آپس میں اگر کسی کو کسی سے کوئی شکایت ہے تو یہاں مرکز اہل سنت میں بیٹھ کر افہام و تفہیم کے ذریعہ اسے دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ آپ حضرات کے یہاں تشریف لانے سے ہمیں کافی حوصلہ ملا ہے۔ ہمیں یہ احساس ہوا ہے کہ ہمارے علماء ابھی بھی بے دار ہیں اور جماعت کے مسائل کو لے کر کافی حساس بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ تمام حضرات کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

خطبۂ صدارت: صاحب سجادۂ آستانۂ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد احسن رضا قادری مدظلہ کی طرف سے خطبۂ صدارت پیش کرتے ہوئے جامع معقولات و منقولات حضرت علامہ مفتی محمد عاقل صاحب قبلہ نے فرمایا کہ آج علامہ ابراہیم خوشتر سیمینار و کانفرنس میں جماعت اہل سنت کی سرخیل ہستیاں تشریف فرما ہیں۔ اکابر کے ساتھ اصاغر علماء کی بھی خاصی تعداد یہاں پر موجود ہے۔ ہمیں اس سیمینار کے ذریعہ اعداء و حاسدین کو یہ پیغام بھی دینا ہے کہ مرکز اہل سنت سے اس کی تمام برانچیں اور شاخیں مضبوطی کے ساتھ مربوط و وابستہ ہیں۔ سب کا رشتہ مرکز سے اٹوٹ ہے۔ وہ لوگ ہوش کے ناخن لیں جو تکفیر طواغیت اربعہ میں تشکیک پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جماعت کے اس متفقہ مسئلہ کو اختلافی بنانے کی راہ ہموار کرنے کی ناپاک کوشش کر رہے ہیں۔ حسام الحرمین کا فتویٰ جماعت کا نقطۂ اتحاد ہے۔ اسے اگر اختلافی بنا دیا گیا تو جماعت کا اتحاد بھی پارہ پارہ ہو جائے گا بلکہ جماعت کا تشخص و امتیاز ہی ختم ہو جائے گا۔ ہم میں اور گمراہ فرقوں میں یہی تو ایک خط امتیاز ہے جسے ختم کرنے کی کچھ تخریب کار کوشش کر رہے ہیں۔ حسام الحرمین میں جن لوگوں کی نام بنام تکفیر کی گئی ہے وہ بالکل قطعی ہے کہ جو اُن کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ آپ حضرات جماعت کا قلب و ذہن ہیں۔ جماعت کے اوپر آج جو چوطرفہ یلغار ہو رہی ہے اسے آپ ہی حضرات کو روکنا ہے۔ جو لوگ سازش کر کے جماعت کے اتحاد کو ایک افتراق میں بدلنے کی کوشش میں لگے ہیں ان کی شاطرانہ چالوں کو ناکام بنانا ہے۔ اس سلسلہ میں مرکز کو آپ کے بھرپور تعاون کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے آنے کو مبارک و مسعود فرمائے۔ آمین

بریلی شریف کی مرکزیت کو توڑنے اور اسے اختلافی بنانے کے لیے جو تخریب کار وقتاً فوقتاً شگوفے چھوڑتے رہتے ہیں۔ اُن کا محاسبہ اور ان کی گرفت کرتے ہوئے علامہ یٰسین اختر مصباحی صاحب نے فرمایا کہ حضرت مولانا محمد ابراہیم خوشتر علیہ الرحمۃ والرضوان نے تحریر فرمایا ہے کہ ایک بار لکھنؤ میں فلاں ٹرین سے حضرت مفسر اعظم بریلوی (علیہ الرحمہ) فرسٹ کلاس کے ڈبے میں سفر کرنے والے تھے۔ ساتھ ہی حضرت مفتی عبدالواجد بھی تھے۔ اسٹیشن پر بیٹھنے کے بعد حضرت مفسر اعظم ہند نے حکم دیا مفتی عبدالواجد صاحب کو کہ دیکھئے مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسی ٹرین سے حضرت محدث

اعظم ہند بھی کہیں کا سفر کرنے والے ہیں تو اُن کو تلاش کر کے آپ اسی ڈبے میں لاؤ تا کہ ہم لوگ ایک ساتھ چلیں اور دینی وعلمی گفتگو بھی ہو۔ یہ گئے اور تلاش کر کے پیغام پہنچایا حضرت محدث اعظم ہند تک۔ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ چلو میں آتا ہوں۔ خیر وہ ڈبے میں تشریف لائے تو ڈبے میں گھسنے سے پہلے ہی حضرت مفسر اعظم ہند اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور دونوں گلے ملے۔ دست بوسی کی۔ اس کے بعد ایک دوسرے کی قدم بوسی کی۔

یہ ہمارے اکابر اہل سنت کا طریقہ تھا۔ یہ ان کی روش تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مفسر اعظم ہند کا جو طریقہ تھا۔ جو پیغام تھا۔ جو عمل تھا علمائے اہل سنت کے ساتھ۔ اُسی کی عملی نظیر پیش کی ہے حضرت صاحب سجادہ (مدظلہ) نے کہ جتنے علمائے اہل سنت ہیں وہ سب کے سب ہمارے ہیں۔ یہ عملی نظیر پیش فرمائی ہے۔ اور یہاں پر جتنے علمائے کرام بیٹھے ہوئے ہیں وہ الحمد للہ! جس طرح دس بیس سال پہلے مسلک اعلیٰ حضرت سے، فکر اعلیٰ حضرت سے وابستہ تھے وہ پانچ سال پہلے بھی تھے، دو سال پہلے بھی تھے، آج بھی ہیں اور کل بھی رہیں گے اور مرتے دم تک رہیں گے۔ ان شاء اللہ۔

اب جو افواہ پھلانے والے ہیں، پروپگنڈہ کرنے والے ہیں وہ اللہ کے یہاں کیا جواب دیں وہ جانیں ان کا کام جانے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان، حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ والرضوان، مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان، مفسر اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان، ریحان ملت علیہ الرحمۃ والرضوان اور دیگر اکابر خانوادۂ رضویہ نے جو علمی خدمت انجام دی اس علمی خدمت کی بنیاد پر پوری قوم نے، پوری جماعت نے ازخود بریلی شریف کو مرکز اہل سنت قرار دیا ہے۔ اس کے لیے کسی پروپگنڈے کی کبھی کوئی ضرورت نہیں پڑی۔ ازخود جو ہے پوری قوم نے، پوری جماعت نے مرکز اہل سنت مانا ہے اور اس سے وابستہ علماء، اس سے وابستہ ادارے، ان کو اس مرکز کی برانچ کہا جانے چاہیئے اور سمجھا جانا چاہیئے۔ مرکز مرکز ہے اور برانچ برانچ ہے۔ مرکز سے برانچ کو طاقت ہے اور برانچ سے مرکز کو طاقت ہے۔ باپ سے بیٹے کو طاقت ہے اور بیٹے سے باپ کو طاقت ہے۔ ہے نا۔ بیٹا جو کچھ بھی کرتا ہے، پوتا جو کچھ بھی کرتا ہے ظاہری طور پر وہ اگر اپنے باپ سے زیادہ بھی کر لے تب بھی اس کا سارا کام جو ہے وہ باپ اور دادا ہی کے کھاتے میں جاتا ہے کہ فلاں کا بیٹا ہے یا فلاں کا پوتا ہے۔

ہندوستان کی تاریخ میں میں نے پڑھا ہے کہ پنجاب کی سرزمین، صدیوں سے وہاں کے رہنے والے، وہاں کے باشندے یعنی پنجابی جو ہیں طاقتور ہوتے رہے ہیں اور تاریخ میں ان کو ہندوستان کا ''بازوئے شمشیرزن'' کہا گیا ہے۔ پنجاب ہندوستان کا بازوئے شمشیر زن ہے تو میں اپنے علم و مطالعہ، اپنے تجربے اور مشاہدے کی بنیاد پر ببانگ دہل آج بھی کہتا ہوں کہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور بریلی شریف کا آج ''بازوئے شمشیرزن'' ہے۔ اعلیٰ حضرت پر، حجۃ الاسلام پر، مفتی اعظم ہند پر جو آنکھ اٹھائے گا ان شاء اللہ اشرفیہ اس سے خود ہی سمجھ لے گا۔ آج کچھ لڑکے جن کے پاس نہ علم ہے نہ تجربہ ہے نہ مشاہدہ ہے نہ بزرگوں کی سرپرستی ہے۔ نہ اللہ کی طرف سے توفیق ہے وہ اچھل کود کر رہے ہیں۔ ان کا حساب کتاب جو ہے وہ کرنے کے لیے مرکز کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ اس کا بازوئے شمشیرزن جو ہے وہی ان کو ان کی صحیح جگہ تک پہنچا دیگا کہ یا تو

ہدایت لو، راہ راست پر آؤ، کوشش، خواہش، دعا یہی ہونی چاہیئے اور اگر نہیں آتے تو پھر تمہاری جگہ جو ہے جہاں ہے وہیں ہم پہنچا دیتے ہیں۔

تو میں حضرت صاحب سجادہ (مدظلہ) کو اور حضرت خوشتر صاحب کے صاحبزادے (محمد میاں خوشتر صاحب) کو سب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے اتنا اچھا موقع فراہم کیا۔ جہاں ہم اپنے خیالات کا اپنے جذبات کا، اپنے علم ومطالعہ کا کھل کر کے اظہار کر سکیں۔ حضرت صاحب سجادہ سے کل رات میں عرض کیا ہے یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رہنا چاہیئے اور باقی رہنا چاہیئے کسی نہ کسی شخصیت پر کام ہوتا رہے۔ بس انہیں الفاظ کے ساتھ میں اپنی بات کو ختم کرتا ہوں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اس موقع پر حضرت علامہ محمد احمد مصباحی صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار یوں فرمایا:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

مولانا محمد ابراہیم خوشتر کے اسم گرامی اور اُن کے نام پر یہ سیمینار ہماری پوری جماعت کے لیے فال نیک ہے کہ حضرت صاحب سجادہ (مدظلہ) نے اس موقع پر ملک بھر سے منتخب اور چیدہ علمائے کرام کو جمع کیا اور جب مرکز کی توجہ لوگوں کو یکجا کرنے پر، متفق کرنے پر اور مسلک وملت کو قوت پہنچانے پر مبذول ہوگئی تو یقیناً اس کے اثرات اور فائدے بھی اسی طرح سے ہونگے۔ انفرادی طور پر لوگ کوششیں کرلیں وہ زیادہ بااثر اور زیادہ نتیجہ خیز نہیں ہونگی لیکن حضرت صاحب سجادہ کو جو فکر لاحق ہے اور جس انداز سے وہ لوگوں کو جمع کرنے اور دین وملت کے نام پر مجتمع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یہ نہایت ہی فال نیک ہے اور اس پر ہم ان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں دوسرے حضرات بھی ان کا تعاون کریں۔ اس میں ان کو استحکام وقوت نصیب ہو۔ اور ہم جو بکھرے ہوئے پرزوں کی شکل میں ہیں وہ ایک طاقت ہوکر کہ کوئی بھی عظیم کام عظیم سے عظیم کام بخوبی انجام دے سکیں۔

جامعہ منظر اسلام پہلے سے بہت بدل چکا ہے اور ہم پہلے بھی آتے تھے، اب بھی آتے ہیں یہ حضرت صاحب سجادہ کی نیک دلی، ان کے خلوص اور ان کی عالی ظرفی کا نتیجہ ہے کہ یہ حالات بہت ہی تبدیل ہو چکے ہیں اور ہر طرح سے یہاں دینی وعلمی کام بحسن و خوبی انجام پا رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ غیر درسی امور بھی بخوبی ہو رہے ہیں جن کا ایک نمونہ یہ سیمینار ہے۔ کہنے کو تو یہ صرف حضرت مولانا ابراہیم خوشتر پر سیمینار ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ جماعتی شیرازہ بندی کی بھی ایک کاوش ہے جو بہت ہی مبارک ہے۔ بہت سے خیالات آپ سن چکے۔ خاص طور سے آپ نے آخر میں حضرت مولانا یٰسین اختر مصباحی صاحب سے بہت کچھ سن لیا میں یہ چاہتا ہوں یہ فکر دوام اور استحکام پائے اور ہم اپنی شخصیات کو یاد بھی کرتے رہیں اور اپنی ملت کو مجتمع بھی کرتے رہیں، طاقت بھی پہنچاتے رہیں اسی میں ہمارے لیے خیر اور فلاح ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

شیر قادریت حضرت علامہ مختار احمد قادری صاحب نے اپنے تاثرات میں فرمایا کہ علامہ ابراہیم خوشتر ان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ مرکز کے سچے وفادار اور مسلک اعلیٰ حضرت کے

مخلص علمبردار تھے۔ان کی جو بولی بریلی میں ہوا کرتی تھی وہی بولی دنیا کے ہر ملک میں ہوا کرتی تھی۔وہی زبان وہی بولی جو بریلی شریف میں عرس اعلیٰ حضرت کے منبر پر بولتے تھے۔دنیا کے ملک ملک میں گئے وہی بولی ہر جگہ وہ بولتے رہے۔سچے مخلص، سچے وفادار،انہوں نے بریلی کومرکزعقیدت بھی مانا تھا،مرکزعلم وحکمت بھی مانا تھااور ہر جگہ اس کی مرکزیت کا اظہار فرماتے رہے۔آج ان کے اخلاص کا ہی ثمرہ ہے کہ حضور صاحب سجادہ مولانا سبحان رضا خاں سبحانی میاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی سرپرستی میں خانقاہ رضویہ کے زیرسایہ ان سے متعلق یہ سیمینار منعقد ہے۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے مسلک کوانہوں نے ہر جگہ پہنچایا۔جہاں گئے مسلک اعلیٰ حضرت کا جھنڈا لہرایا۔اسی تعلق سے میں نے ایک مضمون لکھا''کلام خوشتر میں عقائد اہل سنت اور عشق رسول کی جلوہ واریاں'' جوعقائد اہل سنت ہیں وہی مسلک اعلیٰ حضرت ہے۔اور وہی مذہب اسلام ہے۔جوعقائد اہل سنت کی اشاعت کا کام کررہا ہے،مسلک اعلیٰ حضرت کی علمبرداری کا کام کررہا ہے۔وہ رضویت ہی کا کام نہیں کررہا بلکہ دین اسلام کا کام کررہا ہے۔اعلیٰحضرت امام احمد رضا نے بیشک اتنی کتابیں لکھیں ہیں کہ ابھی تک ان کے ماننے والے اُن کی صحیح گنتی نہیں کر پائے ہیں۔لوگ جیسا کہ آپ نے علامہ عیسیٰ صاحب کی زبان سے سنا کہ ایک ہزار سے زیادہ کتابیں لکھیں یہ صحیح ہے کہ بعد والوں کی غفلت کی بنیاد پر ساری کتابیں ابھی منظر عام پر نہیں آئیں اور یہ بھی صحیح ہے کہ ہم میں سے اکثر کوان کتابوں کے نام یاد نہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہوا کہ اعلیٰ حضرت نے لکھی ہی نہیں۔ہاں ہم سب مانتے ہیں دنیا میں تقریباً کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام تشریف لائے مگر ان میں سے کتنوں کے ہم نام سنا سکتے ہیں؟ نام نہ سنا پانا اس بات کی دلیل نہیں کہ انبیاء اتنے آئے ہی نہیں۔تو حضرات مستند روایتیں چلی آ رہی ہیں ۔۔۔۔۔۔۔اس لیے آپ اس بات کو شک وشبہ کی نظر سے نہ دیکھیں کہ اعلیٰ حضرت نے اتنی تصنیفات لکھی بھی ہیں یا نہیں لکھی ہیں۔بعد کے لوگون نے دین کے کاموں میں مصروف رہنے کی وجہ سے اس طرف توجہ نہ کی لیکن آہستہ آہستہ حقیقت سے پردہ اٹھتا جارہا ہے اوراعلیٰ حضرت کی تصنیفات سامنے آتی جارہی ہیں۔

بے شک اعلیٰ حضرت کی بہت سی تصنیفات استفتاء کے جواب میں فتویٰ ہیں۔لیکن آپ استفتاء بھی پڑھیئے ،فتویٰ بھی پڑھیئے۔استفتاء کا جواب دوتین ستر میں بھی ہوسکتا ہے مگر اعلیٰ حضرت جواب کے حوالے سے لکھنے کے لیے قلم اٹھاتے ہیں تو پچاسیوں صفحات اور کہیں سینکڑوں صفحات لکھ دیتے ہیں۔تو استفتاء تومحض ایک بہانہ ہے اس بہانے اعلیٰ حضرت نے فتوے کی شکل میں مستقل تصنیف عطا فرمائی ہے اور کتنی کتابیں وہ ہیں جو کسی استفتاء کے جواب میں ہے ہی نہیں۔اس لیے میں آج بس اتنا کہوں گا کہ آج علامہ ابراہیم خوشتر صاحب کے فرزند یہاں پرموجود ہیں یہ یقیناً قابل مبارکباد ہیں۔جوانہوں نے علامہ ابراہیم خوشتر صاحب کے چھوڑے ہوئے علمی سرمائیے کومحفوظ رکھا اور جماعت کے بڑے بڑے علماء کی بارگاہوں تک پہنچایا اوراس کی روشنی میں سب نے کام کیا۔اس طرح اعلیٰ حضرت کے مسلک کے علمبردار اور فکر رضا کو دنیا میں پہنچانے والے عالموں پر اسی خانقاہ کے صاحب سجادہ کی سرپرستی میں اس طرح کام ہونے لگے تو ان شاء اللہ کام کرنے والوں کا حوصلہ اور

بڑھتا چلا جائے گا۔ میں انہیں الفاظ پر اپنی گفتگو کو ختم کرتا ہوں اور باقی میں کتنا ٹوٹا پھوٹا لکھتا ہوں اس کا اندازہ لگانے کے لیے آپ مقالوں میں میرے مقالے کا بھی مطالعہ کرلیں۔ السلام علیکم۔

قاری عبدالرحمٰن خان قادری صاحب نے ''علامہ خوشتر کی نعتیہ شاعری کے فنی امتیازات'' پر بہترین مقالہ پیش فرمایا۔ ڈاکٹر امجد رضا امجد صاحب پٹنہ نے ''کلام خوشتر میں رنگ رضا کا انعکاس'' کے عنوان پر بہت ہی خوبصورت مضمون پڑھ کر سنایا۔ ''فروغ رضویات میں علامہ خوشتر کا کردار'' کے عنوان پر حضرت مولانا صدر الوریٰ صاحب قادری نے نہایت پُر مغز اور انتہائی وقیع مقالہ پیش فرمایا۔ حضرت مولانا محمد عیسیٰ رضوی صاحب نے ''افکار رضا کی ترسیل میں علامہ خوشتر کا کردار'' کے عنوان پر نہایت معلوماتی مقالہ تحریر فرما کر شرکائے سیمینار کے سامنے اس کی چند جھلکیاں پیش کیں۔ اس موقع پر حضرت مولانا مبارک حسین صاحب ایڈیٹر ماہنامہ اشرفیہ نے بھی اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ جامعہ رضویہ منظر اسلام اور مرکز کے سارے شعبے بحسن وخوبی خلوص وللّٰہیت کے ساتھ دینی ومسلکی اور علمی وتحقیقی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آج منظر اسلام کا شہرہ ہر طرف ہے۔ لوگ اس کے نظام تعلیم کی تعریفیں کررہے ہیں۔ یہ سب نکھار حضرت صاحب سجادہ حضور سبحانی میاں صاحب مدظلہ کی نیک نیتی اور خلوص کا ثمرہ ہے۔

وہ مقالہ نگار حضرات جو شریک سیمینار رہے

(۱) علامہ خوشتر کبھی ایشیاء اور کبھی یورپ میں۔ چند خوشتر ملاقاتیں۔ مفتی عبدالواجد صاحب ہالینڈ۔

(۲) علامہ خوشتر سے میری تین ملاقاتیں۔ علامہ یٰسین اختر مصباحی۔

(۳) علامہ خوشتر کی خدمات کے چند نقوش۔ علامہ محمد احمد مصباحی۔

(۴) کلام خوشتر میں عقائد اہل سنت اور عشق رسول کی جلوہ باریاں۔ علامہ مختار احمد قادری بہیڑوی۔

(۵) افکار رضا کی ترسیل میں علامہ خوشتر کا کردار۔ مولانا محمد عیسیٰ رضوی۔

(۶) تذکرۂ جمیل مہجری ادب کا ایک عظیم شاہکار۔ مفتی شمشاد حسین بدایونی۔

(۷) علامہ خوشتر اور ریحان ملت ایک مثالی رفاقت۔ ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی منظر اسلام بریلی شریف۔

(۸) علامہ خوشتر کی شاعری کے فنی محاسن۔ قاری عبدالرحمٰن خان قادری، منظر اسلام بریلی شریف۔

(۹) کلام خوشتر میں رنگ رضا کا انعکاس۔ ڈاکٹر امجد رضا امجد پٹنہ۔

(۱۰) قسیم بخشش میں فنی محاسن اور اعتقادی خصائص کے جلوے۔ مولانا محمد اختر رضوی کوکب بریلوی، منظر اسلام بریلی شریف۔

(۱۱) علامہ خوشتر کے خانگی حالات۔ سید کفیل احمد ہاشمی قادری، منظر اسلام بریلی شریف۔

(۱۲) علامہ خوشتر ایک مخلص داعی ومبلغ۔ علامہ مفتی محمد عاقل صاحب رضوی، پرنسپل منظر اسلام بریلی شریف۔

(۱۳) علامہ خوشتر کا سوانحی خاکہ ایک نظر میں۔ سید شاکر علی برکاتی، منظر اسلام بریلی شریف۔

(۱۴) علامہ خوشتر کی بریلی شریف سے وابستگی۔ مفتی محمد انور علی

رضوی، منظر اسلام بریلی شریف۔

(۱۵) علامہ خوشتر بحیثیت مفسر قرآن ۔مفتی محمد معین الدین خاں، منظر اسلام بریلی شریف۔

(۱۶) سماحة الشیخ ابراهیم خوشتر والتعرف علیٰ الرضا علیٰ السطح العالمی۔ مولانا محمد طاہر رضوی، منظر اسلام بریلی شریف

(۱۷) علامہ خوشتر اور حضرت صاحب سجادہ ۔محمد سلیم بریلوی منظر اسلام بریلی شریف۔

(۱۸) علامہ خوشتر کی چند خدمات کا تعارف ۔مفتی محمد جمیل خاں قادری، منظر اسلام بریلی شریف۔

(۱۹) علامہ خوشتر کی فقہی بصیرت۔مفتی محمد افروز عالم نوری۔منظر اسلام بریلی شریف۔

(۲۰) علامہ خوشتر بحیثیت نثر نگار۔ڈاکٹر محمد حسن قادری بریلی شریف۔

(۲۱) علامہ خوشتر ایک کامیاب مبلغ و داعی اور عالمی سفیر امن۔مولانا غلام مصطفیٰ نعیمی، ایڈیٹر سواد اعظم دہلی۔

(۲۲) علامہ خوشتر کی خانوادۂ رضا سے عقیدت و وابستگی۔مفتی محمد رفیق عالم، جامعہ رضویہ نوریہ بریلی شریف۔

(۲۳) علامہ خوشتر کی نعتیہ شاعری میں رنگ مدینہ۔مولانا صغیر اختر رضوی جامعہ نوریہ بریلی شریف۔

(۲۴) علامہ خوشتر کا عشق رسول نعتیہ شاعری کے آئینے میں۔مولانا محمد ساجد رضا، دارالعلوم غریب نواز کشی نگر۔

(۲۵) سنی رضوی سوسائٹی کے ذریعہ علامہ خوشتر کی دینی خدمات ۔ مولانا محمد قمر رضا منظری، خطیب و امام سنی رضوی جامع مسجد ماریشس۔

(۲۶) تذکرۂ جمیل اور اصول تذکرہ نگاری۔مولانا محمد ساجد علی مصباحی، جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔

(۲۷) قسیم بخشش کا لسانی وفنی جائزہ۔ڈاکٹر شمیم احمد رضوی بریلی شریف۔

(۲۸) رضا کار رضا خوشتر جمال پوری۔مولانا حافظ محمد ہاشم صدیقی جمشید پور۔

(۲۹) کلام خوشتر میں مضامین کی بندش۔مولانا اختر حسین فیضی جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔

(۳۰) تذکرۂ جمیل اور فن سوانح نگاری۔مفتی نثار احمد خان نظامی، فیض آباد۔

(۳۱) تذکرۂ جمیل ادبی نگار خانے میں۔مولانا محمد رئیس اختر رضوی، جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔

(۳۲) علامہ خوشتر کے مضامین کا تعارف و تجزیہ۔مولانا غلام سرور قادری، القلم فاؤنڈیشن پٹنہ۔

(۳۳) علامہ خوشتر اور دعوت فکر و عمل۔شہزادۂ فقیہ ملت مولانا ازہار امجدی ازہری، بستی۔

(۳۴) حجۃ الاسلام کے اولین سوانح نگار علامہ ابراہیم خوشتر۔ڈاکٹر ممتاز عالم رضوی۔رکن القلم فاؤنڈیشن پٹنہ۔

(۳۵) حیات خوشتر تاریخ کے آئینے میں۔محمد سلیم بریلوی، منظر اسلام بریلی شریف۔

(۳۶) علامہ خوشتر بحیثیت قلمکار۔مولانا عبد السلام رضوی، امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف۔

(۳۷) علامہ خوشتر پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت۔علامہ محمد حنیف خاں رضوی، بانی امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف۔

(۳۸) علامہ ابراہیم خوشتر صدیقی کی نعتیہ شاعری۔حافظ محمد ہاشم قادری صدیقی جمشید پور۔

(۳۹) فکر رضا کی اشاعت میں علامہ عبدالعلیم میرٹھی اور علامہ خوشتر کا حصہ۔

(۴۰) مولانا عمران رضا سنبھلی، استاذ حامدیہ اشرفیہ سنبھل۔

(۴۱) سیاح خشک و تر مبلغ اسلام علامہ خوشتر۔مفتی محمد ایوب خاں نوری، منظر اسلام بریلی شریف

(۴۲) آپ کی خدمات کو زمانہ یاد کرے گا۔مولانا محمد آفاق رضا برکاتی رضوی، دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف۔

(۴۳) سماجی اصلاح اور علامہ ابراہیم خوشتر ۔مولانا صابر رضا رہبر مصباحی، سب ایڈیٹر روزنامہ انقلاب پٹنہ۔

(۴۴) علامہ خوشتر کی شاعری کے فنی محاسن اور خصوصیات۔مولانا نفیس احمد رضوی، جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔

(۴۵) Maulana Ibraheem Khushtar as a literary Figure-with special reference to the famous biography 'Tazkira-e-Jameel' By Khawaja Mohd Kaleem Ashraf Sambhali, Principal Pre Higher Secondary School Sambhal

(۴۶) Unique Friendship of Allama Khushtar and Sadrul Ulma By Maulana Muhammad Shamveel, Barilly Sharif.

(۴۷) تذکرۂ جمیل خصوصیات و امتیازات ۔مولانا محمد عبدالرحیم نشتر فاروقی، ایڈیٹر ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف۔

(۴۸) علامہ خوشتر اور حضرت صدرالعلماء ایک مثالی رفاقت ۔ڈاکٹر محمد شکیل رضوی، جامعہ نوریہ رضویہ باقر گنج بریلی شریف۔

(۴۹) علامہ خوشتر اور درس قرآن۔خصوصیات وامتیازات۔مولانا ریاض الحسن منظری، ماریشس۔

(۵۰) علامہ خوشتر اور خانوادۂ خوشتر۔نبیرۂ خوشتر احسن محمد خوشتر صدیقی، انگلینڈ۔

(۵۱) علامہ خوشتر کی عالمی سطح پر مسلکی خدمات۔مولانا محمد غفران رضا رضوی، ماریشس۔

(۵۲) علامہ خوشتر ایک مشفق ومہربان مربی۔شہزادۂ خوشتر صاحبزادہ محمد میاں خوشتر صدیقی، انگلینڈ۔

(۵۳) علامہ خوشتر میرے مرشد میرے رہنما۔مرید خوشتر محترم الحاج نوشاد علی جواتا، ماریشس۔

(۵۴) علامہ خوشتر اور ان کے محبّ گرامی مفتی عبدالواجد قادری۔ مولانا فیضان الرحمٰن سبحانی، دارالافتاء اہل سنت الجامعۃ الواحدیہ دربھنگہ بہار۔

(۵۵) علامہ خوشتر ایک ہمہ جہت شخصیت ۔مولانا محمد آصف رضا برکاتی۔سنی رضوی سوسائٹی پورٹ لوئس ماریشس۔

(۵۶) علامہ ابراہیم خوشتر اور کیپ ٹاؤن میں فروغ رضویات۔مولانا محمد افروز قادری چریا کوٹ۔

(۵۷) تذکرہ نگاری میں تذکرۂ جمیل کا مقام۔ مولانا محمد گلفام نوری منظری جامع ازہر مصر۔

(۵۸) علامہ خوشتر اور اصلاح معاشرہ۔ مولانا محمد نجیب رضا منظری، پرنسپل جامعہ رضویہ مظہر اسلام گرسہائے گنج۔

(۵۹) علامہ خوشتر کے مضامین کی اہمیت و معنویت۔ مولانا محمد خورشید منظری مظہر اسلام بریلی شریف۔

(۶۰) علامہ خوشتر بحیثیت ایک مناظر۔ مفتی محمد راحت خاں قادری، بریلی شریف۔

(۶۱) علامہ خوشتر بحیثیت عاشق اعلیٰ حضرت۔ مولانا زاہد علی سلامی، جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔

(۶۲) علامہ خوشتر کی مسلکی خدمات۔ قاضی شہید عالم رضوی، جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف۔

(۶۳) تذکرۂ جمیل کا نثری اسلوب۔ مولانا مبارک حسین مصباحی۔ ایڈیٹر ماہنامہ اشرفیہ۔

وہ مقالہ نگار حضرات جو شریک سیمینار نہ ہوسکے

(۱) علامہ خوشتر اور مفتی محمد خلیل خاں قادری۔ حافظ سید عطا بخاری برکاتی پاکستان۔

(۲) عالمی سطح پر مسلک اعلیٰ حضرت کی نشر و اشاعت میں علامہ خوشتر کی مساعی جمیلہ۔ مولانا شمیم اشرف صاحب ازہری، ماریشس۔

(۳) حیات خوشتر کے چند روشن نقوش۔

(۴) سید مظفر شاہ اختر القادری، پاکستان۔

(۵) علامہ خوشتر کی دعوتی و تبلیغی خوبیاں۔ علامہ بدر القادری صاحب ہالینڈ۔

(۶) سیدی محدث اعظم پاکستان اور علامہ خوشتر۔ علامہ حسن علی میلسی پاکستان۔

(۷) علامہ خوشتر اور اکابر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا۔ پروفیسر دلاور خاں، جوائنٹ سکریٹری ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان۔

(۸) افریقہ میں علامہ خوشتر کی خدمات۔ مولانا محمد عثمان سلہری، دار العلوم پری ٹوریا افریقہ۔

(۹) علامہ خوشتر کا ایک یادگار انٹرویو۔ مفتی احمد میاں برکاتی، حیدرآباد پاکستان۔

(۱۰) علامہ خوشتر اور درس قرآن۔ مفتی محمد حسن رضا ماریشس۔

(۱۱) ہفتۂ خوشتر کی خوبیاں۔ مولانا محمد قاسم عمر صاحب افریقہ۔

(۱۲) سنی رضوی انگریزی مجلّہ سالنامہ ایک تعارف۔ مولانا حفیظ رسول ماریشس۔

(۱۳) علامہ خوشتر اور فروغ رضویات۔ مولانا طارق انور صاحب، کیرلا ایڈیٹر پیغام شریعت دہلی۔

(۱۴) ساؤتھ افریقہ میں علامہ خوشتر کی مسلکی خدمات کے مستحکم نقوش۔ مفتی شمس الحق رضوی، ساؤتھ افریقہ۔

(۱۵) علامہ ابراہیم خوشتر اور اصلاح معاشرہ۔ مولانا فیض احمد صدیقی، ماریشس۔

(۱۶) علامہ خوشتر اور اصلاح فکر و اعتقاد۔ مفتی محمد اسلم تحسینی، دوبئی۔

(۱۷) علامہ خوشتر کے شعری امتیازات۔ مولانا توفیق احسن برکاتی، جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔

(۱۸) علامہ خوشتر کا علمی رعب اور وجاہت تبلیغ۔ پیرزادہ مولانا محمد

جوادرضا خاں برکاتی شامی، حیدرآباد پاکستان۔
(۱۹) خلیل العلماء اور خوشتر صدیقی، ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی، مہتمم دارالعلوم احسن البرکات سندھ پاکستان۔
(۲۰) علامہ خوشتر کی ناقابل فراموش خدمات۔مفتی انوار الحق مصطفوی بریلوی۔
(۲۱) علامہ خوشتر اور تذکرۂ جمیل ۔مولانا شہاب الدین صاحب رضوی، بریلی شریف۔
(۲۲) علامہ خوشتر ماریشس میں ۔مولانا ندیم رضا منظری ماریشس۔
(۲۳) علامہ خوشتر اپنے خطبات کے آئینہ میں ۔مولانا ذیشان رضا منظری، ماریشس۔
Gone, but never forgotten(۲۴)
By Maulana Arshad Misbahi,Ingland
(۲۵) علامہ خوشتر کا عشق رسول۔مولانا منظر وسیم، ملاوی افریقہ۔
(۲۶) علامہ عبدالعلیم میرٹھی اور علامہ ابراہیم خوشتر کی حکیمانہ دعوتی خدمات۔مولانا اشرف الکوثر رضوی، جواہر لال نہرو یونیورسٹی دہلی۔
(۲۷) ماریشس میں جلسۂ عید میلاد النبی اور جلوس محمدی۔مولانا احمد رضا خوشتری، ماریش۔
(۲۸) بارگاہ خوشتر میں منظوم خراج عقیدت۔سید وجاہت رسول قادری، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان۔
(۲۹) عالمی سطح پر فروغ رضویات۔مولانا محمد فروغ القادری، ورلڈ اسلامک مشن لندن۔
(۳۰) علامہ خوشتر کی داعیانہ خصوصیات۔مولانا عظمت اللہ خاں رضوی، ممبئی۔
(۳۱) ڈربن ساؤتھ افریقہ میں علامہ خوشتر۔مولانا قیصر رضا رضوی، ساؤتھ افریقہ۔
(۳۲) تذکرۂ جمیل اور سوانحی ادب ایک تقابلی جائزہ۔مولانا محمد طفیل احمد صاحب، سب ایڈیٹر ماہنامہ اشرفیہ۔
(۳۳) علامہ خوشتر کی دعوتی خدمات۔مولانا ظفر الدین برکاتی، ایڈیٹر ماہنامہ کنزالایمان دہلی۔
(۳۴) تذکرۂ جمیل کا نثری اسلوب اور معاصر نثری اسلوب۔مولانا محمد صادق رضا ممبئی۔
(۳۵) ابراہیم خوشتر دین کے تھے پیشوا۔(منظوم) مولانا فتح احمد عیش بستوی، ڈربن ساؤتھ افریقہ۔
(۳۶) علامہ ابراہیم خوشتر کی تاریخ گوئی۔مفتی محمد ذوالفقار خاں نعیمی، کاشی پور۔
(۳۷) علامہ ابراہیم خوشتر آغوش مادر سے آغوش لحد تک۔شہزادۂ خوشتر صاحبزادہ حضرت صاحب سجادہ مولانا محمد مسعود اظہر خوشتر صدیقی، انگلینڈ۔
(۳۸) میرے دادا علامہ خوشتر۔نبیرۂ علامہ خوشتر حضرت مولانا سعد ظفر خوشتر صدیقی، انگلینڈ۔
(۳۹) علامہ خوشتر کی تقریروں کی موضوعاتی فہرست۔محترم جناب محمد اسد خوشتر (نواسۂ علامہ خوشتر)۔

شرکائے سیمینار

(۱) حضور صاحب سجادہ حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد سبحان رضا خاں سبحانی میاں، سربراہ خانقاہ رضویہ بریلی شریف۔

(۲) شہزادۂ علامہ خوشتر صاحبزادہ محمد میاں خوشتر صدیقی، انگلینڈ
(۳) جامع معقولات ومنقولات حضرت علامہ مفتی محمد عاقل صاحب رضوی، پرنسپل وشیخ الحدیث، جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف۔
(۴) حضرت علامہ مفتی عبدالواجد صاحب، مفتی اعظم ہالینڈ۔
(۵) حضرت علامہ یٰسین اختر مصباحی، بانی ومہتمم دارالقلم دہلی۔
(۶) حضرت علامہ محمد احمد مصباحی، ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔
(۷) شیر قادریت حضرت علامہ مختار احمد قادری بہیڑوی۔
(۸) حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحب رضوی، شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مظہر اسلام گرسہائے گنج۔
(۹) حضرت مفتی شمشاد حسین رضوی، پرنسپل مدرسہ شمس العلوم بدایوں۔
(۱۰) ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی منظر اسلام بریلی شریف۔
(۱۱) قاری عبدالرحمٰن خان قادری، منظر اسلام بریلی شریف۔
(۱۲) ڈاکٹر امجد رضا امجد، مدیر الرضا پٹنہ۔
(۱۳) مولانا محمد اختر رضوی کوکب بریلوی، منظر اسلام بریلی شریف۔
(۱۴) مولانا سید کفیل احمد ہاشمی قادری، منظر اسلام بریلی شریف۔
(۱۵) مولانا سید شاکر علی برکاتی، منظر اسلام بریلی شریف۔
(۱۶) مفتی محمد انور علی رضوی، منظر اسلام بریلی شریف۔
(۱۷) مفتی محمد معین الدین خاں، منظر اسلام بریلی شریف۔
(۱۸) مولانا محمد طاہر رضوی، منظر اسلام بریلی شریف
(۱۹) محمد سلیم بریلوی منظر اسلام بریلی شریف۔
(۲۰) مفتی محمد جمیل خاں قادری، منظر اسلام بریلی شریف۔
(۲۱) مفتی محمد افروز عالم نوری، منظر اسلام بریلی شریف۔
(۲۲) ڈاکٹر محمد حسن قادری بریلی شریف۔
(۲۳) مولانا غلام مصطفیٰ نعیمی، ایڈیٹر سواد اعظم دہلی۔
(۲۴) مفتی محمد رفیق عالم، جامعہ رضویہ نوریہ بریلی شریف۔
(۲۵) مولانا صغیر اختر رضوی جامعہ نوریہ بریلی شریف۔
(۲۶) مولانا محمد ساجد رضا، دارالعلوم غریب نواز کشی نگر۔
(۲۷) مولانا محمد قمر رضا منظری، ماریشس۔
(۲۸) مولانا محمد ساجد علی مصباحی، جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔
(۲۹) ڈاکٹر شمیم احمد رضوی بریلی شریف۔
(۳۰) مولانا حافظ محمد ہاشم صدیقی جمشید پور۔
(۳۱) مولانا اختر حسین فیضی جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔
(۳۲) مفتی نثار احمد خان رضوی، فیض آباد۔
(۳۳) مولانا محمد رئیس اختر رضوی، جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔
(۳۴) مولانا غلام سرور قادری، القلم فاؤنڈیشن پٹنہ۔
(۳۵) شہزادۂ فقیہ ملت مولانا ازہار امجدی ازہری بستی۔
(۳۶) ڈاکٹر ممتاز عالم رضوی۔ رکن القلم فاؤنڈیشن پٹنہ۔
(۳۷) مولانا عبدالسلام رضوی، امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف۔
(۳۸) علامہ محمد حنیف خاں رضوی، بانی امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف۔
(۳۹) مولانا عمران رضا سنبھلی، استاذ حامدیہ اشرفیہ سنبھل۔
(۴۰) مفتی محمد ایوب خاں نوری، منظر اسلام بریلی شریف۔
(۴۱) مولانا محمد آفاق رضا برکاتی، دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف۔
(۴۲) مولانا صابر رضا رہبر مصباحی، سب ایڈیٹر روزنامہ انقلاب

پٹنہ۔
(۴۳)مولانا نفیس احمد رضوی، جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔
(۴۴)خواجہ محمد کلیم اشرف سنبھلی، پرنسپل پری ہائر سیکنڈری اسکول سنبھل۔
(۴۵)مولانا محمد شموئل، بریلی شریف۔
(۴۶)مولانا محمد عبد الرحیم نشتر فاروقی، ایڈیٹر ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف۔
(۴۷)ڈاکٹر محمد شکیل رضوی، جامعہ نوریہ رضویہ باقر گنج بریلی شریف۔
(۴۸)مولانا ریاض الحسن منظری، ماریشس۔
(۴۹)نبیرۂ خوشتر احسن محمد خوشتر صدیقی، انگلینڈ۔
(۵۰)مولانا محمد غفران رضا رضوی، ماریشس۔
(۵۱)شہزادۂ خوشتر صاحبزادہ محمد میاں خوشتر صدیقی، انگلینڈ۔
(۵۲)مرید خوشتر محترم الحاج نوشاد علی جواتا، ماریشس۔
(۵۳)مولانا فیضان الرحمٰن سبحانی، دارالافتاء اہل سنت الجامعۃ الواحدیہ دربھنگہ بہار۔
(۵۴)مولانا محمد آصف رضا برکاتی۔ سنی رضوی سوسائٹی پورٹ لوئس ماریشس۔
(۵۵)مولانا محمد افروز قادری چریا کوٹ۔
(۵۶)مولانا محمد گلفام نوری منظری جامع از ہر مصر۔
(۵۷)مولانا محمد نجیب رضا منظری، پرنسپل جامعہ رضویہ مظہر اسلام گرسہائے گنج۔
(۵۸)مولانا محمد خورشید منظری مظہر اسلام بریلی شریف۔
(۵۹)مفتی محمد راحت خاں قادری، بریلی شریف۔
(۶۰)مولانا زاہد علی سلامی، جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔
(۶۱)قاضی شہید عالم رضوی، جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف۔
(۶۲)مولانا مبارک حسین مصباحی۔ ایڈیٹر ماہنامہ اشرفیہ۔
(۶۳)مولانا محمد ابراہیم منظری، جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف۔
(۶۴)مولانا طیب رضا منظری، جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف۔
(۶۵)مولانا رضوان نوری، جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف۔
(۶۶)مولانا محمد قمر رضوی، جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف۔
(۶۷)مولانا غلام جیلانی، جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف۔
(۶۸)مولانا ابرار الحق رحمانی، جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف۔
(۶۹)سید انوار السادات، جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف۔
(۷۰)قاری محمد رضوان رضوی، جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف۔
(۷۱)جناب اشرف حسین خان (پیارے میاں)، جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف۔
(۷۲)ماسٹر زبیر رضا خاں، جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف۔
(۷۳)ماسٹر محمد کمال احمد، جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف۔
(۷۴)ماسٹر محمد عرفان خاں، جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف۔
(۷۵)مولانا محمد راشد خاں، بریلی شریف۔
(۷۶)مولانا محمد جاوید منظری، بریلی شریف۔

(۷۷) مولانا محمد عمر منظری، خطیب وامام مسجد بی بی جی۔

(۷۸) مولانا شمس الدین خاں منظری، کلیر شریف۔

(۷۹) مولانا محمد نعیم خاں، رام پور۔

تخصص فی الفقہ کے طلبہ جو شریک سیمینار رہے

(۸۰) مولانا محمد صدام حسین، منظر اسلام بریلی شریف۔

(۸۱) مولانا سید احمد رضا، منظر اسلام۔

(۸۲) مولانا حسن رضا، منظر اسلام۔

(۸۳) مولانا گل محمد، منظر اسلام۔

(۸۴) مولانا نبیل بیگ، منظر اسلام۔

(۸۵) مولانا محمد حنیف، منظر اسلام۔

(۸۶) مولانا محمد خوشنود رضا، منظر اسلام۔

(۸۷) مولانا غلام محی الدین منظری، منظر اسلام۔

(۸۸) مولانا محمد آصف، منظر اسلام۔

(۸۹) مولانا محمد صدام حسین، منظر اسلام۔

(۹۰) مولانا محمد دانش، منظر اسلام۔

(۹۱) مولانا محمد رضا، منظر اسلام۔

(۹۲) مولانا نور الحسن خاں، منظر اسلام۔

(۹۳) مولانا محمد فریاد حسین، منظر اسلام۔

(۹۴) مولانا سید ریحان رضا، منظر اسلام۔

(۹۵) مولانا سید افروز میاں، منظر اسلام۔

(۹۶) مولانا محمد امتیاز احمد، منظر اسلام۔

(۹۷) مولانا محمد تسلیم، منظر اسلام۔

(۹۸) مولانا محمد نظر امام، منظر اسلام۔

(۹۹) مولانا محمد رفاقت، منظر اسلام۔

(۱۰۰) مولانا محمد فہیم رضا، منظر اسلام۔

(۱۰۱) مولانا محمد راشد، منظر اسلام۔

(۱۰۲) مولانا محمد عارف، منظر اسلام۔

(۱۰۳) مولانا محمد شاہد، منظر اسلام۔

دیگر شرکائے سیمینار

(۱۰۴) الحاج نوشاد علی جواتا، ماریشس۔

(۱۰۵) الحاج محمد فیصل نورانی، ماریشس۔

(۱۰۶) الحاج جان محمد، صدر سنی رضوی سوسائٹی، ماریشس۔

(۱۰۷) الحاج نذیر حسین، ماریشس۔

(۱۰۸) الحاج علی محمد خدا بخش، انگلینڈ۔

(۱۰۹) جناب شکیل اثر نورانی، بی بی جی مسجد بریلی شریف۔

(۱۱۰) مولانا محمد شاکر رضوی، ادے پور راجستھان۔

(۱۱۱) مولانا محمد معین الدین رضوی، جے پور۔

(۱۱۲) مولانا محمد کاشف رضا، جامعہ نوریہ بریلی شریف۔

(۱۱۳) جناب اجمل نوری، ٹی ٹی ایس بریلی شریف۔

(۱۱۴) جناب حاجی جاوید خاں، ٹی ٹی ایس بریلی شریف۔

(۱۱۵) جناب محمد طارق سعید، ٹی ٹی ایس بریلی شریف۔

(۱۱۶) جناب شاہد خاں نوری، ٹی ٹی ایس بریلی شریف۔

(۱۱۷) جناب اورنگزیب خاں نوری، ٹی ٹی ایس بریلی شریف۔

(۱۱۸) جناب پرویز خاں نوری، ٹی ٹی ایس بریلی شریف۔

(۱۱۹) جناب طاہر علوی، ٹی ٹی ایس بریلی شریف۔
(۱۲۰) جناب محمد عابد خاں سابق وزیر اتر پردیش گورنمنٹ۔
(۱۲۱) جناب محمد ظہیر خاں، روہیلکھنڈ یونیورسٹی بریلی شریف۔
(۱۲۲) الحاج محمد سعید نوری، رضا اکیڈمی ممبئی۔
(۱۲۳) الحاج محمد اقرار خاں نوری، بریلی شریف۔
(۱۲۴) جناب محترم ناصر خاں نوری (خادم حضور مفتی اعظم ہند)۔

حاضرین وشرکاء نے متفقہ طور پر یہ اعلان کیا کہ مرکز اہل سنت بریلی شریف میں ہونے والا یہ سیمینار انتہائی کامیاب ہے۔ کسی بھی سیمینار کی کامیابی کی علامت اس میں پیش کئے گئے وقیع مقالات ہوتے ہیں الحمد للہ! اس سیمینار میں ۱۰۲ر مقالات پیش کئے گئے۔ بہت سے مضمون نگار حضرات نے فرصت نہ ہونے کی وجہ سے بعد میں لکھ کر بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ امید ہے کہ مقالات کی یہ ۱۰۲ر والی تعداد ۱۵۰ر تک پہنچ جائے گی۔ ان مقالات کے علاوہ علامہ خوشتر کی بہت سی یادگار تحریریں، خطبات، درس قرآن میں پیش کی گئیں تفسیریں ان سب کو بھی جمع کرلیا گیا ہے ان شاء اللہ بہت جلد یہ تمام تحریریں اور یادگار نقوش ایک گلدستے کی صورت میں ''معارف علامہ ابراہیم خوشتر'' کے نام سے شائع کئے جائیں گے۔

سیمینار کا اختتام صلوٰۃ وسلام اور حضرت مفتی عبد الواجد صاحب کی دعا پر ہوا۔ پھر تمام اکابر واصاغر شرکائے سیمینار اور خاص کر نوجوان قلمکار حضرات نے فرداً فرداً حضرت صاحب سجادہ سے ملاقات کی، دست بوسی کی، حضرت نے سب کا تفصیلی تعارف حاصل کیا، دعاؤں سے نوازا، شفقت کا اظہار کیا۔ خندہ پیشانی کے ساتھ سب کا شکریہ ادا کیا۔ یہ دیکھ کر ہمارے نوجوان مضمون نگار حضرات بیحد متاثر ہوئے۔ رات تک ملاقاتوں کا سلسلہ چلتا رہا۔ بعد نماز مغرب اکثر شرکائے سیمینار خاص کر علمائے اشرفیہ حضرت تاج الشریعہ مدظلہ کی عیادت کے لیے حضرت کے کاشانے پر تشریف لے گئے۔ حضرت مفتی محمد عاشق حسین صاحب نے حضرت تاج الشریعہ مدظلہ سے تمام علمائے اشرفیہ کی ملاقات کرائی، زیارت کرائی، چائے ناشتے سے سب کی مہمان نوازی کی گئی۔ اسی موقع پر صد سالہ عرس رضوی کو تاریخ ساز بنانے کے لیے ایک ''مشاورتی اجلاس'' بھی ہوا جس میں علمائے کرام نے بہت سے مفید مشورے پیش کئے جنہیں قلمبند کرلیا گیا۔

اس سیمینار کے بعد ملک و بیرون ملک سے ارباب علم و دانش اور اہل علم حضرات نے کثیر تعداد میں مبارکبادیوں کی سوغاتیں پیش کیں۔ سب سے پہلی مبارکباد پاکستان سے حضرت سید وجاہت رسول قادری، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان نے نہایت قیمتی الفاظ میں یوں پیش کی: ''ماشاء اللہ! خوشتر صدیقی سیمینار کا کامیاب انعقاد مبارک ہو۔ حضرت مولانا سلیم رضا صاحب یہ سب حضرت سبحانی میاں حفظہ الباری کی رہنمائی، کوشش، خلوص، توجہ اور آپ کی ٹیم کی شب وروز کی جدوجہد کا نتیجہ ہے''۔

شہزادۂ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر خوشتر صدیقی صاحب نے فون پر مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا کہ ''بریلی شریف میں والد محترم کے حوالے سے اتنا کامیاب سیمینار کرانے پر میں برادر اکبر حضرت سبحانی میاں صاحب کا بیحد شکرگزار ہوں''۔

سارے مندوبین انتہائی مسرت وشادمانی کے عالم میں حضور صاحب سجادہ مدظلہ کو مبارکبادیاں دیتے رخصت ہوگئے۔

ترجمہ: مجدد اعظم اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ

باب التفسیر

تفسیر :صدر الافاضل حضرت علامہ محمد نعیم الدین صاحب مرادآبادی علیہ الرحمہ

پیش کش : مولانا ابرارالحق رحمانی مدھوبنی

ترجمہ :-اور اگر تم مرو یا مارے جاؤ تو اللہ ہی کی طرف اٹھنا ہے۳۰۰ تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے ۳۰۱ اور اگر تم مزاج سخت دل ہوتے ۳۰۲ تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے تو تم انہیں معاف فرماؤ اور ان کی شفاعت کرو۔۳۰۳ اور کاموں میں ان سے مشورہ لو۳۰۴ اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو۳۰۵ بے شک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں۔ اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا ۳۰۶ اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو ایسا کون ہے جو پھر تمہارے مدد کرے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیئے اور کسی نبی پر یہ گمان نہیں ہوسکتا کہ وہ کچھ چھپا رکھے ۳۰۷ اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز لے کر آئے گا پھر ہر جان کو ان کی کمائی بھرپور دی جائے گی۔ اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ (سورۂ آل عمران رکوع ۸/آیت ۱۵۷ تا ۱۶۱)

تفسیر: ۳۰۰ یہاں مقامات عبدیت کے تینوں مقاموں کا بیان فرمایا گیا۔ پہلا مقام تو یہ ہے کہ بندہ بخوف دوزخ اللہ کی عبادت کرے تو اس کو عذاب نار سے امن دی جاتی ہے۔ اس کی طرف لمغفرة من الله میں اشارہ ہے۔ دوسری قسم وہ بندے ہیں جو جنت کے شوق میں اللہ کی عبادت کرتے ہیں اس کی طرف ورحمة میں اشارہ ہے کیونکہ رحمت بھی جنت کا ایک نام ہے۔ تیسری قسم وہ مخلص بندے ہیں جو عشق الٰہی اور اس کی ذات پاک کی محبت میں اس کی عبادت کرتے ہیں اور ان کا مقصود اس کی ذات کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ انہیں حق سبحانہ تعالیٰ اپنے دائرۂ کرامت میں اپنی تجلی سے نوازے گا اس کی طرف لالی الله تحشرون میں اشارہ ہے۔ ۳۰۱ اور آپ کے مزاج میں اس درجہ لطف و کرم اور رافت و رحمت ہوئی کہ روز احد غضب نہ فرمایا۔ ۳۰۲ اور شدت و غلظت سے کام لیتے۔ ۳۰۳ تا کہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ ۳۰۴ کہ اس میں ان کی دلداری بھی ہے اور عزت افزائی بھی اور یہ فائدہ بھی کہ مشورہ سنت ہو جائے گا اور آئندہ امت اس سے نفع اٹھاتی رہے گی۔ مشورہ کے معنی ہیں کسی امر میں رائے دریافت کرنا۔ مسئلہ اس سے اجتہاد کا جواز اور قیاس کا حجت ہونا ثابت ہوا۔ (مدارک وخازن) ۳۰۵ توکل کے معنی ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ پر اعتماد کرنا اور کاموں کو اس کے سپرد کر دینا۔ مقصود یہ ہے کہ بندے کا اعتماد تمام کاموں میں اللہ پر ہونا چاہیئے۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مشورہ توکل کے خلاف نہیں ہے ۳۰۶ اور مدد الٰہی وہی پاتا ہے جو اپنی قوت وطاقت پر بھروسہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کی قدرت ورحمت کا امیدوار رہتا ہے۔ ۳۰۷ کیونکہ یہ شان نبوت کے خلاف ہے اور انبیا سب معصوم ہیں ان سے ایسا ممکن نہیں۔ نہ وحی میں نہ غیر وحی میں اور جو کوئی شخص کچھ چھپا رکھے اس کا حکم اسی آیت میں آگے بیان فرمایا جاتا ہے۔

☆

گلدستۂ احادیث

ترتیب وانتخاب: نبیرۂ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا الحاج الشاہ **محمد سبحان رضا سبحانی میاں** مدظلہ العالی
سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ رضا نگر، سوداگران بریلی شریف

اختیار رسول ﷺ

عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله ﷺ لولا ان اشق علی امتی لا مرتهم بالسواك عندکل صلٰوة۔

یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر مشقت امت کا خیال نہ ہوتا تو میں ان پرفرض فرمادیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کریں۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: امت پر دشواری کا لحاظ نہ ہوتو میں ان پرفرض کردوں کہ ہر نماز کے وقت وضو کریں اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں۔

تشریح:- مسواک کے تعلق سے وارد اس حدیث پاک سے اختیار رسول کو ثابت کرتے ہوئے میرے جد امجد سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت اپنے بے مثال استدلال میں ارشادفرماتے ہیں کہ ”علما فرماتے ہیں: یہ حدیث متواتر ہے۔تیسیر وغیرہ میں اس کی تصریح ہے۔

اقول: امر، دوقسم ہے۔

اول حتمی۔جس کا حاصل ایجاب اور اس کی مخالفت معصیت۔

وذلك قوله تعالیٰ: فليحذر الذين يخالفون عن أمره۔

ڈریں وہ لوگ جو اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں۔

دوم ندبی۔جس کا حاصل ترغیب اور اس کے ترک میں وسعت۔

وذلك قوله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم امرت بالسواك حتی خشيت ان يكتب علی۔

مجھے مسواک کا حکم ملا یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں فرض ہو جائے۔

امر ندبی تو یہاں قطعاً حاصل ہے تو ضرور نفی حتمی کی ہے۔امر حتمی بھی دو قسم ہے۔

اول ظنی۔جس کا مفاد وجوب۔

دوم قطعی جس کا مقتضی فرضیت۔

ظنيت خواه من جهة الرواية هو يا من جهة الدلالة، ہمارے حق میں ہوتی ہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم سب قطعی یقینی ہیں جن کے سراپردۂ عزت کے گرد ظنون کو اصلا بار نہیں، تو قسم واجب اصطلاحی حضور کے حق میں متحقق نہیں، وہاں یا فرض ہے یا مندوب، امام محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں اس کی وضاحت فرمائی۔

اب واضح ہو گیا کہ ان ارشادات کریم کے قطعاً یہی معنی ہیں کہ میں چاہتا تو اپنی امت پر ہر نماز کے لیے تازہ وضو اور ہر وضو کے وقت مسواک کرنا فرض کر دیتا، مگر ان کی مشقت کے لحاظ سے میں نے فرض نہ کی، اور اختیار احکام کے کیا معنی ہیں۔ وللہ الحمد

فتاویٰ منظر اسلام

ترتیب، تخریج ، تحقیق:- حضرت مولانا الحاج محمد احسن رضا قادری، سجادہ نشین درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف

ٹخنوں سے نیچے پائجامہ پہن کرنماز پڑھنے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) نماز کا آخری وقت ہے ایک شخص کا پائجامہ نیچا ہے جس سے ٹخنے بالکل چھپے ہوئے ہیں زید کا کہنا ہے کہ اسی طرح نماز پڑھ سکتے ہو اس کو گھرسنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ مجبوری ہے۔ بکر کا کہنا ہے کہ اس کو گھرس لوتا کہ ٹخنے کھل جائیں۔ نہیں تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ زید کا کہنا ہے کہ گھرسنے سے نماز مکروہ تحریمی ہوگی ان میں سے کس کا کہنا صحیح ہے۔ (۲) زید کا کہنا ہے کہ عمامہ یا رومال سر پر باندھنے سے اوپر ٹوپی کھلی رہے تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ بکر کا کہنا ہے کہ ٹوپی سے سر چھپا ہوا ہے تو نماز مکروہ تحریمی کیوں ہوگی؟ اس میں کون حق پر ہے جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی شمشاد احمد موضع پدارتھ پور ضلع بریلی شریف

الجواب:-تہبند یا پائجامہ کا گٹوں سے نیچے رکھنا اگر براہ تکبر ہو تو حرام ہے اور اس صورت میں نماز مکروہ تحریمی اگر از راہ تکبر نہیں تو نماز مکروہ تنزیہی اور نماز میں اس کی رعایت نہ کرنا خلاف اولیٰ ہے۔ صحیح بخاری شریف میں ہے: صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! میرا تہبند لٹک جاتا ہے جب تک میں اس کا خاص لحاظ نہ رکھوں تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔تم ان لوگوں میں سے نہیں جو براہ تکبر ایسا کریں۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ان لم يكن للخيلاء ففيه كراهة تنزيهية۔

(۲) عمامہ اس طرح باندھنا کہ بیچ سر کھلا رہے اعتجار کہلاتا ہے اور اعتجار مکروہ تحریمی ہے۔ٹوپی ہو یا نہ ہو اور اگر بے ٹوپی عمامہ باندھا تو یہ خلاف سنت ہے۔ حدیث شریف میں ہے: فرق ما بيننا وبين المشركين العمائم على القلانس۔ یعنی ہم میں اور مشرکین میں ایک فرق یہ ہے کہ ہمارے عمامے ٹوپیوں پر ہوتے ہیں۔اعتجار کے سلسلہ میں ردالمحتار میں ہے قوله والاعتجار لنهي النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عنه وهو شد الراس او تكوير عمامته على راسه وترك وسطه مكشوفاً و كراهته تحريمته ايضا لما مر واللہ تعالیٰ اعلم۔

ساڑی پہن کر نماز پڑھنے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

زید کا کہنا ہے کہ ساڑی پہن کر عورت نماز پڑھ سکتی ہے اور بکر کا کہنا ہے کہ ساڑی پہن کر نماز نہیں پڑھ سکتی۔شریعت کا حکم بیان فرمائیں۔

المستفتی محمد اسمٰعیل، قصبہ گہنی ضلع بریلی شریف

الجواب:-جہاں مسلمانوں میں ساڑی پہننے کا رواج نہیں ہے وہاں ساڑی باندھنا مکروہ ہے۔اور ایسے کپڑے کو پہن کر نماز پڑھنا بھی مکروہ ہے۔بہتر نہیں ہے جبکہ اس کے باندھنے سے بے ستری نہ ہو اور اگر ساڑی اس طرح سے باندھی کہ پیٹ یا پیٹھ کا کچھ حصہ کھلا رہا یا اوپر بلائز وغیرہ پہنا جس سے ہاتھ یا سر کھلا رہا تو اس صورت میں یہ دیکھا جائے گا کہ چوتھائی عضو کھلا رہا تو نماز نہ ہوگی واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

دارالافتاء منظر اسلام بریلی شریف

۲۳ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ

دوسرا درس

درس قرآن بنام تفسیر رضوی

از:- مفسر قرآن حضرت علامہ ابراہیم خوشتر صدیقی علیہ الرحمہ

ترتیب، تنقیح، تصحیح، تخریج: مفتی محمد سلیم بریلوی، استاذ جامعہ رضویہ منظر اسلام، مدیر اعزازی ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف

کیسٹ سے نقل: مولانا محمد ریاض الحسن منظری، امام وخطیب مسجد خدمت اسلام، ریمپارٹ ماریشس

ایک عالمی مبلغ کو جن خصوصیات کا حامل ہونا چاہیے وہ تمام خصوصیات حضرت علامہ ابراہیم خوشتر علیہ الرحمہ کے اندر بدرجۂ اتم موجود تھیں۔ آپ نے مرکز اہل سنت جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف اور مظہر اسلام بریلی شریف سے علوم عقلیہ ونقلیہ کی تحصیل فرمائی مگر اپنا تعلیمی سفر مکمل کیا جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد (لائل پور) پاکستان میں۔ خیر سے آپ کو سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دونوں بے مثال شہزادوں کی علمی وروحانی سرپرستی حاصل رہی۔ آپ سرکار حجۃ الاسلام سے مرید تھے۔ سرکار مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مفسر اعظم ہند کے علمی وروحانی فیضان سے مالا مال ہوئے۔ اعلیٰ حضرت کے فرزند نسبتی اور برادر زادہ حضرت علامہ حسنین رضا خاں علیہ الرحمہ کی خدمت میں رہنے کا بھی آپ کو شرف حاصل رہا۔ عالمی سطح پر آپ نے مسلک اعلیٰ حضرت کی نشر واشاعت کے جو زرّیں کارنامے انجام دیئے وہ رہتی دنیا تک کبھی بھی فراموش نہیں کیے جا سکتے۔ جہاں آپ ایک باصلاحیت عالم، نکتہ رس مفتی، بلند نظر مفکر، دور اندیش مبلغ، اثر انگیز مقرر وخطیب، تفاسیر قرآن پر گہری نظر رکھنے والے عظیم مفسر اور شاعر تھے وہیں آپ ایک منجھے ہوئے کہنہ مشق مصنف، قلمکار اور مضمون نگار بھی تھے۔ آپ کے مضامین ہند وپاک کے بہت سے رسائل میں شائع ہوتے تھے۔ ۶۰/اور ۷۰/ کی دہائی میں راولپنڈی پاکستان سے شائع ہونے والے ماہنامہ ''سالک'' میں مستقل ''معارف الحدیث'' کے کالم نگار کی حیثیت سے متعدد عناوین پر مضامین تحریر فرماتے رہے۔ آپ امت مسلمہ کو مادّیت زدہ ماحول سے نکال کر قرآن وحدیث اور اسلاف امت سے وابستہ کرنے کے لیے مستقل درس قرآن کی محفلیں آراستہ فرماتے۔ کئی سال تک آپ مسلسل ماریشس کی جامع مسجد میں نمازیوں کو درس قرآن دیتے رہے جن میں سے کافی درس کیسٹوں میں محفوظ تھے جنھیں حضرت علامہ ابراہیم خوشتر علیہ الرحمہ کے نواسے جناب اسد بھائی انگلینڈ نے یوٹیوب پر اپلوڈ کر دیا ہے۔ یہ درس عوام وخواص خاص کر ائمہ مساجد کے لیے بے انتہا اہمیت وافادیت کے حامل ہیں۔ اسی وجہ سے راقم (محمد سلیم بریلوی) اپنے شاگرد رشید مولانا محمد ریاض الحسن منظری سلمہ سے انہیں کمپوز کروا کر اور مرتب کر کے اب ماہنامہ اعلیٰ حضرت کے صفحات پر ''درس قرآن بنام تفسیر رضوی'' کے نام سے قسطوار پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ مکمل ہونے کے بعد ان شاء اللہ انہیں تفسیر رضوی کے نام سے کتابی شکل میں شائع کیا جائے گا۔ (محمد سلیم بریلوی)

نحمدہ و نستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ. لا ند لہ. لا ضد لہ. لا مثیل لہ. لا مثال لہ. لا نذیر لہ ونشھد ان سیدنا و نبینا وشفیعنا وحبیبنا وحبیب ربنا وطبیبنا وطبیب قلوبنا وشفائنا وشفاء صدورنا ونورنا ونور ربنا ونور اعیننا ونور صدورنا ونور قلوبنا ونور قبورنا ونور اجسامنا ونور ارواحنا ونور ایماننا وماوانا وملجانا محمدا عبدہ ورسولہ. اما بعد.

فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم.

بسم الله الرحمن الرحيم.

قال اللـه تبارک و تعالٰی فی شان حبيبه النبی الرؤوف الرحيم الكريم:

"ان اللـه وملئكته يصلون على النبى يآ ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما."

اللهم صل على محمد وعلى آل واصحاب محمد وبارک عليهم.

الصلاة والسلام عليک يا رسول الله.

الصلوة والسلام عليک يا سيدى يا رسول الله .

الصلوة والسلام عليک يا سيدى يا حبيب الله.

الصلوة والسلام عليک يا عروس بلاد الله.

الصلاة والسلام عليک يا مصطفى يا مرتضى يا مجتبى وعلى آلک واصحابک يا رحمة للعالمين.

فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم.

بسم الله الرحمن الرحيم.

وما قتلتم نفسا فادارا تم فيها والله مخرج ما كنتم تكتمون. فقلنا اضربوه ببعضها كذالک يحى الله الموتى ويريكم آياته لعلكم تعقلون. ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً . وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ . وَإِنَّ مِنْها لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ . وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰه.وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ (74) أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (75)وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُم بِهِ عِندَ رَبِّكُمْ . أَفَلَا تَعْقِلُونَ (76)

صدق اللـه مولانا العلى العظيم وصدق رسوله النبى الكريم. ونحن على ذالک لمن الشاهدين والشاكرين والحمد لله رب العالمين.

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سایہ تلے
حشر تک سونا پڑے گا خاک کے سائے تلے

میں اس لیے عرض کررہاہوں کی لیلۃ القدر کی چند گھڑیاں باقی رہ گئی ہیں۔طلوع آفتاب ہونے والا ہے۔اس کے بعد اگر مقدر یاور ہوا۔ خدا کی توفیق شامل حال رہی،نصیبا چمکا۔ پھر اگر زندگی نے ساتھ دیا۔ صحت اور تندرستی رہی۔ تو یہ لیلۃ القدر ہمیں نصیب ہوگی۔ورنہ تو میرے دوست کیا پتا ہے۔انہی لوگوں میں اور اسی اجتماع میں ہم نہیں کہہ سکتے کہ کچھ بندگان خدا ہوں کہ یہ لیلۃ القدر جن کی آخری لیلۃ القدر ہو، کچھ نہیں بتایا جا سکتا، بہرحال لیلۃ القدر رخصت ہوئی، چند گھڑیوں کے بعد رخصت ہو جائیگی، میں اپنے موضوع کی طرف آپ کو لاتا ہوں اور درس قرآن کا ورق کھولتا ہوں اور میں آپ کی توجہ کو پھر وہیں لے جاتا ہوں، جہاں موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اور بنی اسرائیل کے واقعات ہو رہے تھے،کل گفتگو جہاں سے ختم ہوئی تھی۔
بات یہاں تک پہنچی تھی، کہ ماں کی خدمت کا صلہ ہوتا کیا ہے؟" واذا قتلتم نفسا فادارا تم" ۔(سورۂ بقرہ آیت نمبر ۷۱)اے بنی

اسرائیلیوں، تم وہی ہو نا کہ تمہارے باپ دادا نے، ایک نفس کو قتل کیا، ایک جان کو قتل کیا، ''فادارا تم''۔ اور قتل کرنے کے بعد ایک دوسرے پر تہمت ڈالنے لگے؟ انسان گناہ کرتا ہوا بڑا دلیر ہو جاتا ہے، جب آدمی بے حیا ہوتا ہے۔ وآں چہ خواہی کن۔

جب تک آدمی ایمان کے سرکل میں ہوتا ہے۔ ایمان کے دائرے میں ہوتا ہے، اس کو خدا کا بھی خوف ہوتا ہے اور رسول کا بھی احترام ہوتا ہے، اللہ کے نیک بندوں کا بھی احترام ہوتا ہے، لوگوں کی عزت و آبرو بھی نگاہوں میں ہوتی ہے، باپ دادا کا خوف بھی ہوتا ہے، خاندان وغیرہ کی باتیں بھی سامنے ہوتی ہیں اور جب آدمی بے حیا ہوتا ہے، وہر چہ خواہی کن، جو چاہے کرے، جب تک دین کا دامن انسان کے ہاتھوں میں ہوتا ہے، جب تک دین کی نسبت انسان کے ساتھ ہوتی ہے، جب تک آدمی دین دار ہوتا ہے، دوسرے لفظوں میں یوں کہیے کہ جب تک اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صل اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی چادر انسان کے ہاتھوں میں ہوتی ہے، تو میرے دوستو! وہ اس وقت تک قدم ناپ ناپ کر اٹھاتا ہے، وہ زندگی کے نشیب وفراز کو دیکھتا ہے، جب صبح ہوتی ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ صبح ہونے کے بعد ہمیں کیا کرنا ہے، جب آفتاب نکلتا ہے تو آفتاب نکلنے کے بعد سوچتا ہے کہ کیا کرنا ہے، جب وہ بازاروں میں جاتا ہے تو بازاروں میں جانے کے بعد سوچتا ہے کہ ہمیں کیا کرنا ہے، جب وہ دوکان میں بیٹھتا ہے تو سوچتا ہے کہ دوکان میں ہمیں کیا کرنا ہے، جب ظہر کا وقت آتا ہے تو وہ یہ سوچتا ہے کہ ظہر کے وقت ہمیں کیا کرنا ہے، کیونکہ اس کو معلوم ہے کہ رحمت والے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بازاروں میں چلنا سکھایا، ہمیں دوکان میں بیٹھنا سکھایا، ہمیں لوگوں کے آداب سکھائے، لوگوں کے احترام سکھائے، کھانا سکھایا، چلنا سکھایا، اٹھنا سکھایا، بیٹھنا سکھایا، خلوت کی زندگی پر روشنی ڈالی، جنت کی زندگی پر روشنی ڈالی، باپ بن کر باپ کی حیثیت سے ہمیں تعلیم دی، پیغمبر ہو کر کے ہمیں خدا کے فضل وکرم سے نبی کی حیثیت سے تعلیم دی، ہماری زندگی کے ہر شعبہ کو، زندگی کے ہر کونے کو، زندگی کی ہر دنیا کو، سرکار دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے چمکایا ہے، اسی لیے مسلمان جب ہوتا ہے میرے دوستو جب کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زندگی کی ایک ایک چیز کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھے، تو مسلمان ہونے کے یہ معنی ہیں۔ جو آدمی اسلام سے آزاد ہوتا ہے تو جو چاہے کرے۔

قتل کیا خود اور کرنے کے بعد رکھ دیا دوسروں پر اور قتل کیا کیوں؟ صرف اس لیے کہ دنیا کے چند سکے ہاتھ میں آجائیں، کچھ چمکتے ہوئے روپے مل جائیں کچھ کھنکھناتے ہوئے پیسے مل جائیں، سونے چاندی کے کچھ ٹکے مل جائیں اور یہ ناپائیدار دنیا، مٹنے والی دنیا، قلیل دنیا، اس فانی دنیا کی لذت ہمیں مل جائے، انسان بھی کتنا عجیب وغریب ہے۔ اس فانی دنیا کی لذت کو حاصل کرنے کے لئے۔ ارے! جو لذت باقی رہنے والی ہے اس لذت کی طرف توجہ نہیں ہوتی، جو لذت ہمیشہ رہنے والی ہے اس لذت کی طرف ہم توجہ نہیں کرتے، جو لذت باقی نہیں رہنے والی، جو لذت فنا ہو جانے والی ہے اس لذت کی طرف ہم توجہ کرتے ہیں۔ حضور والا! خیال تو فرمائیے! اگر آپ سے کہہ دیا جائے کہ یہ دوکان آپ کو دی جاتی ہے مگر صرف 15 دن کے لیے، تو بتائیے کون بیوقوف ایسا ہوگا جو پندرہ دن کے لئے دوکان لے گا؟ حضور یہ مکان آپ کو دیا جاتا ہے مگر آپ

صرف ایک مہینہ اس میں قیام فرماسکیں گے، تو ایک مہینے کے لئے کوئی مکان نہیں لیتا، اس کو معلوم ہے کہ اس میں میرا قیام عارضی ہوگا، پندرہ دن کے لئے دوکان کوئی نہیں لیتا اس لیے کہ اس کو پتہ ہے کہ پندرہ روزہ دوکان میں ہم کچھ نہیں کرسکیں گے، میرے پیارے! 15 دن تو بہت زیادہ ہیں۔ ایک مہینہ تو بہت زیادہ ہے، ہمیں تو اس بات کا بھی نہیں پتا کہ اندر جو سانس جارہی ہے وہ باہر آنے والی بھی ہے یا نہیں؟ جب یہ زندگی اس قدر نہ پائیدار زندگی ہے، اللہ اکبر!

آدمی بلبلا ہے پانی کا
کیا بھروسہ ہے زندگانی کا

بلکہ پانی کے بلبلے کے اندر بھی کچھ نہ کچھ زندگی ہوتی ہے، لیکن انسان کے لئے تو اسکا بھی نہیں پتا ہے، میرے دوستو! میں یہ عرض کررہا تھا کہ ایک آدمی کو اسکے بھتیجے نے مارا اور مارکر مقدمہ دائر کردیا حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی بارگاہ میں کہ حضور میرے چچا کو کسی نے قتل کردیا، غضب ہوگیا۔ قیامت ہوگئی۔ میرا چچا مارا گیا، حضور انصاف فرمایئے، ''فادارا تم'' ایک دوسرے پر تم تہمت ڈال رہے تھے، وہ کہتے کہ تم نے قتل کیا۔ تم کہتے ہو کہ انہوں نے قتل کیا۔ ''والله مخرج ما كنتم تكتمون'' (سورۂ بقرہ آیت نمبر ۱ے رکوع ۹) اور اللہ تبارک وتعالیٰ ظاہر کرنے والا ہے جس کو تم چھپانا چاہتے ہو۔ دنیا میں تم چھپالو گے۔ دنیا میں تمہاری بازی لگ جائے گی مگر تم وہاں کیسے چھپا سکتے ہو جہاں لوگوں کے دل کی باتیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے ہیں، جب کہ انسان سوچتا بھی نہیں اس سے پہلے بھی رب کو معلوم ہے کہ یہ انسان کیا سوچے گا، وہاں کیسے چھپا سکتے ہو، وہاں بات کیسے بنے گی، اللہ اکبر اللہ اکبر اور پھر چھپا بھی کیسے سکتے ہو؟ میرے دوستو! ہم اپنے ہاتھ کی کتنی ناز برداری کرتے ہیں، کانوں کی کتنی ناز برداری کرتے ہیں، جسم کے ہر حصے کی ہم پرورش کرتے ہیں، کہیں کوئی چوٹ نہ لگ جائے۔ کہیں کوئی پریشانی نہ ہو، ذرا تکلیف ہو تو ڈاکٹر کے یہاں پہنچتے ہیں، ذرا سی دقت ہو تو فوراً علاج کرتے ہیں، لیکن سنو! یہ ہاتھ، یہ پاؤں، یہ آنکھ اور یہ کان، قیامت کے دن ان سب کا حال یہ ہوگا کہ ''ان السمع والبصر والفؤاد كل اولئك كان عنه مسؤولا''۔ قیامت کے دن ہمارے یہ ہاتھ خدانخواستہ ہمارے برے کاموں کی وجہ سے کہیں ہمارے خلاف گواہی نہ دے دیں، اگر ہم نے حرام کھایا، تو زبان کہے گی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ یہ تیرا بندہ کہتا تو تھا کہ میں تیرا بندہ ہوں، مگر یہ زبان سے حرام کھایا کرتا تھا۔ سمجھئے جناب! زبان بولے گی ''والفؤاد''۔ یہ دل بولے گا کہ یہ آئے دن پروگرام بنایا کرتا تھا، گناہ کی باتیں سوچتا تھا، میرے دوستو! عقل کہے گی، دماغ بولے گا، تو پھر ان کے خلاف آپ کوئی گواہ بھی نہیں پیش کرسکیں گے، اللہ اکبر۔ بتائے؟

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

رات کو قبرستان جانے کا آپ کو موقع ملا ہوگا، کل آپ قبرستان گئے ہوں گے میں ابھی ابھی قبرستان سے واپس آرہا ہوں، اگر آپ نہیں گئے تو پھر فجر کی نماز کے بعد جاؤ اور جا کر کے دیکھو۔

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

بینک والے، انشورنس والے، دوکان والے، مکان والے، ملین ڈالر والے، لاکھوں روپے والے، کروڑوں روپے والے زمین کے نیچے لیٹے ہوئے ہیں۔

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

حسین چہرے والے، شکیل چہرے والے، نرم ونازک بستر پر آرام کرنے والے، دنیا کی تمام نعمتوں کا انتظام کرنے والے، بڑے بڑے خان۔ بڑے بڑے بزنس مین، بڑے بڑے دنیا کے آدمی، وہ منوں مٹی کے نیچے لیٹے ہوئے ہیں۔

''یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے''

بڑی بڑی حسین لڑکیاں، بڑی بڑی جمیل لڑکیاں، بڑی بڑی خوبصورت لڑکیاں، جن کے چہرے پر چاند شرماتا تھا، جن کے چہرے پر آفتاب شرماتا تھا، حسن والیاں، جمال والیاں، کمال والیاں منوں مٹی کے نیچے لیٹی ہوئی ہیں۔

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

قیام وقعود والے، سجود والے، درود والے، قرآن والے، ایمان والے، ایقان والے، عرفان والے منوں مٹی کے نیچے لیٹے ہوئے ہیں۔

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

موضوع میرا رہا جاتا ہے۔ میرے دوستو! آؤ! ''واذ قتلتم نفسا فادارائم فيها۔ و الله مخرج ما كنتم تكتمون۔ ہم سے چھپاتے ہو، چھپانا ہے تو اس سے چھپاؤ وہ جس سے کوئی چیز چھپ نہیں سکتی۔ بندے ہوکر کے تم خدا سے چھپاتے ہو، بندہ خدا سے چھپ نہیں سکتا۔ امتی نبی سے چھپ نہیں سکتا۔ مجھ سے چھپاتے ہو۔ نہیں چھپا سکتے، پھر کیا کریں حضور!

'' فقلنا اضربوه ببعضها كذلك يحيى الله الموت۔ ويريكم اياته لعلكم تعقلون ''(سورۂ بقرہ آیت ۷۲ رکوع۔ ۹) ماں کی خدمت کرنے والا لڑکا۔ فرشتہ اس کے دروازے پر آیا۔ بیٹا یہ جو تیری گائے ہے، اس گائے کو لے کر بازار میں جا اور دیکھ جب کوئی لینے کے لیے آئے، جو دام بھی وہ بتائے سن کر کے چلے آنا، اس سے کہنا کہ میں اپنی ماں سے پوچھ کر آتا ہوں۔ لڑکا فرمانبردار تھا میرے دوستو! ماں کی اطاعت کرتا تھا، ماں کا فرماں بردار بیٹا اپنی گائے کو لے کر چلا، بڑی اچھی گائے۔ بڑی شان والی گائے۔ بڑی آن والی گائے۔ بڑی حسین گائے۔ ایسی گائے کہ قرآن عظیم میں اس کی تعریف کی گئی، اللہ اکبر! ''انهابقرة لا ذلول تثير الارض ولا تسقي الحرث مسلمة لا شية فيها''

(سورۂ بقرہ آیت نمبر ۷۰ رکوع ۸ پارہ ۱)

کوئی کمی نہیں، کوئی نقص نہیں، کوئی عیب نہیں، بڑی حسین گائے۔ بیٹا لے کر بازار میں چلا، بنی اسرائیلیوں پر تو خدا کا غضب آ ہی چکا تھا، وہ ڈھونڈ رہے تھے کہ کہیں سے ہمیں گائے مل جائے، جب گائے پر نظر پڑی اور گائے کو دیکھا تو اس کا دام کرنے لگے۔ کوئی کہتا کہ اتنے پیسے دونگا۔ کوئی کہتا یہ دوں گا۔ کوئی کہتا وہ دوں گا۔ بیٹا کہتا ہے تم کہتے رہو میں سنتا رہوں گا مگر آج بیچونگا نہیں، مجھے اپنی امی جان سے جا کر اجازت لینی ہے، گھر آ گیا۔ ماں سے کہا ماں اتنے مول لگے ہیں، پھر فرشتہ آیا اور کہا پھر لے جاؤ، دوسرے دن بھی گیا پھر کچھ اور قیمت بڑھی، تیسرے دن گیا پھر کچھ اور قیمت بڑھی، فرشتے نے کہا کہ جب وہ اس بات پر راضی ہوجائیں کہ اس کی کھال میں سونا بھر کر کے دیں گے، اس بات پر راضی ہوجائیں تو ان کو یہ گائے دے دینا۔

ایک گائے کی قیمت اس کی کھال کے اندر سونا بھر کر دیا گیا یہ اس کی ماں کی خدمت کا صلہ دنیا میں تھا، دنیا میں مل رہا ہے ماں کی خدمت کا صلہ۔ دین میں تو ان شاء اللہ یقیناً ملے گا،۔ میرے دوستو!

پھر وہ گائے مل گئی اور اس یتیم بچے کو سونا مل گیا، بنی اسرائیل کو گائے مل گئی وہ گائے لے کر کے اپنے گھر میں گئے، جا کر کے اس کو ذبح کیا، ''فقلنا اضربوہ ببعضھا'' اس گائے کو ذبح کر کے، اس گائے کے ٹکڑے کو لے کر، بعض نے کہا زبان کو لے کر، بعض نے کہا دم کو لے کر، اس گائے کے ٹکڑے کو لے کر، اس مقتول کے اوپر جو مر چکا ہے اس کے مارا۔ اللہ اکبر۔ جب گائے کے ٹکڑے سے اسرائیلی مقتول کو مارا گیا تو وہ زندہ ہو گیا۔ اس کو کہتے ہیں معجزہ۔ گائے کے ایک ٹکڑے کو مقتول پر، مرے ہوئے پر، مارا جائے تو وہ زندہ ہو جائے، وہ زندہ ہو گیا اور زندہ ہو کر اس نے اپنی زبان سے بتایا کہ مجھ کو میرے بھتیجے نے قتل کیا ہے۔ سازش ناکام ہو گئی، منصوبہ ختم ہو گیا، پلان بالکل بیکار ہو گیا۔ ڈسمس ہو گیا، چند سکوں کے لیے، روپیوں کے لیے اس نے اپنے چچا کو مارا تھا مگر اللہ کے فضل و کرم سے ''و اللہ مخرج ما کنتم تکتمون'' ارے تم چھپا کیسے سکتے ہو، چچا نے بتا دیا اور اس کے بعد وہ پھر مر گیا، نتیجہ کیا نکلا نتیجہ یہ نکلا کہ اس بھتیجے سے قصاص لے لیا گیا اور اسے وراثت سے محروم کر دیا گیا۔ ''کذٰلک یحیی اللہ الموت۔ ویریکم اٰیاتہ لعلکم تعقلون''۔ اور اسی طرح اللہ تبارک و تعالیٰ مردوں کو زندہ کرتا ہے اور اپنی نشانیاں دکھاتا ہے، تاکہ تم سمجھ حاصل کرو۔ عقل حاصل کرو۔

میرے دوستو! اللہ کی علامتیں، قدرت کی علامتیں بہت ہیں، لیکن انسان کو نظر کی ضرورت ہے۔

آنکھ والا ترے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

☆

آنکھ عطا کیجئے اس میں ضیاء دیجئے (یارسول اللہ ﷺ)
جلوہ قریب آ گیا تم پر کروڑوں درود

سنی مسلمان قبر کے لئے کہتا ہے'' آنکھ عطا کیجئے اس میں ضیاء دیجئے۔ جلوہ قریب آ گیا'' وہ مدینے والی سرکار آ گئی، آنکھ کی ضرورت ہے۔ جب تک آنکھ نہ ہو، بصیرت نہ ہو، کچھ نہیں پتہ چلے گا، کچھ نہیں معلوم ہوگا۔

"ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً"

اے بنی اسرائیلیو! اے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں رہنے والے یہودیو! پھر کیا ہوا؟'' ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ '' پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے۔ مسلمان اگر معجزہ دیکھے تو اس کا ایمان بڑھتا ہے، مسلمان اگر نبی کی زیارت کرے تو اس کا ایمان روشن ہوتا ہے، مسلمان کے سامنے اگر نبی کا تذکرہ ہو تو اسکا دل باغ باغ ہوتا ہے، مسلمان کے سامنے اگر اس کے نبی کی شان بیان کی جائیں تو اس کا ایمان زندہ ہوتا ہے، لیکن منافق کے سامنے اگر شان بیان ہو، کافر کے سامنے معجزہ ظاہر ہو، تو اس کا نفاق اور سخت ہوتا ہے۔ اس کی بے ایمانی اور بڑھ جاتی ہے، رب ارشاد فرماتا ہے: "ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ"، اتنے معجزات دیکھنے کے بعد کتنے واقعات دیکھنے کے بعد، آنکھوں سے دیکھنے کے بعد آنکھوں سے مشاہدہ کرنے کے بعد، اور اے بے دینو! پھر بھی تمہیں ایمان نصیب نہیں ہوا، "ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ"، تمہارے دل اور زیادہ سخت ہو گئے "فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ" پتھر کی مانند ہو گئے بلکہ فرمایا کہ پتھر سے بھی زیادہ ان کے دل سخت ہو گئے، بڑے سخت ہو گئے اسی لئے تو فرمایا'' صم بکم

عمي فهم لا يرجعون ''۔پتھر ہے اس سے بھی زیادہ سخت ہیں۔

اے تغافل کیش چیخ اُٹھے میرے نالوں سے کوہ

اے غفلت کرنے والے میری آواز سے اور میری فریاد سے پہاڑ کا دل بھی چیخ اٹھے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے دل تیرا پتھر کا، پتھر کا نہیں فولاد کا، تیرا دل پتھر کا ہے پتھر کا بھی نہیں معلوم ہوتا لگتا ہے تیرا دل لوہے کا ہے، اس دل پر کوئی اثر نہیں ہوتا'' وان من الحجارة لما يتفجر منه الانهار'' اور پتھروں کی شان یہ ہے۔انسان غور کر! دیکھ، تو تو پتھروں سے افضل ہے۔اعلیٰ ہے، اکرم ہے، تیرے سر پر کرمنا بنی آدم کا تاج رکھا گیا ہے، تجھے خیر الامم ٹھہرایا گیا۔تمام امتوں میں سب سے بہترین امت اللہ تبارک وتعالی نے سلیکٹ کیا، اسی لئے فقیر نے عرض کیا ہے سنو!

جب ان کے امتی خیر الامم ٹھہرے زمانے میں

ارے زمانے میں جب ان کے نام لیوا تمام امتی بہترین امت ٹھہرے۔

اسی سے منکرو سمجھو وہ آئے ہوں گے کیا بن کر

ارے جب آقا سے نسبت ہوگئی تو نسبت والوں کی شان یہ ہوگئی، کہ وہ خیر الامم بن گئے، جیبی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

تجھ سے دردر سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت

یارسول اللہ یہ آستانہ سلامت رہے اور اس آستانے کی بدولت اس آستانے کے کتے سلامت رہیں، اور اے حبیب یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مجھے آپکے آستانے کے کتوں سے نسبت ہے۔

میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

ہم نے بھی اپنی گردن میں تری غلامی کا پھندا اور تیری غلامی کی زنجیر، اپنی گردن میں پہن رکھی ہے۔

میرے دوستو! موضوع پھر ادھر نکل گیا، میں چاہتا ہوں کہ تفسیر کے متعلق کچھ عرض کروں، میرے دوستو آدمی جب سخت ہوتا ہے تو اس کی سختی جانوروں سے بھی بدتر ہوتی ہے، پتھروں سے بھی زیادہ بدتر ہوتی ہے، پتھروں کی شان یہ ہوتی ہے اے پتھروں کو دیکھنے والے! پہاڑوں کو دیکھنے والے! پہاڑوں کی بڑی تعریف آپ کرتے ہیں۔پہاڑوں پر جانے والے، اونچی چوٹیوں کو دیکھنے والے۔ مونٹیوں پر جانے والے، کبھی پہاڑوں کی طرف جاؤ تو دیکھو!'' لما يتفجر منه الانهار '' یہ پتھر وہ ہیں کہ ان میں سے نہریں نکلتی ہیں، جن کے سینے سے نہریں نکلتی ہیں۔چشمہ نکلتا ہے، انسان اگر بے فیض ہو تو وہ پتھر سے بھی بدتر ہے، ارے پتھر سے جب چشمہ نکلتا ہے تو اس سے بھی فیض ملتا ہے، فرمایا کہ دیکھو خدا کے جلوے کا اثر، خدا کی معرفت کا اثر، خدا کے خوف کا جلال اور کمال کا اثر پتھر پر بھی ہے، کہ بعض تو وہ ہیں کہ جن میں سے نہریں نکلتی ہیں۔'' وان منها لما يشقق فيخرج منه الماء '' اور بعض وہ ہیں جو پھٹ جاتے ہیں خدا کے خوف سے پھٹ جاتے ہیں اور اس میں سے پانی نکلتا ہے'' وان منها لما يهبط من خشية الله ''، اور بعض وہ ہیں جو اللہ تبارک و تعالیٰ کے خوف سے گرتے ہیں، یہ پتھروں کی شان ہوتی ہے، پتھروں پر بھی اللہ تبارک وتعالی کے جلال کا، اللہ تبارک وتعالی کے عتاب کا، قہاری و جباری کا اثر ہوتا ہے کسی کے اندر سے پانی نکلتا ہے، کوئی گرتا ہے۔ارے اے انسان تیری شان تو یہ ہونا چاہئے تو کس چکر میں پڑ گیا'' وما الله بغافل عما تعملون '' ارے پتھروں کا عالم تو یہ ہے پتھر تو عجیب وغریب ہے، میرے آقا پیاری پیاری زلفوں والے

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ھذا جبل احد'' یہ احد کا پہاڑ ہے ''یحبنا ونحبہ'' یہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، اور بتاؤں میرے دوستو! ارے پہاڑ کو بھی میرے آقا سے محبت ہے، شجر بھی میرے آقا سے محبت کرتا ہے۔ حجر بھی میرے آقا سے محبت کرتا ہے، پھر کیوں نہ کرے کہ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدا کی خدائی میں ہر چیز کے رسول ہیں، وہ انسانوں کے رسول، جنات کے رسول، وہ ہر چیز کے رسول ہیں۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جو مجھے نہ جانتی ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

میں پاکستان میں تقریر کر رہا تھا۔ ایک گستاخ میری تقریر کے درمیان کھڑا ہوا، اور ایک ڈبا ہاتھ میں لے کر کے بولا کیا حضور اس کو بھی جانتے ہیں؟ ہزاروں لعنتیں اس پر، کہنے لگا مولانا صاحب! یہ بتائیں کہ حضور اس کو بھی جانتے ہیں؟ میرے دوستو! تو میں نے عرض کیا کہ خبردار بیٹھنا نہیں کھڑا ہو، یہ بتا کہ میں یہ بتاؤں کہ حضور اس کو جانتے ہیں یا نہیں یا یہ بتاؤں کہ یہ حضور کو جانتا ہے یا نہیں؟ میں نے کہا کہ سن! تو کہتا ہے کہ حضور اس کو جانتے ہیں کہ نہیں؟ کہنے لگا بتائیے۔ میں نے کہا حضور تو یقیناً اس کو جانتے ہیں بلکہ یہ بھی جانتا ہے کہ حضور اللہ کے رسول ہیں، انہیں سب جانتے ہیں، کہ یہ اللہ کے رسول ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ان کی شان بہت بڑی ہے، تو میرے دوستو! سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معرفت اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی معرفت یہ ہوتی ہے، تو احد کے متعلق فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے۔ مسلمانو! مسئلہ آگیا غور کرو! محبت میں کیا چیز ہوتی ہے۔ محبت یہ کوئی چائے کی پیالی تو ہے نہیں جی۔ کوئی پیپسی کولا کی بوتل تو ہے نہیں کہ پیپسی کولا آگیا اور ہم نے سمجھ لیا کہ یہ محبت ہے، یہ پیپسی کولا محبت کا معیار نہیں۔ یہ چائے محبت کا معیار نہیں۔ کلب میں جانا وہاں جا کر کے ڈانسنگ کرنا، کھانا پینا، ناچنا کودنا یہ محبت کا معیار نہیں، یہ محبتیں دنیا کی خالی محبتیں ہیں، محبت جو چیز ہے وہ دل کے اندر ہوتی ہے۔ دل کے اندر کی چیز کو جاننا یہ محبت ہی حقیقی ہے، اور پہاڑ کی محبت تو معلوم ہوا کہ حضور پتھر کے دل کی بات کو بھی جانتے ہیں، تبھی تو حضور نے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے، تو جب پہاڑ حضور سے محبت کرتا ہے اور حضور فرماتے ہیں کہ ہم اس کے دل کی بات کو جانتے ہیں، کہ یہ ہم سے محبت کرتا ہے حضور نے فرمایا کہ یہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ آج ہم جب مدینہ طیبہ ساتھ جاتے ہیں، اور وہاں جا کر کے حضرت سیدالشہداء امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر وہاں سے احد شریف کو دیکھتے ہیں واہ! ماشاء اللہ، اللہ اکبر۔ احد میں شہیدوں کی آرام گاہیں ہیں۔ نبی کا میرے معجزہ اللہ اللہ، احد میں پہنچ کر کے شہیدوں کی آرام گاہوں میں نظر پڑتی ہے، احد کی پیاری پیاری پہاڑی جب نظروں کے سامنے آتی ہے، تو دل اچھلتا ہے۔ دل بیتاب ہوتا ہے کہ یہی وہ جگہ ہے، یہی وہ پیارا پیارا پہاڑ ہے کہ میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر اپنے پاؤں رکھے تھے اور فرمایا تھا کہ ھذا جبل احد، یحبنا ونحبہ یہ احد کی پہاڑی ہے یہ ہم سے محبت کرتی ہے، اے انسانو! ارے پتھر تو میرے آقا سے محبت کریں، شجر میرے آقا سے محبت کریں، درخت میرے آقا سے محبت کریں، تو وہ انسان کتنا ناآخرت اندیش ہے، وہ نام کا امتی کتنا بدقسمت ہے، کہ نبی کا کلمہ پڑھتا ہو، نبی کا نام لیتا ہو، نبی کی بھیک کھاتا ہو اور نبی کے

صدقے میں دونوں جہان کی نعمتیں اسے ملتی ہوں اور پھر نبی سے محبت نہ کرتا ہو، کیسا بدقسمت ہے، کیسا مغرور ہے اور سنو سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، احد شریف پر تشریف فرما ہیں جب احد نے دیکھا کہ آج میرا مقدر جاگ گیا، آج میرے مقدر کا ستارہ چمکا، عرش پر بیٹھنے والا تاجدار جس کے پاؤں کے بوسے عرش الٰہی لے، اللہ کے عرش پر جلوہ فرما ہونے والا رسول آج ہمارے اوپر جلوہ فرما ہے، احد کانپنے لگا۔ احد میں رشک پیدا ہو گیا، مستی پیدا ہو گئی شوق پیدا ہو گیا، کہ آج رحمۃ للعلمین شہنشاہ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صل اللہ علیہ وسلم ہم پر جلوہ فرما ہیں۔ سبحان اللہ! جب حضور نے دیکھا کہ احد شریف کانپ رہا ہے تو فرمایا: اے احد! کانپنا بند کر۔ ہم میں سے کوئی شخص پہاڑ سے باتیں کر کے تو دکھائے، کوئی نہیں بات کر سکتا میرے دوستو، اے احد! اسکت اسکت اے احد ٹھہر جا، واہ سبحان اللہ، یہ شان ہے محمد مصطفیٰ صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی۔ ایک ایڑی جو لگائی، کہا ٹھہر جا، فانہ علیك رسول و صديق و شهيدان، او كما قال رسول الله ﷺ اے احد تیرے اوپر ایک رسول ہے۔ ایک صدیق اور دو شہید ہیں، بس کیا دیکھا کہ حضور کا فرمان ہوا اور احد ٹھہر گیا، یہ ہے نبی کی شان۔ ایک ٹھوکر میں احد کو ٹھہرا دیا۔ میرے اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔

ایک ٹھوکر میں احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

میرے آقا کی ایڑیاں۔ حضور کے قدموں کے نیچے کا حصہ۔ میرے آقا کے وقار کا عالم۔ میرے دوستو! قیامت میں دیکھو گے جب میرے نبی کے سر کے اوپر شفاعت کا تاج چمک رہا ہوگا، جب تمام نبی نفسی نفسی فرما رہے ہوں گے، تو میرے نبی کی شان یہ ہوگی کہ میرے نبی اپنی امت کو لے کر دائیں اور بائیں لے کر جب جنت کی طرف جلوہ فرما ہونگے، تو جہنم سے گزر ہوگا، تو رب فرمائے گا کہ اے جہنم میرے نبی کی اطاعت کر۔ اللہ اکبر میرے آقا کی شان۔ آقا فرماتے ہیں کہ انا سيد الناس يوم القيامه ارے میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوؤں نگا، اللہ اکبر حضور پتھر کے دل کی بات کو جانتے ہیں، تو بتاؤ کہ جب حضور پتھر کے دل کی بات کو جانتے ہیں تو کیا ہمارے دل کی بات نہیں جانتے؟ پتھر کے دل کی بات کو جانتے ہیں اور کیوں جانتے ہیں اس لئے کہ

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدے کریں

چاند شق ہو۔ ایک انگلی اٹھی اور چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ میرے اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔

ان کی مرضی پا گیا سورج پھرا الٹے قدم
ان کی انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجہ چر گیا

کوئی ہے ماں کا لعل دنیا میں ذرا انگلی اٹھا کر بتا دے، اور چاند کو نہیں میں تو کہتا ہوں کہ مٹی کے ہی دو ٹکڑے کر کے دکھا دو، مٹی کو ذرا اشارہ کر و دیکھتے ہیں کیسے دو ٹکرے ہوتی ہے، ایک اشارہ کیا پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔ نبوت و رسالت کی انگلی اٹھی تھی چاند کے دو ٹکرے ہو گئے تھے، اللہ اکبر۔

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدے کریں

پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک درخت کو اشارہ کیا تو وہ پیڑ اپنی جڑوں سمیت چلتا ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں حاضر ہو گیا، ارے درخت جانتا ہے کہ یہ محمد رسول اللہ ہیں۔ پتھر جانتا

ہے کہ یہ محمد رسول اللہ ہیں۔ شجر وحجر جانتے ہیں کہ یہ آمنہ کے لعل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدے کریں

ارے جانوروں کو بھی معلوم ہے کہ یہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، جانوروں کو بھی معلوم ہے کہ ان کی تعظیم کرنا چاہیے، پتھر بھی جانتا ہے کہ ان کی تعظیم کرنا چاہئیے اے انسان! تف ہے اس انسان پر جو نبی کا نام لیتا ہے اور نبی کا نام لے کر کے بھی نبی کی تعظیم نہیں کرتا۔

بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہیں

دونوں عالم کی ہر چیز حضور کی بارگاہ میں تعظیم کرتی ہوئی آ رہی ہے، یہاں سے کون دور جا سکتا ہے میرے دوستو! میں عرض کر رہا تھا کہ میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ پتھر کے دل میں کیا ہے، اور پتھر بھی جانتا ہے کہ یہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، تو قرآن کریم پتھروں کی مختلف کیفیات کو بیان کر رہا ہے، تم پتھروں کو دیکھو۔ ''وما الله بغافل عما تعملون ''اللہ تبارک وتعالیٰ غافل نہیں ہے اس سے جو تم کرتے ہوا ے بنی اسرائیلیو! اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ ''افتطمعون ان یؤمنوا لکم وقد کان فریق منھم یسمعون کلام الله'' اور اے مسلمانو! تم امید رکھتے ہو یہ جو منافق اور بے دین ہیں یہ تم پر یقین رکھیں گے تمہارے ساتھ ایمان لائیں گے ''ان یؤمنوا لکم'' کیا وہ تمہارے لئے یقین رکھیں گے حالانکہ ان کا حال یہ ہے کہ '' وقد کان فریق منھم یسمعون کلام اللـه ''تحقیق کے ایک جماعت ایک گروہ ان میں ایسا ہے، یسمعون کلام الله کہ اللہ کے کلام کو سنتا ہے ''ثم یحرفونہ'' اور سن کر کے اس کے اندر چھیڑ چھاڑ کرتا ہے، اس کو بدلتا ہے، ردوبدل کرتا ہے'' من بعد ما عقلوه وهم يعلمون ''بعد اس کے کہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ کلام حق ہے، اللہ اکبر دیکھا آپنے یعنی جان کر کے اور سمجھ کر کے کہ یہ کلام حق ہے پھر اس میں ردوبدل کرتا ہے، اس کے اندر چھیڑ چھاڑ کرتا ہے، میرے دوستو! رب کریم ارشاد فرماتا ہے کہ یہ لوگ تمہارا ساتھ نہیں دے سکیں گے، یہ تو کلام اللہ سنتے ہیں اس لیے نہیں سنتے کہ اس سے فائدہ ہوگا، بلکہ اس لیے سنتے ہیں کہ اس میں اعتراض کرنے کا موقع کہاں کہاں ملے گا، اگر یہ حدیث سنتے ہیں تو اس لیے نہیں سنتے کہ یہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث ہے، کہ اس کو سننے سے حضور کی محبت زیادہ ہوگی، نہیں۔ اس لیے سنتے ہیں کہ حدیثوں میں دیکھیے کہاں کہاں ہمیں اعتراض کرنے کا موقع ملتا ہے، اللہ اکبر، اللہ اکبر نظر اپنی اپنی، پسند اپنی اپنی، خیال اپنا اپنا، کسی کی کہیں نظر جاتی ہے کسی کی کہیں نظر جاتی ہے۔

ہر ایک کا حصہ نہیں دیدار کسی کا
بوجہل کو محبوب دکھائے نہیں جاتے

ابوجہل کو محبوب نہیں دکھایا جاتا۔ محبوب کو دیکھنے کے لئے نگاہ صدیقی کی ضرورت ہے، پیارے ابوبکر تم دیکھو۔ اس ابوجہل کم بخت کو کیا پتا یہ کون ہیں؟ یہ کہاں دیکھ پائے گا۔ ''واذا لقوا الذين امنوا قالوا امنّا ''جب وہ ملاقات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو بڑے سنی ہیں، قالوا امنّا ہم تو بڑے پکے اور سچے مسلمان ہیں، مصافحہ کرنے میں پیش پیش، اخلاق برتنے میں پیش پیش، چائے پلانے میں پیش پیش پیپسی کولا پیش کرنے میں آگے آگے ''واذا لقوا الذين امنوا قالوا امنّا ''ان کی باتیں سنو بڑے میٹھے ہیں، یہاں تو واسطہ نہیں پڑا۔ ہم نے لاہور میں پاکستان میں دیکھا، دور سے سلام کرتے ہیں مولانا

صاحب کرم فرمایئے، تشریف رکھیے، پوری دکان موجود ہے سب آپ کا ہے آئے حضور ادھر بیٹھیے، بڑے عجیب لوگ ہوتے ہیں، مگر میرے دوستو بعض نظر رکھنے والے بھی بڑی عجیب نظر رکھتے ہیں، یاد رکھو اللہ والوں کی نظر سے کوئی بچ نہیں سکتا، کیوں اس لئے کہ جو اللہ تبارک وتعالیٰ کا بندہ ہوتا ہے، "بندہ"۔ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے، ینظر بنور الله ۔ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے، تو جہاں اللہ کا نور ہو وہاں آدمی بچ نہیں سکتا، اس نظر کی جو زد ہوتی ہے جو مار ہوتی ہے بڑی سخت ہوتی ہے، تو میرے دوستو، فرمایا۔'' واذا لقوا الذین امنوا قالوا امنّا '' جب یہ ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو بڑے سچے پکے مسلمان ھیں۔ واذا خلا بعضھم الی بعض۔ اور جب آپس میں ملاقاتیں ہوتی ہیں قالوا اتحدثونھم تو وہ کہتے ہیں کہ ظالموں تم وہاں جا کر مسلمانوں کو ہماری باتیں بتاتے ہو؟'' بما فتح اللہ علیکم لیحاجوکم'' وہ منافق آتے حضور کی بارگاہ میں عرض کرتے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ پر ایمان لائے اور توریت میں جو لکھا ہوا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں حضور آپ کی تعریف توریت میں لکھی ہوئی ہے، اس لیے ہم توریت کے مطابق آپ کی بارگاہ میں آئے ہیں، اور آپ کو رسول مانتے ہیں، دیکھا آپ نے انہوں نے کس کس طریقے سے اپنا ایمان اور یقین گواں دیا، اور وہ دوسرے کہتے کہ ظالموں تم حضور کے پاس جاتے ہو جا کر کے توریت کی باتیں ان کو بتاتے ہو، تا کہ وہ قیامت کے دن حجت پکڑیں، قیامت کے دن وہ دلیل پکڑیں ارے تم ان کو جا کر کے ہماری باتیں بتاتے ہو، مختصر یہ ہے کہ دوستوں جو منافق ہوتا ہے وہ نہ اپنوں میں اپنا ہوتا ہے نہ غیروں میں اپنا ہوتا ہے کسی طرف اس کا ٹھکانہ نہیں، نہ وہ ادھر کا ہوتا ہے نہ وہ ادھر کا ہوتا ہے، کہیں کا نہیں رہتا'' افلا تعقلون ''۔ کیا تم سمجھ والے نہیں ہو، کیا تم سمجھتے نہیں ہو اس بات کو۔

میرے دوستو! مختصر گفتگو یہ ہے، کہ یہ آیات ہماری عبرت کے لئے کافی ووافی ہیں۔ اور ہمیں سبق دے رہی ہیں کہ اے مسلمانو یاد رکھو۔ نبی کی عزت وعظمت کو پہچا۔ نو نبی کا احترام کرو، نبی کے وقار کو اپنی نظر کے سامنے رکھو، یاد رکھو دین اور دنیا کی سبھی منزلیں آسان ہو جائیں گی۔ وقت تقریبا کچھ زیادہ ہی ہو چکا ہے اور آج بعد نماز ظہر میں صرف قرآن کے موضوع پر بولوں گا۔ صرف قرآن کے موضوع پر رات بھر آپ بھی اللہ اللہ کرتے رہے اللہ کے فضل وکرم سے، اور آپ کی دعا اور برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ مجھ پر بھی اپنا فضل وکرم فرمائے گا، رات گزری اور دن کے اب ساڑھے چھ بجے چاہتے ہیں، اور پھر ظہر کے بعد ان شاءاللہ قرآن کے موضوع پر عرض کرونگا، اس لئے ظہر کے وقت میں امید کرتا ہوں کہ آپ آئیں گے اور صرف قرآن کے موضوع پر بولوں گا ان شاءاللہ۔ میں اتنا کہتا ہوا لیلة القدر کے مالک اور خالق اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہوں کہ اے الہ العلمین لیلة القدر کی برکتوں کو تمام مسلمانان ماریشس پر عام فرما دے، الٰہا تجھے تیرے محبوب کی کالی کالی زلفوں کا واسطہ۔ اے خداوند عالم لیلة القدر کی رحمت کی بارش کو عام فرما، خداوند عالم تجھے تیرے محبوب کے رخ روشن کا واسطہ۔ تجھے جمال ہاشمی کا واسطہ۔ کمال حبیب کا واسطہ۔ نبیوں کے نبی کا واسطہ۔ رسولوں کے رسول کا واسطہ، الٰہا۔

بد سہی چور سہی مجرم و ناکارہ سہی
ہوں میں کیسا ہی سہی، ہوں تو کریما تیرا

☆

اے اللہ مفت پالا تھا کبھی کام کی عادت نہ پڑی
اب عمل پوچھتے ہیں ہائے نکما تیرا

☆

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

اے کالی کالی زلفوں والے ترے دامن کو تھام کر تیرے گنبد کی پیاری پیاری جالیوں کو تھام کر، تیری بارگاہ میں چل کر باب السلام سے گزر کر، یا الہ العالمین ترے محبوب کے روضے کی جالیوں کے پاس چل کر حضور کے روضے کی جالیوں پر آکر کرتے ہیں۔

بد سہی چور سہی مجرم و ناکارہ سہی
ہوں میں کیسا ہی سہی ہوں تو کریما تیرا

اے خداوند عالم ہم گنہگار ہیں ہم سیاہ کار ہیں ہم بدکار ہیں۔ہمیں اپنے عمل پر بھروسا نہیں، نماز اور روزے پر بھروسا نہیں، تقویٰ پر تکیہ نہیں اے خداوند عالم اگر ہمیں بھروسا ہے تو کالی کالی زلفوں والے کے دامن رحمت پر، بھروسا ہے تو محبوب کے رخ روشن پر، الھا تجھے تیرے محبوب کی دعاؤں کا واسطہ، ہماری دعاؤں کو قبول فرما، تجھے تیرے محبوب کی نمازوں کا واسطہ ہماری نمازوں کو قبول فرما، کالی کالی زلفوں والے کے قیام کا واسطہ ہمارے قیام کو قبول فرما، کالی کالی زلفوں والے کے قعود کا واسطہ ہمارے قعود کو قبول فرما۔کالی کالی زلفوں والے کے سجود کا واسطہ ہمارے سجود کو قبول فرمالے۔ یا الہ العالمین۔ تجھے حضرت حسین کے سجدوں کا واسطہ حضرت علی اکبر کی قربانی کا واسطہ، حضرت علی اکبر کی جوانی کا واسطہ، حضرت قاسم کی جوانی کا واسطہ، حضرت عباس کے بڑھاپے کا واسطہ، اہل بیت اطہار کا واسطہ، اے الہ العالمین ترے محبوب کی بیٹی حضرت فاطمہ زہراء کا واسطہ، اے الہ العالمین لیلۃ القدر کی دولت سے مالا مال فرما، یا الہ العالمین ہمارا نام جہنم سے آزاد ہونے والوں میں لکھ لے، اے خداوند عالم ہمارا نام مقبولین میں لکھ لے، ہمارا نام مرحومین میں لکھ لے۔اے الہ العلمین ہمارا نام اپنے نیک بندوں کی غلامی میں لکھ لے، خداوند عالم ہم تیرے سیاہ کار بندے ہیں ہمارے گناہوں کو نہ دیکھ، رحمت والے آقا کی محبت کو دیکھ۔ اے خداوند عالم ہمارے گناہوں کی تاریکی کو نہ دیکھ اپنے محبوب کی کالی کالی زلفوں کو دیکھ، تجھے تیرے محبوب کی زلفوں کا واسطہ، ہمارے گناہوں کی تاریکی کو دھو دے، اے خداوند عالم اپنے نیکوں کے صدقے ہمیں نیک کردے اپنے اچھوں کے صدقے ہمیں اچھا کردے، اے خداوند عالم ہم سے شریعت کے مطابق کام لے، یا الہ العالمین جب تک دنیا میں رہیں تیرے محبوب کا نام لیتے رہیں، یا الہ العالمین جب تک دنیا میں رہیں تیرے محبوب کا نام لیتے رہیں، خداوند عالم جب ملک الموت ہمارے سامنے ہوں اور روح نکل رہی ہو جان نکل رہی ہو تو ہماری تمنا یہ ہے کہ تیرے محبوب کی یاد ہمارے دل میں ہو تیرے محبوب کا نام زبان پر ہو، یا الہ العالمین کالی کالی زلفوں والے کا نام لیتے ہوئے، مدینے والے چاند کا کلمہ پڑھتے ہوئے، اس دنیا سے جائیں۔اے خداوند عالم ہمارا خاتمہ ایمان پر ہو، اے خداوند عالم قبر کے عذاب سے بچانا۔قبر کی تنگی سے بچانا جاں کنی کی پریشانی سے

بچانا، خداوند عالم قبر کی پریشانیوں سے بچانا۔ اہل سنت والجماعت کا بول بالا ہو، اہلسنت والجماعت کو کامیاب کامران کر دے۔ اے دلوں کو جوڑنے والے خدا ہمارے دلوں میں اپنے محبوب کی محبت کو ڈال دے، ہمارے دلوں میں اپنی محبت کو ڈال دے۔ ہمارے دلوں میں ایسا شوق پیدا کر، اپنے رسول کی اطاعت کا جذبہ پیدا کر۔

کچھ رہے یا نہ رہے پر یہ دعا ہے کہ امیر
موت کے وقت سلامت مرا ایمان رہے

ربنـا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب۔

الٰـه الـعـالمين ہماری ٹوٹی پھوٹی زبان ہے ہمارے دل میں جو کچھ تھا اس کو عرض نہیں کر سکے، خداوند عالم، دلوں کے راز جاننے والے خدا ہمارے دلوں کی مراد کو پورا کر دے، جو ہماری مائیں اور بہنیں ہیں ان کی مراد کو پورا کر، جو ہماری بچیاں ہیں ان کی تمناؤں کو پوری فرما، جو ہمارے نوجوان ہیں انہیں نیک کر دے، جو ہمارے بزرگ ہیں انہیں سعید کر دے، خداوند عالم ہمیں اس رات کی برکت سے سچا اور پکا سنی مسلمان کر دے۔''ربـنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخٰسرين''۔

" قال الله تبارك وتعالیٰ فی شان حبيبه الكريم"۔

"ان الله و ملآئكته يصلون على النبى يآايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما"۔

" اللهم صل على محمد و على اٰل محمد واصحاب محمد وبارك و سلم"۔

" الآ ان اولياء الله لاخوف عليهم ولاهم يحزنون"۔

" سبحـان ربك رب العزة عمـا يصفـون وسلام على المرسلين و الحمد لله رب العالمين"۔

برحمتك يا ارحم الراحمين۔

نعت شریف

ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی، مہتمم و شیخ الحدیث دار العلوم احسن البرکات، حیدرآباد پاکستان

حبیب کل جہاں تم ہو دلیل کُن فکاں تم ہو
خلیلِ بزم وحدت ہو خدا کے راز داں تم ہو
تم ہی تو جانِ رحمت ہو تم ہی شانِ نبوت ہو
امام المرسلیں تم ہو ہر اک عالم کی جان تم ہو
مکینِ گنبد خضراء تمہارا وصف ہے ورنہ
حقیقت میں اگر دیکھیں مکینِ کل جہاں تم ہو
قرآں کے تیس پارے بھی فقط تم ہی پہ اترے ہیں
تمہاری ذات جامع ہے ہر اک شئی کا بیاں تم ہو
ہوئی ہے چاک تم سے ہی ردائے ظلمت عالم
منور ہے جہاں تم سے کہ خورشید جہاں تم ہو
ابو بکر و عمر بھی تھے وہاں عثمان و حیدر بھی
نہ پائے جس حقیقت کو، وہ ہی سرِ نہاں تم ہو
وہ کوئی اور ہونگے جو نہیں ملتے نشاں سے بھی
میں کیوں ڈھونڈوں تمہیں آقا یہاں تم ہو وہاں تم ہو
ہر اک محتاج و بیکس بس تمہارے پاس آتا ہے
ہر ایک نعمت میسر ہے جہاں تم ہو جہاں تم ہو
جہاں میں لاج رکھی ہے تم ہی نے اپنے حافؔظ کی
سرِ محشر نکھے کی اماں تم ہو اماں تم ہو

تین نورانی راتیں اور خوش فہمی

خوش فہمی میں نہ رہیں، خوش دلی سے فرائض اور واجبات ادا کریں

از:-مولانا حافظ محمد ہاشم قادری نوری، جمشید پور

مولائے رحیم نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ارشاد باری تعالیٰ ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الإِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۔

(القرآن، سورہ الذاریات ۵۱، آیت ۵۸-۵۶)

ترجمہ: اور میں نے جن اور آدمی اس لئے بنائے کہ میری بندگی کریں، میں ان سے کچھ رزق نہیں مانگتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا دیں، بے شک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا قوت والا قدرت والا ہے۔(کنزالایمان)

انسانوں اور جنوں کو عبادت کے لیے ہی پیدا کیا گیا اللہ رب العزت کا فرمان ہے کہ میں نے انسانوں اور جنوں کو اپنی کسی ضرورت کے لیے نہیں پیدا کیا، بلکہ صرف اس لیے کہ میں ان کے فائدے کے لیے اپنی عبادت کا حکم دوں وہ خوشی خوشی میرے معبود برحق ہونے کا اقرار کریں۔حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے رسول ﷺ نے فرمایا اللہ نے اپنے بندوں کو بندگی (عبادت) کے لیے پیدا کیا ہے اب اس کی عبادت یکسوئی کے ساتھ جو بجالائے گا، کسی کو اس کا شریک نہ کرے گا اسے پوری جزا عنایت فرمائے گا۔اور جو اس کی نافرمانی یعنی عبادت میں کوتاہی کرے گا وبدترین سزائیں بھگتے گا۔(ابوداؤد، ترمذی)

مسند احمد میں حدیث قدسی ہے کہ اے ابن آدم! میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا، میں تیرا سینہ تونگری اور بے نیازی سے پر کر دوں گا اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے سینے کو اشغال (کام) سے بھر دوں گا اور تیری فقیری (تنگدستی) کو ہرگز بند نہ کروں گا۔

(مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

آقا ﷺ نے فرمایا: رحمٰن کی عبادت کرو، اور سلام کو عام کرو۔راوی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں معقول بن سیار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: فتنوں (کے) ایام میں عبادت کرنا ایسا ہی ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا۔

(ابن ماجہ، حدیث ۳۶۹۴، ترمذی، ۱۸۵۵، ۳۹۸۵)

یہ فتنوں کا دور ہے ایسے میں ہر مومن کو عبادت الٰہی پر خاص توجہ دینا چاہئے۔

تین نورانی راتیں اور ان میں عبادت: عبادت کے لیے کچھ خاص اوقات بھی ہیں جن میں عبادت کرنے کا ثواب بڑھ جاتا ہے جیسے رمضان المبارک جس کی فضیلت قرآن کریم واحادیث پاک میں آئی ہیں۔نفل کا ثواب فرض کے برابر ایک نیکی کا ثواب ستر

گنا یا اس سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔اللہ نے ہی تمام دن ورات اور مہینہ بنائے ہیں ان میں کچھ دنوں ،مہینوں کو بعض پر فضیلت بخشی ''حرمت''(عزت،بڑائی،عظمت)والے چار مہینے ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں اس طرح سے موجود ہے۔

ترجمہ: بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہے اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان اور زمین بنائے ان میں چار چار حرمت والے ہیں یہ سیدھا دین ہے۔

(القرآن،سورہ توبہ ۹،آیت ۳۵،کنزالایمان)

(۱)ذوالقعدہ(۲)ذوالحجہ(۳)محرم(۴)رجب۔

اسی طرح دنوں میں ''جمعہ'' اور ایام نحر کے دن۔رات میں رات کا آخری حصہ وغیرہ وغیرہ ''نماز'' ام العبادت ہے ہر حال میں فرض ہے کسی حال میں معاف نہیں (جب تک شرعی اجازت نہ ہو)۔آج کل مسلمانوں کا عبادت کے معاملے میں انتہائی برا حال ہے مسجدوں میں نمازیوں کی تعداد دیکھئے تو نماز جیسی عبادت سے مسلمانوں کی بے توجہی معلوم ہوتی ہے۔ماہ رمضان المبارک میں دیکھیں تو دل باغ باغ ہو جاتا ہے،یہ خاص رحمت الٰہی ہی ہے کہ مسجدیں نمازیوں سے بھری رہتی ہیں۔اسی طرح کچھ مخصوص نورانی راتوں میں جیسے شب معراج،شب برأت، لیلۃ القدر میں بھی مسجدوں میں کثیر تعداد میں نمازی آتے ہیں یہ اللہ کا کرم ہے۔ان نورانی راتوں میں عبادت کا ثواب اور راتوں سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ یہ اللہ کی رحمت ہے اپنے بندوں کو جس طرح چاہے نوازے۔ان کی فضیلتوں سے انکار نہیں۔پر یہ بات قابل غور ہے کہ کیا ان راتوں کی عبادت و نفل نمازیں زندگی کے باقی اور دنوں میں قضا فرض نمازوں کا نعم البدل ہو جائیں گی۔آج کل نیا رواج پڑ گیا ہے ان مخصوص دنوں و راتوں کے لیے لوگ (HANDBILL) شائع کراتے ہیں۔ عجیب عجیب طریقے سے نفل نماز پڑھنے کی ترکیب اور فضائل لکھے رہتے ہیں۔جیسے آج کی رات چار رکعت نماز نفل ایک سلام کے ساتھ پڑھیں پہلی رکعت الحمد کے بعد قل یا ایھا الکفرون ، دوسری رکعت میں قل ھو اللہ احد ،تیسری رکعت میں قل اعوذ برب الفلق ،چوتھی رکعت میں قل اعوز برب الناس ،پڑھیں۔ پچاس سال عبادت کرنے کا ثواب ملے گا۔پچاس سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے وغیرہ وغیرہ۔اس طرح کے اشتہاری پرچوں میں حدیث کا حوالہ کہیں نہیں ہوتا۔عبادت میں ثواب تو بحر حال ہوتا ہے اس طرح کے اشتہار جو بھی شائع کراتے ہیں ضرور کسی عالم دین کی مدد لیتے ہوں گے اور ثواب کی نیت سے بانٹتے ہیں ذمہ دار لوگ غور کریں اس طرح عوام الناس میں عبادت کی اہمیت گھٹ رہی ہے اور وہ یہ سوچتے ہیں ''کم خرچ بالانشین'' چلو ایک رات عبادت کر لیے پچاس سال کی عبادت کا ثواب مل گیا اور پچاس سال کے گناہ معاف ہو گئے۔فرض نماز سے غفلت ایسے ہی افسوس ناک ہے اور اس پر اس طرح غیر ذمہ دار اشتہارات و بیان بہت تشویشناک ہیں۔اس لئے اس طرح کے اشتہارات کے ذریعہ اگرچہ مخصوص ایام شب میں عبادت کی ترغیب دینا بلا شبہ ایک اچھا عمل ہے کہ کسی طرح سے انسان اللہ کا نام لے، اس کے حضور سجدہ ریز ہو اور اس کی یاد میں مصروف رہے مگر اس کے ساتھ حکمت وموعظت اور اچھے انداز میں یہ بھی سمجھا دے کہ اولاً فرائض وواجبات کا درجہ ہے اس کے بعد نوافل و مستحبات کا۔یہ نہ ہو کہ اگر کوئی ان مخصوص دنوں اور راتوں میں نفلی نماز

ادا کرنے میں مصروف ہے تو اسے یکلخت روک دیا جائے اور کہہ دیا جائے کہ تیری یہ نمازیں قبول نہیں کیونکہ ایسا اگر کردیا تو پھر جو وہ پڑھ رہا ہے وہ بھی نہ پڑھے گا یا تو گھر بیٹھا رہے گا یا پھر بازاروں میں گھومتا اور ہلڑ بازی کرے گا۔ اس سے بہتر تو یہی ہے کہ وہ کچھ نہیں تو کم سے کم اللہ کا نام تو لے رہا ہے۔ اگرچہ اس کے ذمہ فرائض و واجباوت باقی ہیں مگر وہ زیادہ ثواب اور گناہوں کی معافی کے لالچ میں نوافل ادا کررہا ہے۔ ممکن ہے اور اللہ کی ذات سے امید ہے کہ اس مبارک رات کے اور اس مبارک عمل کے صدقے اللہ رب العزت اسے فرائض و واجبات کی ادائے گی کی بھی توفیق عطا فرمادے۔

آج مسلم معاشرے میں ان گنت برائیاں جڑ پکڑ چکی ہیں ایک دو ہوں تو گنایا جائے دو چار ہوں تو رونا رویا جائے علماء حضرات توجہ فرمائیں عوام میں پھیلی برائیوں کی نشاندہی فرمائیں ورنہ ایسا نہ ہو کہ ان سب کے ساتھ ہم سب کی پکڑ بھی ہو جائے۔ استغفر اللہ، اللہ رحم فرمائے۔ نماز فرض ہے ام العبادات ہے کسی حال میں معاف نہیں ہم ڈھٹائی کے ساتھ نماز سے غفلت برتیں اور فرائض و واجبات کی طرف توجہ نہ دیں اور مخصوص دنوں کی عبادت پر توجہ مرکوز (FOCUS) کردیں یہ نادانی ہے خوش فہمی میں مبتلا نہ ہوں نماز ہمیشہ فرض ہے جو نمازیں قضا ہوئی ہیں ان کا حساب لگا کر ادا کرنے کی کوشش کریں تا کہ اللہ رب العزت کے عتاب سے بچ پائیں ورنہ خوش فہمی میں پڑ کر اپنا خسارہ کریں گے قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: تم فرماؤ کیا ہم تمھیں بتادیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں، ان کے جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں گم ہوگئی اور وہ اس خیال میں ہیں کہ اچھا کام کررہے ہیں۔

(القرآن، سورالکھف ۱۸، آیت ۱۰۴-۱۰۳، کنزالایمان)

جو بھی اللہ کی عبادت اس طریقے سے بجالائے جو طریقہ اللہ کو پسند نہیں وہ تو اپنے اعمال سے خوش ہورہا ہے اور سمجھ رہا ہے کہ میں نے آخرت کا توشہ بہت کچھ جمع کرلیا ہے میرے نیک اعمال اللہ کو پسند ہیں اور مجھے ان پر اجر و ثواب ملے گا لیکن اس کا یہ گمان غلط ہے فرض نماز کسی حال میں معاف نہیں حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں ایک حدیث حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت سے نقل فرماتے ہیں کہ: جو شخص فرائض، واجبات کو چھوڑ کر سنن و نوافل میں لگا تا ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے ایک حمل والی عورت جو عنقریب بچے کو جننے والی ہے کہ اس کا حمل خراب ہو گیا اور بچہ مر گیا اگر بچہ زندہ رہتا تو اس کا پھل (بچہ) اسے ملتا اس عورت کو کچھ بھی حاصل نہ ہوا حمل کے دوران عورت کو جو تکلیفیں ہوتی ہیں وہ سب اس نے جھیلیں اور اسے حاصل کچھ نہ ہوا یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے سنن و نوافل میں وقت لگایا اور واجبات و فرائض سے غفلت برتی تو اسکو کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ خود حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کی کسی بادشاہ نے اپنی خدمت کے لیے ایک شخص کو بلایا وہ شخص بادشاہ کی خدمت میں جانے اور اس کی خدمت کرنے کے بجائے بادشاہ کے نوکر کی خدمت کرتا رہا تو یہ خدمت بادشاہ کی نہ ہوئی اور بادشاہ کے حکم کی خلاف ورزی ہوئی اور اس کی خدمت نہ اس کو فائدہ پہنچا سکی نہ ہی بادشاہ کو، محنت کی بھی پھر بھی محنت برباد ہوگئی۔ ذمہ دار علماء کو چاہیے کہ عوام کی صحیح رہنمائی کریں جو لوگ عوام کو سراب (دھوکا، فریب) میں مبتلا کررہے ہیں وہ ذمہ داری سے بچ

نہیں پائیں گے۔

تین نورانی راتوں کی فضیلت اور ان کی حقیقت: ان مخصوص راتوں کی فضیلت سے انکار نہیں جہاں ان کی فضیلت بیان کی جائیں وہیں فرائض اور واجبات کی اہمیت کو ضرور بتائیں خاص کر پانچ وقت کی نمازوں کی فضیلت اور نہ پڑھنے پر شدید عذاب کی جو وعیدیں قرآن کریم واحادیث طیبہ میں موجود ہیں ان کو ضرور بتائیں اللہ رب العزت کے عذاب سے بھی ڈرائیں۔ جولوگ نماز سے غفلت برتتے ہیں قرآن کریم میں ان کے لیے سخت عذاب کی وعید آئی ہے: فَوَ یْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَا تِھِمْ سَا ھُوْنَ۔

(القرآن، سورۃ الماعون ۱۰۷، آیت ۵۔۴)

ترجمہ: ان نمازیوں کی خرابی ہے، (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے، جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔ (کنز الایمان)

خوش فہمی سے بچیں فرائض، واجبات، سنت کی ادائے گی پر توجہ مرکوز (FOCUS) کریں اور ساتھ میں سنن ونوافل کا بھی اہتمام کریں تا کہ اللہ کی بارگاہ میں کامیاب ہوں، نیک اعمال کے لیے ایمان شرط ہے وہیں ایمان لاکر بندہ اعمال سے بے نیاز نہیں ہوسکتا۔ فرائض ہر حال میں ادا کرے ترک نماز میں ہم ڈھیٹ ہو چکے ہیں یہ تشویش ناک بات ہے ایمان کے ساتھ عمل کی سخت ضرورت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰ مَنُوْاوَعَمِلُوْاالصّٰلِحٰتِ مِنْھُمْ مَغْفِرَۃًوَّاَجْرًا عَظِیْمًا (القرآن سورہ فتح: ۴۸، آیت: ۲۹)

ترجمہ: اللہ نے وعدہ کیا ہے ان سے جو ان میں ایمان والے ہیں اور اچھے کاموں والے ہیں بخشش و بڑے ثواب کا۔

(کنز الایمان)

قرآن کریم میں بہت سی آیات کریمہ اس کا اعلان کررہی ہیں کہ ایمان کے ساتھ عمل ضروری ہے سورہ کہف ۱۸، آیت ۱۰۶، سورۂ حشر ۵۹، آیت ۱۹، ۱۸، ۱۷، سورہ عنکبوت ۲۹، آیت ۷ وغیرہ وغیرہ۔

علم دین سے ناواقف اور مادہ پرست وآرام پسند ماحول میں پلے بڑھے کچھ مسلمان جو تعیش میں زندگی گزارر ہے ہیں ان کے دل سے ایمان آہستہ آہستہ ختم ہوتا جارہا ہے عبادات کو بوجھ سمجھتے ہیں اور اس میں کچھ بے عمل مولوی حضرات ایسے لوگوں کو سراب (خوش فہمی) میں مبتلا کررہے ہیں یہ بات ذہن نشین رہے نماز ام العبادات ہے جس کا مقصد صرف اور صرف اللہ کی بندگی اور اس کی رضا حاصل کرنا ہے اللہ کے رسول کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق ہی عبادت کرنا ہے غور فرمائیں ہزاروں نفل نمازیں ادا کرنا اور چند مخصوص نورانی راتوں میں عبادت کرنا کیا ایک فرض نماز چھوڑنے کا کفارہ بن سکتی؟ کیا بیواؤں کی دیکھ بھال پر خرچ کرنے والی رقم جس پر حج فرض ہے اور وہ حج نہ ادا کرے کیا یہ نیک عمل حج نہ کرنے کا کفارہ بن جائے گا؟ کیا ہزاروں مریضوں کے علاج میں خرچ کرنے والی رقم زکاۃ نہ ادا کرنے والے شخص کے زکاۃ نہ دینے کا کفارہ بن جائے گی؟ ہرگز ہرگز نہیں حالانکہ یہ سب کام بڑے اجر وثواب کے ہیں اور اسلام میں ان کی بڑی اہمیت ہے۔ اسی طرح اور نیکیاں کرنے و چند راتوں کی عبادت فرض نماز ترک کرنے کا کفارہ نہیں بن سکتی ہے۔ ان عبادتوں کی فضیلت و اہمیت سے انکار نہیں۔ لیکن فرض نماز کے ترک کرنے والے کا عذاب بھی جان لیں۔

ترجمہ: ان کے بعد کچھ ناخلف پیدا ہوئے جنھوں نے نمازیں ضائع کردیں اور نفسانی خواہشوں کا اتباع کیا، عنقریب انھیں سخت

عذاب طویل وشدید سے ملنا ہوگا عنقریب وہ دوزخ میں غئی کا جنگل پائیں گے (القرآن، سورہ مریم ۱۹، آیت ۵۹)

غئی جہنم میں ایک وادی ہے، جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کنواں (WELL) ہے، جس کا نام ''ہبہب'' ہے جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے، اللہ عزوجل اس کوئیں کو کھول دیتا ہے، جس سے وہ بدستور بھڑ کنے لگتی ہے، قرآن میں ہے كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا۔

ترجمہ: جب بجھنے پر آئے گی ہم اسے اور بھڑ کا دیں گے۔ (القرآن، سورہ بنی اسرائیل ۱۷، آیت ۹۷، کنز الایمان)

یہ کنواں بے نمازیوں، اور زانیوں، اور شرابیوں، اور سود خوروں، اور ماں باپ کو تکلیف دینے والوں کے لیے ہے۔ نماز کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ نے سب احکام اپنے نبی ﷺ کو زمین پر بھیجے، جب نماز فرض کرنی ہوئی حضور ﷺ کو اپنے پاس عرش اعظم پر بلا کر اسے فرض کیا اور شب اسریٰ (یعنی معراج کی رات) میں یہ تحفہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ اسلام میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک محبوب کیا چیز ہے؟ فرمایا ''وقت میں نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑی اس کا دین نہیں''۔ نماز دین کا ستون (PILLAR) ہے۔

(مسند، حدیث ۲۶۱۲، ج، ۶، ص ۱۳۳ حدیث ۴۹۰)

مسلمانوں کو چاہیئے اللہ کا بندہ بن کر رہیں یعنی اطاعت وبندگی کرتے رہیں اور اطاعت پر گامزن رہیں۔ فرائض واجبات خاص کر نماز جو کسی حال میں معاف نہیں وقت پر ادا کرتے رہیں اور سنتوں ونوافل کا بھی اہتمام کریں خواہ نورانی راتیں ہوں یا کبھی بھی خوش فہمی میں نہ رہیں۔ فرائض کی ادائے گی میں کوتاہی نہ کریں۔ اہل علم کی ذمہ داری ہے وہ لوگوں کو سمجھاتے رہیں اللہ کا حکم ہے۔ وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

(القرآن، سورہ الذاریات ۵۱، آیت ۵۵،)

ترجمہ: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

(کنز الایمان)

اللہ رب العزت سے دعا ہے ہم سب کو دین کے احکام جاننے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

ماہنامہ اعلیٰ حضرت کے صدسالہ عرس رضوی نمبر کے لیے

قلمکار حضرات سے اپیل

آنے والا عرس رضوی صدسالہ عرس ہوگا۔ اس صدسالہ عرس رضوی کے موقع پر ماہنامہ اعلیٰ حضرت کی طرف سے ایک خصوصی شمارہ بنام **''صدسالہ عرس رضوی نمبر''** منظر عام پر لانے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ ملک و بیرون ملک کے مضمون نگار حضرات سے گزارش ہے کہ اس سلسلہ میں اپنی قیمتی نگارشات ادارے کو ارسال فرمائیں۔

E-mail: mahanamaalahazrat@gmail.com

saleembly@gmail.com

افق سیاست پر امید کی ایک کرن

از:-مولانا طارق انور رضوی (کیرلا)

آر ایس ایس مکمل منصوبہ بند طریقے پر ملک ہند سے اسلام کا نام ونشان مٹانے پر تلا ہوا ہے۔آر ایس ایس اور بی جے پی لیڈروں کے بیانات آتے رہتے ہیں کہ ملک سے اسلام وعیسائیت کا نام ونشان مٹا دیا جائے گا۔مسلمانوں نے اب تک صرف مسجد اور مدرسہ بنانا سیکھا ہے۔آگے بڑھے تو جلسہ کر لیے۔اس سے آگے کچھ بھی نہیں۔مذہبی علما و دیگر تعلیم یافتگان کو بیدار ہوکر عملی اقدام کرنا چاہئے۔قومی ذمہ داری ،قوم کے تمام اہل اور لائق افراد پر عائد ہوتی ہے۔علمائے کرام چونکہ مذہبی قائد ہیں ،اس لیے ان کے اقدام کا زیادہ مؤثر ہونے کی امید ہے۔

اگر کوئی ایسے خطرناک دشمن کے سائے تلے رہتا ہو، جو اکثریت میں بھی ہو،اور بار بار جابجا تمہیں ہلاک وبرباد،تمہارے بچوں کا اغوا،تمہاری عورتوں کی عصمت دری،تمہاری اقتصادی تباہی، اورتمہاری عزت وحرمت کومسلسل پامال کرتا رہا ہو،کیا ایسے خونخوار دشمن کی موجودگی میں بھی کوئی آدمی چین کی نیند سوسکتا ہے۔ہاں،وہ ہندوستانی مسلمان ہیں ،جنھیں قومی مستقبل کی کوئی فکر نہیں۔گزشتہ مظالم سے عبرت حاصل کرنے کی قوت بھی مفقود ہوچکی ہے۔قتل وغارت گری اور ہلاکت وتباہی دیکھ کر بھی مسلمانوں کا خاموش رہنا عجیب وغریب معلوم ہوتا ہے۔سارے مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں، اوراس جسم کی انگلیاں کٹتی جارہی ہیں،ایک ایک عضو کاٹا جارہا ہے، لیکن کسی کو ہوش نہیں۔

ملکی سطح پر تمام اقوام ہند کو برہمن واد سے خطرہ ہے۔برہمن واد اور قوم یہود کی سازشوں کا مقابلہ بہت مشکل ہے۔انفرادی طور پر یہ ایک خواب کے مثل ہے،اجتماعی قوت بھی اس کے بالمقابل کامیاب ہو جاتی ہے تو بہت بڑی بات ہے۔یہودیوں نے ساری دنیا کو اپنی مٹھی میں بند کرلیا ہے،اور ہندوستان پر برہمنی نظام قابض ہوتا جارہا ہے۔اسرائیل کے قیام سے آج تک آر ایس ایس نے فلسطین کی بجائے اسرائیل کے غاصبانہ قبضہ کی حمایت کی ہے۔مرکز میں بی جے پی حکومت کے برسراقتدار ہونے کے بعد اسرائیل وہند تعلقات اوردونوں جانب سے وزرائے اعاظم کی آمدورفت پوشیدہ حقائق کی جانب اشارہ کوکافی ہیں۔یہودی اور برہمن اپنے علاوہ دیگر انسانوں کو بہت ہی حقیر سمجھتے ہیں۔

دلتوں نے کئی دہائیوں سے بام سیف (BAMCEF) نامی تحریک چلا رکھی ہے۔ذمہ داران تحریک کی مسلسل محنتوں کو دیکھ کر یہی محسوس ہوتا ہے کہ آج یا کل وہ ضرور کامیاب ہوجائیں گے۔ چونکہ شودروں پر برہمنی مظالم اور ذات پات کے نظام کے سبب وہ بددل ہو چکے ہیں ،اس لیے وہ ہندومت کی جانب زیادہ مائل نہیں، بلکہ وہ لوگ خود کو ہندو بھی نہیں مانتے۔ابھی بام سیف کے اسٹیج سے مسلمانوں کی حمایت کے نعرے بلند ہوتے ہیں۔مسلمانوں کے قومی

تشخص کے تحفظ اور مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے برہمنی مظالم کے سدباب کے لیے بام سیف کی تائید اور ملکی معاملات میں ان کے ساتھ شرکت مناسب معلوم ہوتی ہے۔ شرعی احکام مفتیان کرام سے معلوم کیے جائیں۔

بام سیف میں اقلیتی طبقات کی شمولیت کا راستہ کھلا ہے۔ اس کے ارکان وذمہ داران مسلم، سکھ، عیسائی، بدھشٹ، جینی وغیرہ کے رابطے میں بھی رہتے ہیں۔ تحریک کا اصل مقصد ایس ٹی، ایس سی، اوبی سی (درج فہرست قبائل، درج فہرست ذات، دیگر پسماندہ طبقات) اور اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ ہے۔ بام سیف (BAMCEF) کا فل فارم یہ ہے۔

The All India Backward {SC,ST,OBC} And Minority Communities Employees Fedration

ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی موت کی برسی کے موقع پر، 6: دسمبر ۱۹۷۸ء کو دہلی میں بام سیف کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ ابھی اس تنظیم کی صدارت، وامن میشرام (Waman Meshram) کے پاس ہے۔ وامن میشرام کی تقریروں نے دلتوں میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ چونکہ یہ ایک منظّم تحریک ہے، اس لیے اس میں مسلمانوں کی شمولیت فائدہ بخش ہوگی۔ سیاسی شعور بیدار ہوگا اور عملی جذبہ آمادۂ عمل کر دے گا۔

موجودہ حالات میں مسلمانان ہند کوئی ملکی تحریک قائم نہیں کر سکتے۔ تنظیم وتحریک کی بنیاد پڑتے ہی اس کے بالمقابل دوسری تنظیم کھڑی کر دی جائے گی۔ مسلمانوں کو توڑنے کا ہر حربہ آزمایا جائے گا۔ ابھی جس طرح اصحاب فکر اپنی فکری قوتیں غور وفکر میں صرف فرما رہے ہیں۔ اسی طرح اپنی قوت فکریہ کو عملی کام میں صرف کریں۔ بام سیف (BAMCEF) دلتوں کی تحریک ہے۔ یہ تحریک ملک گیر پیمانے پر کام کر رہی ہے۔ کوشش کی جائے کہ دلتوں اور مسلمانوں کا اتحاد قائم ہو۔ اس طرح ڈھائی فی صد برہمن ہم مسلمانوں کو زیادہ نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔

اس تحریک کا مرکزی دفتر دہلی میں ہے۔ وہاں سے بھی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح اس کی علاقائی شاخوں سے بھی رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ ابھی ملک ہند کی غیر برہمنی چھوٹی بڑی بے شمار تنظیمیں بام سیف سے منسلک ہیں۔ اس طرح ہمیں دیگر تحریکوں کو قریب سے دیکھنے اور اس کے طریق عمل کو سمجھنے کا بھی موقع ملے گا۔ ہر محاذ پر الگ الگ تحریکیں قائم نہ کی جائیں۔ باہمی اختلاف کے سبب تنظیم وتحریک بے اثر، بلکہ محض اختلافات کا مرکز بن جاتی ہیں۔ اولاً بام سیف میں شریک ہو کر عملی تجربات حاصل کیے جائیں، پھر اگر اسی تحریک سے ہمارے مقاصد پورے ہو جاتے ہیں تو کسی دوسری تحریک کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

کسی بھی تحریک میں شریک ہونے سے قبل یہ عزم مصمم کر لیا جائے کہ اپنا دین وایمان بھی محفوظ رکھنا ہے اور اہل ایمان وآثار اسلام کی حفاظت بھی کرنی ہے۔ اگر کسی تنظیم میں اہل اسلام کے تحفظ کے لیے کوئی شریک ہوتا ہے اور اصول اسلام سے لاعلمی یا بے توجہی کے سبب دین سے برگشتہ ہو جاتا ہے تو یہ سراسر گھاٹے کا سودا ہے۔

قوم مسلم کو چاہیے کہ علمائے دین کی اجازت سے پسماندہ طبقات اور اقلیتوں کی غیر سیاسی تحریک بام سیف

(BAMCEF) میں شریک ہوکر اپنے بھاری بھرکم وجود کا خود بھی احساس کریں اور ارباب سیاست کو بھی احساس دلائیں۔ اگر خالص مسلمانوں کی کوئی تحریک وجود میں آتی ہے تو مخالفین کسی طرح بھی دہشت گردی کا الزام عائد کرکے پابندی عائد کرادیں گے۔

بام سیف گرچہ ایک غیر سیاسی تحریک ہے، لیکن اس میں شرکت کے سبب قوم مسلم میں سیاسی شعور بیدار ہوسکتا ہے۔ فسادات کے موقعوں پر پسماندہ طبقات کو ہی مسلمانوں کے خلاف ورغلایا جاتا ہے، اس لیے اس تحریک میں شرکت سے باہمی تعلقات کو بھی فروغ حاصل ہوگا، اور فسادات کو کنٹرول کرنے کا بھی راستہ ہموار ہوسکے گا۔ ملک کو ہندو راشٹر ہونے سے بچایا جائے۔

ساڑھے تین ہزار سال تک (۱۵۰۰ قبل مسیح سے آج تک) بھارت کی اصل باشندہ قوم یعنی شودروں پر مسلسل برہمنی مظالم ڈھائے گئے ہیں۔ ۱۸۵۷ء میں سلطنت مغلیہ کے زوال کے بعد قوم مسلم بھی اسی فہرست میں شامل کرلی گئی ہے۔ رفتہ رفتہ تعلیم عام ہوتی جارہی ہے، اور قوم شودر باشعور ہوتی جارہی ہے۔ وہ برہمنی مظالم سے نجات کی تلاش میں اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ بام سیف کے اغراض ومقاصد درج ذیل ہیں۔

Objective of BAMCEF

"To provide hope and help to the victims of the caste system.

To strengthen the non political roots of the oppressed and exploited through education.

To become a source of inspiration by displaying exemplary moral values.

To creat genuine leadership.

To creact direction centres to guide the oppressed and exploited.

To provide resources and skills the society for the amelioration of oppression."{Wikipedia of BAMCEF}

بام سیف کے مقاصد:

(۱) نسلی نظام کے متأثرین کو امید اور مدد فراہم کرنا۔

(۲) مظلوم اور استحصال شدہ غیر سیاسی جڑوں کو تعلیم کے ذریعہ مضبوط بنانا۔

(۳) مثالی اخلاقی اقدار کی نمائش کو ترغیب و ذہن سازی کا ذریعہ بنانا۔

(۴) حقیقی قیادت پیدا کرنا۔

(۵) مظلوم، دبے کچلے اور استحصال شدہ لوگوں کی رہنمائی کے لیے رہنمائی کے مراکز تعمیر کرنا۔

(۶) ظلم و جبر کی اصلاح کے لیے سماج کو مہارت اور وسائل فراہم کرنا۔

مرقومہ بالا اغراض ومقاصد مسلمانوں کے لیے بھی قابل قبول ہیں اور مستقبل میں فائدہ بخش ثابت ہوں گے۔ بالغ نظر تعلیم یافتگان اس میں شریک ہوکر قومی بھلائی کی راہ ہموار کرسکتے ہیں۔

پسماندہ اقوام کے رہنما اپنی قوموں کو ڈاکٹر امبیڈکر کے نام پر متحد کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔غیر آرین لیڈروں کو سیاسی مشکلات کا بھی سامنا ہے۔لالو پرساد یادو نے بی جے پی کے خلاف آواز اٹھائی تو اسے اپنے پرانے مقدمات کے سبب جیل جانا پڑا۔ان مشکلات کے باوجود یہ لوگ برہمنوں سے ہاتھ ملانے کو راضی نہیں۔ہمیں بھی قومی تشخص کی حفاظت اور مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کی روک تھام کے لیے عملی اقدام کرنا چاہئے۔

ہم مسلمان بھی اسی ملک میں رہتے ہیں اور ہمارے پڑوس میں برہمن جیسی خطرناک قوم آباد ہے۔ملک بھر میں ہماری جان ومال، دین وشریعت، مساجد ومدارس، خانقاہ ومزارات، مسلم خواتین کی عفت وعصمت، معیشت وحرفت، الغرض ہر چہار جانب سے سلسلہ وار حملے ہو رہے ہیں۔اس بارے میں عملی اقدام تو بہت دور کی بات ہے، ہمارے مذہبی رہنما اس سے متعلق بات کرنا بھی پسند نہیں کرتے۔محررین ومقررین کسی انقلابی فکر کی تعمیر کے لیے مستعد نظر نہیں آتے۔پارلیامنٹ میں ایک بیرسٹر اویسی اور سنی دنیا میں ایک رضا اکیڈمی کیا کیا کرے؟؟؟

کبھی طلاق کو بہانہ بنا کر شریعت اسلامیہ پر حملہ، کبھی حج سبسیڈی ختم کر کے ہندوؤں کو خوش کرنے کی کوشش۔بلا محرم عورت کو حج پر جانا شریعت اسلامیہ نے منع فرمایا ہے۔مودی حکومت نے اس کی اجازت بھی اسلامی قانون کو توڑنے کے لیے دی ہے۔مسلمانوں کو سہولت پہنچانا مقصود نہیں ہے۔28: دسمبر ۲۰۱۷ء سے 16: جنوری ۲۰۱۸ء تک یعنی تین ہفتوں کے اندر یہ تین مسلم مخالف فیصلے لیے گئے۔

کس قدر سخت تعجب کی بات ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی رہنما بالکل خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔اگر ان قائدین پر کوئی آفت آجائے تو ساری قوم سراپا احتجاج بن جاتی ہے، لیکن اگر قوم پر کوئی افتاد پڑے تو کوئی قائد زخم پر مرہم رکھنے بھی آگے نہیں بڑھتا۔

آج نہ مجاہد ملت (۱۹۰۴ء-۱۹۸۱ء) سا کوئی سرفروش غازی نظر آتا ہے، نہ مفتی اعظم ہند (۱۸۹۲ء-۱۹۸۱ء) کی طرح کوئی مخلص سربراہ قوم۔نہ ریحان ملت جیسا بیباک مفکر اور دانشمند۔ان روشن چراغوں کی کچھ روشنی علامہ ارشد القادری (۱۹۲۵ء-۲۰۰۲ء) میں نظر آتی تھی، پھر یہ چراغ بھی بجھ گیا اور ہر چہار سمت گھٹا ٹوپ تاریکی چھا گئی۔اب کشتی امت کو ساحل نجات پر لانے کے واسطے ہم کسی ناخدا کے منتظر ہیں۔خدا ہماری مدد فرمائے: آمین

سپریم کورٹ کے چار سینئر ججوں نے 12: جنوری ۲۰۱۸ء کو دہلی میں ایک پریس کانفرنس کے ذریعہ اہل ہند کو یہ اطلاع دی کہ ملک ہند میں جمہوریت خطرے میں ہے۔آج ہم اہل ہند کو اس کی اطلاع دیتے ہیں، تاکہ 20: سال بعد کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ سپریم کورٹ کے ججوں نے اپنا ضمیر بیچ دیا تھا۔ان ججوں کے بقول چیف جسٹس آف انڈیا ''دیپک شرما'' کا طریق کار بھی اطمینان بخش نہیں ہے۔

چیف جسٹس آف انڈیا کے بعد سپریم کورٹ کے دوسرے نمبر کے جج جسٹس چملیشور کی رہائش گاہ تغلق آباد (دہلی) میں پریس کانفرنس ہوئی۔جسٹس چملیشور کے ساتھ سپریم کورٹ کے تین جج جسٹس رنجن گوگوئی، جسٹس کورین جوزف اور جسٹس مدن بی لوکر اس میں شامل تھے۔آزاد بھارت کی ستر سالہ تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا

کہ سپریم کورٹ کے ججوں نے قوم کو جمہوریت کی تباہی کی خبر دی ہے۔اس دن کو ملک ہند کی تاریخ میں ''یوم سیاہ'' قرار دیا گیا ہے۔ ان سینئر ججوں نے محض کچھ اشارات دیئے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ معاملہ بہت دور جا چکا ہے۔منوسمرتی کو دستور ہند بنانے کی کوشش جاری ہے۔منوسمرتی کو براہ راست ملک کا دستور نہیں بنایا جائے گا، بلکہ دستور ہند میں ترامیم کر کے اس کو منوسمرتی کے مطابق کرنے کی کوشش ہوگی،تاکہ عام ہندوستانیوں کو اس کا پتہ بھی نہ چل سکے۔

محض غور وفکر سے اب معاملہ حل ہونے والا نہیں۔بہت سی تنظیمیں حالات کی پیداوار ہوتی ہیں، پھر وہ ناتجربہ کاری کے سبب پردۂ عدم میں منہ چھپا لیتی ہیں۔ایسی تحریکوں کی جانب بھی للچائی نظروں سے دیکھنا بے فائدہ ہے۔خالص مسلمانوں کی تحریک قائم ہوتی ہے تو مخالفین کی جانب سے خطرہ موجود ہے کہ وہ کسی طرح اس تحریک کو بے اثر کرنے کی کوشش کریں گے۔کچھ الزام لگا کر حکومتی پابندی بھی عائد کی جا سکتی ہے۔ایک بڑا مسئلہ بدمذہبیت کا سامنے آجاتا ہے۔حالیہ دنوں میں سیاسی سطح پر سنی دیوبندی اتحاد کی بات منظر عام پر آتے ہی وحدت مسالک کی بات ہونے لگی۔فرقہ بجنوریہ کی جانب سے اشخاص اربعہ کی تکفیر پر اعتراضات کھڑے کر کے مسلمانان اہل سنت کو غیر معتدل اور دربار رسالت کے بے ادبوں کو خالص مخلص مسلمان ثابت کرنے کی کوشش ہونے لگی۔اصحاب فکر ونظر دوطرفہ کرب واضطراب میں مبتلا ہوگئے۔

ان تمام مشکلات کا حل یہی ہے کہ جو تنظیم طویل مدت سے کام کر رہی ہے،اور اس کے پاس تجربات بھی ہیں اور قوم مسلم کو وہاں قبول بھی کیا جاتا ہے تو بہتر یہی ہے کہ اسی تحریک میں شرکت کی جائے۔وہاں مذہب ومسلک پر بھی کوئی حرف نہیں آتا کہ وہ ہمیں مسلمان سمجھ کر اپنی تحریک میں شامل کرتے ہیں اور ہم انہیں غیر مسلم سمجھ کر ان کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔یہ ظالموں کے خلاف مظلوموں کا اتحاد ہے،اور ظلم وستم سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا مقصود ہے۔نہ تحریک کا کوئی ممبر ہمارے مذہب سے کچھ تعرض کرے،نہ ہم دوسروں کے مذہب پر انگشت نمائی کریں۔غیر مسلموں کے ساتھ جس قدر ربط وتعلق کی اجازت شریعت اسلامیہ میں ہے،ہم تحریک کے غیر مسلم ممبروں سے اسی قدر راہ ورسم رکھیں۔عہد ماضی کی تحریک خلافت کا حال نہ ہو کہ مذہب وعبادت،سب کچھ غیروں پر نچھاور کر دیا جائے۔

مفتیان کرام اگر تحریک بام سیف میں شرکت کے شرائط تحریر فرما دیں تو پیش قدمی کچھ آسان ہو جائے۔حدود وشرائط کے تعین کے لیے انٹرنیٹ پر مزید تفتیش کر لی جائے۔بام سیف کے ارکان وممبران سے بھی معلومات حاصل کی جائیں۔شرعی اجازت کے بعد بام سیف کے مقامی ممبران سے راہ ورسم پیدا کر کے کام آگے بڑھایا جائے:

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ الکریم وآلہ العظیم۔

اپیل

ائمۂ مساجد،خطبائے اہل سنت اور عوام سے رابطہ رکھنے والے قائدین سے گزارش ہے کہ وہ مسلمانوں کو یہ پیام دیں کہ مسلمان دلتوں سے بگاڑ وفساد پیدا نہ کریں بلکہ شرعی دائرے میں رہ کر انہیں اپنے سے قریب کرنے کی کوشش کریں۔

نام محمد ﷺ کتنا اچھا پیارا لگتا ہے

از۔محمد شمس الدین خاں نوری منظری، پرنسپل جامعہ اسلامیہ فیض القرآن سلیم پور نزد کلیر شریف، اتراکھنڈ

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو ان محامد و محاسن، خصائص و امتیازات اور کمال و معجزات سے نوازا جو کائنات میں کسی دوسرے نبی یا رسول کو عطا نہیں کئے گئے۔قرآن کریم میں حضور نبی اکرم ﷺ کے دو ذاتی نام محمد اور احمد ﷺ بیان ہوئے ہیں جبکہ متعدد صفاتی نام مذکور ہین جیسے مدثر، مزمل، طہٰ، یٰسین اور کہیں بشیر اور مبشر، نذیر، منذر مزید برآں کہیں پر رحمٰن ورحیم، شاہد، شہید وغیرہ۔

جس طرح اللہ تعالیٰ کے ان گنت اسمائے حسنیٰ منقول ہیں لیکن ذاتی نام صرف اللہ ہے اسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ کے صفاتی نام تو بے شمار ہیں لیکن ذاتی نام صرف دو ہیں محمد اور احمد ﷺ۔

جیسا کہ حضور ﷺ کا فرمان عالیشان ہے۔زمین پر میرا نام محمد اور آسمان پر احمد ہے۔

قرآن مقدس میں چار جگہ اسم محمد ﷺ کا ذکر ہے۔

سورۂ آل عمران آیت ۱۴۴، سورۂ الاحزاب آیت ۴۰، سورۂ محمد آیت ۰۲، سورۂ الفتح آیت ۲۹۔

یوں تو اگر حضور اقدس ﷺ کے تمام اسماء کی تشریح کی جائے تو دفاتر در دفاتر درکار ہیں مگر ہم یہاں حضور اقدس کے اسم ذاتی یعنی محمد کی مختصر تشریح کرنا چاہتے ہیں اس سلسلے میں ایک حدیث پاک ہے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں احمد ہوں اور حامی ہوں، اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر کو مٹا دے گا اور، میں حاشر ہوں اللہ تعالیٰ میرے بعد حشر قائم کرے گا۔اور میں عاقب ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(بخاری شریف حدیث نمبر ۳۵۳۲)

اس حدیث کی شرح میں علامہ محمد بن خلیفہ مالکی نے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار اسماء ہیں اور نبی کریم ﷺ کے بھی اتنے ہی اسماء ہیں اور سات سو سے زیادہ اسماء کا انہوں نے بالتفصیل ذکر کیا ہے اور حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں محمد ہوں، احمد ہوں، مقفی ہوں، حاشر ہوں نبی توبہ اور نبی رحمت ہوں۔(مسلم شریف)

حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی اپنی تصنیف: ''الوفا باحوال المصطفیٰ'' میں رقم طراز ہیں حبیب کریم ﷺ کے اسماء مبارکہ کی کثرت صرف پانچ پر محدود و منحصر نہیں ہے، بعض حضرات نے ان کو مختلف صحف اور کتب سماویہ علی الخصوص قرآن وسنت سے تتبع کر کے ایک ہزار تک ان کی تعداد بیان فرمائی ہے اور حق تو یہ ہے ہزار میں بھی حصر مشکل ہے صفات حد و شمار سے وراء ہیں۔لہٰذا اسماء مبارکہ بھی عدد و گنتی سے ماوراء ہیں کیونکہ آپ متصف بصفات الٰہیہ اور متخلق باخلاق اللہ ہیں۔وہاں صفات کی تناہی و تحدید محال و باطل ہے۔(الوفا باحوال المصطفیٰ ص ۱۳۴)

علاوہ ازیں امام قسطلانی نے المواہب اللدنیہ میں

۱۳۳۷/اسماء مبارکہ اور کنیتیں نقل فرمائی ہیں ۔اور امام سیوطی نے الریاض الانیقه فی شرح اسماء خیر الخلیقه میں ۳۴۰/اسماء مبارکہ اور کنیتیں ذکر فرمائی ہیں ۔ابن فارس کا کہنا ہے آپ ﷺ کے اسماء مبارکہ ۱۲۰۰/ ہیں ۔قاضی ابوبکر بن عربی نے ۱۰۰۰/اسماء مصطفیٰ ﷺ درج کئے ہیں ۔اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ۱۴۰۰/اسماء نقل کئے ہیں ۔(اسماء مصطفیٰ ﷺ ص ۱۷)

محمد حمد سے ماخوذ ہے اور مفعل کے وزن پر اسم مفعول کا صیغہ ہے اس کا معنی اللہ تعالیٰ نے آپ کی ایسی حمد کی ہے کہ کسی اور کی نہ کی ۔اور آپ کو وہ محامد عطا کئے ہیں جو اور کسی کو عطا نہیں کئے اور قیامت کے دن آپ کو وہ چیزیں الہام فرمائے گا جو کسی اور کو الہام نہیں فرمائے گا ۔

جس شخص کے خصال محمودہ کامل ہوں اس کو محمد کہا جاتا ہے ۔ایک قول یہ کہ باب تکثیر کے لئے ہے یعنی جس کی بہت زیادہ حمد کی جائے وہ محمد ہے ۔

ابن تیمیہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ آپ سے پہلے کسی کا نام محمد نہیں رکھا گیا ۔جیسے حضرت یحییٰ علیہ السلام سے پہلے کسی کا نام یحییٰ نہیں رکھا گیا تھا ۔(اکمال اکمال المعلم ج ۸ ص ۹۳ تلخیصا)

علامہ ملا علی قاری تحریر فرماتے ہیں محمد تحمید کا اسم مفعول ہے اس کو وصفیت سے اسمیت کی طرف مبالغۃً نقل کیا گیا ہے بکثرت خصال محمودہ کی بنا پر آپ کا نام احمد رکھا گیا ہے یا اس لئے کہ آپ کی بار بار حمد کی جاتی ہے یا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی بہت حمد کرے گا اسی طرح ملائکہ انبیاء واولیاء آپ کی حمد کریں گے یا نیک فال کیلئے آپ کا نام رکھا گیا ہے اس لئے کہ اولین وآخرین آپ کی حمد کریں گے اور قیامت کے دن تمام اولین وآخرین آپ کی حمد کریں گے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے گھر والوں کے دل میں ہی الہام کیا کہ وہ آپ کا نام محمد رکھیں ۔(جمع الوسائل ج ۲ ص ۲۲۹)

قاضی عیاض تحریر فرماتے ہیں کہ پہلے رسول اللہ ﷺ احمد تھے اور اس کے بعد محمد ہوئے کیونکہ پہلی کتابوں میں آپکا نام احمد تھا اور قرآن مجید میں آپ کا نام محمد ہے ۔اور آپ لوگوں میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور اس کے بعد شفاعت کریں گے اور آپ سے سن کر لوگ اللہ کی حمد کریں گے ۔آپ سورۂ الحمد ،لواء الحمد اور مقام محمود کے ساتھ مخصوص ہیں ،کھانے پینے دعا اور سفر سے واپسی کے بعد آپ کیلئے حمد شروع کی گئی ہے ۔آپ کی امت کا نام حمادین رکھا گیا ہے اور آپ کے لئے حمد کے تمام معانی اور اقسام جمع کئے گئے ہیں ۔ (فتح الباری ج ۶ ص ۵۵۵)

دوسری بات یہ ہے کہ حمد حسن وکمال پر کی جاتی ہے اور آپ علی الاطلاق محمد ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ علی الاطلاق حسن و کمال ہیں اگر آپ میں کسی وجہ یا کسی اعتبار سے کوئی نقص وعیب ہوتا تو آپ علی الاطلاق محمد نہ ہوتے کیونکہ نقص وعیب کی مذمت ہوتی ہے، حمد نہیں ہوتی نیز آپ کو مخلوقات میں سے کسی زید وبکر نے محمد نہیں کہا بلکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے محمد کہا ہے اگر آپ ﷺ میں کوئی شخص نقص وعیب مانے تو اللہ تعالیٰ کا محمد کہنا صحیح نا ہوگا ۔نہ اللہ تعالیٰ کا کلام غلط ہو سکتا ہے اور نہ آپ میں کوئی عیب ہوسکتا ہے ۔ ومن اصدق من الله قیلا ۔

یہ بات مشرکین عرب کو معلوم تھی وہ آپ میں عیب نکالتے پھر آپ کو محمد کہتے انہیں خیال آیا کہ محمد کہنے سے تو آپ کی ذات سے

عیب کی نفی ہو جاتی ہے اس لئے وہ آپ کو مذمم کہنے لگے۔ کہ مذمم میں یہ عیب ہے اور مذمم ایسا ہے ویسا ہے جب حضور نے سنا تو ارشاد فرمایا وہ مجھ میں عیب نہیں نکالتے وہ کسی مذمم میں عیب نکالتے ہیں میں مذمم نہیں محمد ہوں۔ (بخاری شریف حدیث نمبر ۳۵۳۳)

نام محمد ﷺ کے برکات:

جیسے حضور ﷺ کے تمام کمالات واوصاف اور معجزات میں تمام انبیاء سے بے مثل و بے مثال ہیں اسی طرح آپ کے نام پاک بھی تمام انبیاء کرام کے اسماء مبارکہ سے افضل واعلیٰ ہیں۔ حضور ﷺ کا نام پاک محمد جب لیا جاتا ہے تو نیچے والا لب اوپر والے لب کو بوسہ دیتا ہے۔ یہ نام مبارکہ اتنا میٹھا و حسین ہے جس کا وظیفہ کرنے سے تمام بگڑتے ہوئے کام سنور جاتے ہیں۔ مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں، پریشانیاں اور مایوسیاں دور ہو جاتی ہیں۔ آنکھوں میں نور، دل میں سرور پیدا ہو جاتا ہے، بے برکتی ختم اور اللہ تعالیٰ کی برکتوں اور رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔

تفسیر میں ہے: سب سے پہلے اہل توحید میں سے اسکو دوزخ سے نکالا جائے گا جس کا نام اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے نام مبارک کے موافق ہوگا جب ایسے اسم والے نہ رہیں گے تو باقیوں سے فرمائے گا اے ایمان والو دوزخ سے نکل آؤ تم مسلمان ہو میں السلام ہوں اور تم اہل ایمان ہو اور میں مومن ہوں ان دونوں اسموں کی برکت سے بہت سے دوزخیوں کو دوزخ سے نکالا جائے گا۔ (تفسیر روح البیان ج ۱۴ پ ۲۸ ص ۱۸۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آؤں گا اور اس کو کھلواؤں گا تو جنت کا خازن کہے گا آپ کون ہیں میں کہوں گا محمد ﷺ وہ خازن کہے گا مجھے آپ ہی کے نام سے جنت کا دروازہ کھولنے کا حکم دیا گیا ہے آپ سے پہلے میں کسی کے لئے دروازہ نہیں کھولوں گا۔ (بخاری شریف حدیث نمبر ۱۹۷)

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ایک یہودی نے توریت میں چار مقام پر حضور سید عالم محمد رسول اللہ ﷺ کا نام نامی دیکھا تو اس نے دشمنی کی بنا پر مٹا دیا جب دوسرے دن تورات دیکھی تو آٹھ مقام پر اسم مصطفیٰ درج پایا۔ اس نے پھر مٹا دیا تیسرے دن بارہ جگہ پر نام نامی دیکھا تو اس نے آپ کی زیارت کا قصد کیا اور شام سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا جب مدینہ طیبہ حاضر ہوا تو آپ وصال فرما چکے تھے چنانچہ وہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے رسول کریم کے لباس مقدس کی زیارت کرا دیجئے آپ نے لباس کی زیارت کرائی تو وہ محبت سے چومنے اور سونگھنے لگا پھر روضہ مقدس پر حاضر ہو کر اسلام لے آیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا الٰہی اگر میرا اسلام لانا تجھے پسند ہے اور میری حاضری قبول ہے تو پھر مجھے وصال کی لذت سے شادکام فرما۔ یہ کہتے ہی اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اور حضرت علی مرتضیٰ نے غسل دیا صحابہ کرام نے جنازہ پڑھا اور جنت البقیع مین دفن کیا۔ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اسرائیلی سو سال تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مبتلا رہا جب فوت ہوا تو لوگوں نے گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی آئی کہ میرے فلاں بندے کو وہاں سے

اٹھایئے غسل وکفن دے کر جنازہ پڑھیں اور باعزت طور پر اسے دفن کر دیں کیونکہ یہ میرے نزدیک اس لئے محبوب ہے کہ ایک دن یہ تورات پڑھ رہا تھا کہ میرے محبوب نبی کریم ﷺ کا نام نامی دیکھا تو فرط عقیدت سے چوما آنکھوں پر لگایا اور پھر آپ کی ذات اقدس پر صلاۃ وسلام کا نذرانہ پیش کیا اس لئے میں نے اسے مغفرت وبخشش سے نواز کر حور سے نکاح کر دیا۔

(نزہۃ المجالس مترجم ج۲ص۳۳۰،۳۳۱)

اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سوال کا جواب ارشاد فرماتے ہوئے چند احادیث نقل فرماتے ہیں ،،حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں جو میری محبت کی وجہ سے اپنے لڑکے کا نام محمد یا احمد رکھے گا اللہ تعالیٰ باپ اور بیٹے دونوں کو بخش دیگا۔ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن ملائکہ کہیں گے کہ جن کا نام محمد یا احمد ہے جنت میں چلے جاؤ۔ایک دوسری روایت میں ہے کہ ملائکہ اس گھر کی زیارت کو آتے ہیں جس میں کسی کا نام محمد یا احمد ہے۔ایک اور روایت میں ہے جس مشورے میں اس نام مبارک کا آدمی شریک ہو اس میں برکت رکھی جاتی ہے۔ایک اور روایت میں ہے تمہارا کیا نقصان کہ تمہارے گھروں میں دو یا تین محمد ہوں۔

(الملفوظ شریف ص۱۹)

حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جس کے یہاں امید ہو وہ پختہ نیت کر لے کہ میں اپنے بیٹے کا نام محمد رکھوں گا تو اللہ تعالیٰ اسکو بیٹا عطا فرمائے گا۔نیز فرمایا جس گھر میں محمد نامی شخص ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرماتا ہے جس کی زوجہ حاملہ ہو اور وہ ارادہ کرے کہ جو بچہ پیدا ہو اس کا نام محمد رکھوں گا تو اللہ تعالیٰ اسے فرزند عطا کریگا۔

حضرت جلیلہ بنت عبدالجلیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے بچے زندہ نہیں رہتے آپ نے فرمایا تم نذر مانو کہ آئندہ جو بچہ پیدا ہوگا اس کا نام محمد رکھوں گی چنانچہ اس نے آپ کے ارشاد پر عمل کیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے لڑکا عطا فرمایا جو زندہ رہا جہاد میں شامل ہوا اور مال غنیمت پایا۔حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں جب تم کسی کا نام محمد رکھو تو اس کی تعظیم بجالایا کرو اس کی نشست گاہ کشادہ رکھو اس کی نقل مت اتارو۔(نزہۃ المجالس ج۲ص۴۱۸)

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے بنی آدم کو مکرم فرمایا:ولقد کرمنا بنی آدم اوراس کی کرامت یہ ہے کہ نام محمد کی شکل پر پیدا ہوا ہے چنانچہ اس کا گول سر محمد کی میـــم ہے اور اس کے ہاتھ **حـا** کے مانند ہیں اور جوف دار شکم **میـم** ثانی اور اس کے پاؤں **دال** کی طرح ہیں یہی وجہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے جس کافر کو بھی دوزخ میں ڈالیں گے اس کی انسانی شکل کو مسخ کر دیں گے اور شیطانی ہیئت پر پھیر دیں گے کیونکہ انسانی شکل میرے نام کی شکل پر ہے جو کہ محمد ہے۔حق تعالیٰ اس شخص کو میری صورت پر عذاب نہیں کرتا وہ بندہ جو میرا اہم نام،فرماں بردار اور محبّ ہو اسکو کیسے عذاب دے گا۔(معارج النبوۃ ص۸۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب قیامت کے روز تمام اولین وآخرین مخلوق سے ان کے برے اعمال کا مواخذہ ہوگا دو بندوں کو خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا کریں گے حق سبحانہ وتعالیٰ فرمائے گا کہ میرے ان

دونوں بندوں کو جنت میں لے جاؤ وہ بندے انتہائی مسرت وخوشی سے واجب العطایا کے حضور مناجات کریں گے اور عرض کریں گے کہ خدا ہم اپنی ذات میں جنت میں داخل ہونے کی کوئی صلاحیت اور استحقاق نہیں رکھتے اور ہمارے نامۂ اعمال میں جنتیوں کا سا کوئی بھی عمل نہیں ہے ہم اپنے متعلق اس عزت واکرام کا مطلب معلوم کرنا چاہتے ہیں حکم ہوگا کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ کیونکہ میرے کرم سے یہ بات بعید ہے کہ احمد اور محمد جس کا نام ہوا سے دوزخ میں ڈالوں۔

(معارج النبوۃ ص۸۳)

دخول جنت اور فضیلت اسم محمد:

نبی کریم پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا جو خصوصی فضل وکرم ہے اس کی ایک مثال وہ حدیث مبارک جس میں وارد ہے کہ جنت انبیاء کرام پر اس وقت تک حرام ہے جب تک کہ ہمارے نبی ﷺ اس میں داخل نہ ہو جائیں۔

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت انبیاء پر حرام ہے اور امتوں پر حرام ہے جب تک میری امت اس میں داخل نہ ہو جائے آپ پر اللہ کے خصوصی فضل کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ آپ کا اسم مبارک محمد ملأ اعلیٰ میں مشہور ومعروف ہے۔

کعب احبار کہتے ہیں آدم علیہ السلام نے شیث علیہ السلام سے ارشاد فرمایا میرے بیٹے تم میرے بعد میرے خلیفہ ہو تو اسے بناء تقویٰ اور مضبوط سہارا بناؤ اور جب بھی اللہ کو یاد کرو اس کے ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی لو میں نے ان کا نام ساق عرش پر لکھا ہوا دیکھا ہے اور اس وقت میں روح وآب وگل کے درمیان تھا پھر میں نے آسمانوں کی سیر کی تو وہاں ہر جگہ نام محمد لکھا ہوا دیکھا اور مجھے میرے رب نے جنت میں رکھا تو جنت کے ہر محل اور کمرہ پر نام محمد ﷺ لکھا ہوا دیکھا، حوروں کے گلے پر، جنت کے درختوں کے پتوں پر، شجر طوبیٰ کے پتوں پر، سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں پر، پردوں کے کناروں پر، ملائکہ کی آنکھوں کے درمیان نام محمد ﷺ لکھا ہوا دیکھا اس لئے انہیں خوب یاد کرو۔ ملائکہ ہر وقت ان کا ذکر کرتے ہیں۔

شیخ ابن تیمیہ نے بھی اپنے فتاویٰ میں اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے۔ روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عرش پر اور جنت کے ابواب وقبوں اور پتوں پر نام محمد ﷺ لکھا ہے اس سلسلے میں اور کئی آثار کی روایت ہے جو ان احادیث ثابتہ کے مطابق ہیں جن میں محمد ﷺ کے نام اور آپ کے ذکر کی رفعت وبلندی کا روشن بیان ہے۔

(اصلاح فکر واعتقاد ص۱۷۴)

اور ابن الجوزی نے میسرہ سے روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا آپ کب نبی ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ نے جب زمین کو پیدا فرمایا اور آسمان کا قصد فرمایا تو اسے برابر برابر سات آسمان بنائے اور عرش پیدا فرمایا ساق عرش پر اس نے لکھا محمد رسول خاتم الانبیاء اور اللہ نے وہ جنت پیدا فرمائی جس میں آدم وحوا کو رکھا تو میرا نام اس کے دروازوں، پتوں، قبوں، اور خیموں پر لکھا اس وقت آدم روح وجسم کے درمیان تھے اللہ

نے جب ان کے اندر روح ڈالی تو انہوں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو میرا نام دیکھا پھر اللہ نے انہیں بتلا دیا کہ یہ تیری اولاد کے سردار ہیں اس کے بعد جب شیطان نے ان دونوں کو لغزش میں ڈال دیا تو ان دونوں نے توبہ کی اور اللہ کے دربار میں میرا نام لیکر اپنی بخشش کی دعا کی۔

اور عمر بن خطاب نے حدیث بیان کی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد ہوئی انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور کہا اے رب بحق محمد ﷺ میری مغفرت فرما تب ان سے پوچھا گیا! کون محمد؟ کیسے محمد؟ آدم نے عرض کیا! اے رب جب تو نے میری مکمل تخلیق فرمائی تو میں نے اپنا سر عرش کی طرف اٹھایا اور اس پر میں نے یہ لکھا پایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بس میں نے جان لیا کہ وہ تیرے سب سے صاحب شرف بندے ہیں اسی لئے تو نے ان کا نام اپنے نام کے ساتھ ملا رکھا ہے۔ رب نے فرمایا ہاں میں نے تجھے بخش دیا، وہ تیری نسل میں سب سے آخری نبی ہیں اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تمہیں نہ پیدا کرتا۔ (اصلاح فکر واعتقاد ص ۱۷۱)

غرض کہ اسلام میں دخول اسم محمد سے ہوتا ہے۔ توبہ اسی نام سے قبول ہوتی ہے، قبر میں اجالا اور جنت کی کھڑکی، آسمان کے دروازے اسی اسم شریف سے کھلتے ہیں شفاعت کبریٰ، گھروں میں برکتیں اسی نام سے ہوں گی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے، ہم غلامان محمد ﷺ کو اس اسم مبارک کی برکتوں، رفعتوں اور عظمتوں سے سرفراز فرمائے اور اسی نام کے صدقے شفاعت نصیب فرمائے۔

ہے اونچا خانداں کتنا مرے تحسین ملت کا

از:- مولانا اختر رضا قادری بہیڑوی، ڈائریکٹر سنی بریلوی اصلاحی تحریک

مریدوں کا بڑا حلقہ مرے تحسین ملت کا
زمانے بھر میں ہے چرچا مرے تحسین ملت کا

فدائے عظمتِ فخرِ رسل جن کی ہر اک ساعت
زمانہ کیوں نہ ہو شیدا مرے تحسین ملت کا

امام احمد رضا، حضرت حسن، حسنین ہوں جنکے
ہے اونچا خانداں کتنا مرے تحسین ملت کا

چراغِ رضویہ جن سے ہوا ہے اور بھی روشن
ہے یوں بھی ذکر روزانہ مرے تحسین ملت کا

گلِ سرسبد جن کو مفتی اعظم نے فرمایا
سمجھ سے بالا تر رتبہ مرے تحسین ملت کا

جمالِ مفتی اعظم سے پُرتھی شخصیت جن کی
بڑا ہی خوب رو چہرہ مرے تحسین ملت کا

جو ہو جائے اگر اک بار حاضر بس یہی بولے
بڑا پُرنور ہے روضہ مرے تحسین ملت کا

شفاء بیماریوں سے اس کو اخترؔ واقعی ہوتی
جسے تعویذ مل جاتا مرے تحسین ملت کا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی امامِ تصنیف وتالیف

از: مفتی محمد عاقل رضوی، صدرالمدرسین وشیخ الحدیث جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف

اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجدد دین وملت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشق رسول اکرم ﷺ اور اپنے تجدیدی کارناموں کی وجہ سے شہرۂ آفاق شخصیت کے حامل ہیں۔ اصحاب علم وفضل، عوام وخواص، اپنے بیگانے، سب ان کی عظمت کے قائل اور معترف ہیں۔

پچاس سے زیادہ علوم وفنون میں ان کی گراں قدر تصانیف سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اس عظیم شان کا محقق ومصنف، فقیہ ومحدث صدیوں میں نظر نہیں آتا۔ فقہ وافتاء میں قوتِ استحضار، ندرتِ استدلال، دلائل کی کثرت، فقہاء کے مختلف اقوال میں تطبیق و ترجیح ان سب کے ساتھ فضلِ الٰہی وعطائے رسول اکرم ﷺ سے علم وہبی کے دلکش نظاروں نے امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات کو اصحاب علم وفضل اور عوام سبھی کا مرجع فتاویٰ بنا دیا۔ بلا شبہ وہ اپنے زمانے کے سب سے عظیم محدث وفقیہ ہونے کے ساتھ دیگر تمام علوم میں بھی سب سے فائق اور سب کے امام تھے۔

فقہ وافتاء میں امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طرۂ امتیاز یہ رہا کہ وہ مسئلہ کی نزاکت، حال وماحول کی ضرورت کے پیش نظر بہت سارے سوالوں کے جواب میں مسئلہ کی شرح وبسط کے ساتھ اس شان سے وضاحت فرماتے کہ مسئلہ دائرہ کا کوئی بھی گوشہ تشنۂ تحقیق نہ رہتا، نہ اس پر مزید کچھ لکھنے کی گنجائش، نہ مخالف کو مجالِ دم زدن۔ اور وہ سائل کے جواب میں ایک مستقل رسالہ کی تصنیف ہوتی جس کو آپ تاریخی نام کے ساتھ موسوم بھی فرماتے۔

"سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح" کو ہی دیکھئے یہ امکانِ کذب الٰہی کے بارے میں ایک استفتاء کا جواب ہے مگر چونکہ علمائے دیوبند وگنگوہ امکان کذب الٰہی کے قائل تھے۔ جیسا کہ انہوں نے براہین قاطعہ میں لکھا اور تقریروں میں بھی ان کا اظہار کرنے لگے تھے ان حالات کے پیش نظر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف مختصر یا متوسط جواب تحریر نہیں فرمایا بلکہ اس جواب کو ایک مقدمہ، چار تنزیہات اور ایک خاتمہ پر مرتب فرمایا اور امکانِ کذب الٰہی کے محال ہونے پر تیس (۳۰) دلیلیں قائم فرمائیں۔ اور فرمایا کہ ان تیس دلیلوں میں پانچ دلیلیں اسلاف سے منقول ہیں، اور پچیس دلیلیں ھادیٔ اجل عزوجل کے فیضِ ازل سے قلب فقیر پر القا کی گئیں۔

دلیلیں پڑھئے تو پڑھتے رہ جائیے: سطر سطر میں علم وہبی کی جلوہ گری نمایاں طور پر محسوس ہوگی۔ رسالہ کے آخر میں جو تحریر فرمایا، ناظرین اس پر خاص توجہ فرمائیں۔

للّٰہ الحمد والمنہ! کہ آج اس مبارک رسالے، سنت کے قبالے، رنگِ صدق جمانے والے، زنگ کذب گمانے والے، علوم دینیہ میں تصانیف فقیر نے سو کا عدد کامل پایا۔

واضح رہے کہ سوال کے جواب میں لکھے جانے والے رسالے کے تصنیف ہونے کی وضاحت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا

محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرے رسالوں کے آخر میں بھی فرمائی ہے۔جیسا کہ " الوفاق المتین بین سماع الدفین و جواب الیمین " کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں:

الحمد للہ آج اس رسالہ سے
تصانیف فقیر کا عدد ایک سو اسی
ہوا۔ اکرم الاکرمین جل جلالہ
قبول فرمائے اور فقیر حقیر اور اہل
سنت کے لئے دارین میں حجت
نجات بنائے آمین۔ حسن
اتفاق یہ کہ یہ رسالہ سمع ارواح
کے بارے میں ہے اور شمار
تصنیف میں ایک سو اسی۔ اور
اسمائے الٰہیہ میں صفت سمع پر
دال اسم پاک ''سمیع'' اس کے
عدد بھی یہی۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکورہ دونوں تحریریں اس بات کی واضح دلیل بلکہ نص جلی ہیں کہ سائل کا جواب اگر مستقل رسالہ کی شکل پر مرتب ہو،اور مجیب اس کو مستقل نام کے ساتھ موسوم کردے،تو وہ اس کی مستقل تصنیف ہوتی ہے۔ جیسا کہ عوام و خواص سبھی جانتے مانتے ہیں۔ اور خاص بات یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تمام سوانح نگار، اعلیٰ حضرت کی تصریح کے مطابق ان تمام رسائل کو بھی تصانیف امام احمد رضا میں شمار کرتے آئے ہیں۔ خود اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں مولوی رحمٰن علی صاحب نے فارسی زبان میں جو ''تذکرۂ علمائے ہند'' نامی کتاب ترتیب دی، اس میں اعلیٰ حضرت اور تصانیف اعلیٰ حضرت کا تفصیلی ذکر کیا۔ خاص پہلو یہ ہے کہ انہوں نے تصانیف میں ان کتابوں کو بھی شامل کیا جو کسی سوال کا جواب نہیں اور ان رسالوں کو بھی جو کسی سوال کے جواب میں تحریر کئے گئے۔ مذکورہ بالا اعلیٰ حضرت کی تصریح اور سیرت نگار مؤرخین کی وضاحت کے بعد اس میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہ جاتا کہ تصانیف اعلیٰ حضرت کے وسیع دائرے میں دونوں طرح کی تصانیف داخل ہیں، ہاں یہ حقیقت ہے کہ امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصانیف کا ایک اہم حصہ وہ مبارک رسالے ہیں جو سائل کے جواب میں تحریر کئے گئے، اسی حیثیت سے وہ رسائل، فتاویٰ رضویہ، میں شامل ہیں۔ لیکن سائل کا جواب ہونے یا فتاویٰ رضویہ میں شامل ہونے کی وجہ سے ان کی مستقل تصنیف ہونے کی حیثیت ختم نہیں ہوجاتی جیسا کہ مختلف کتابوں کو ایک ساتھ شائع کرنے پر بھی ہر ایک مستقل کتاب، مستقل کتاب، ہی رہتی ہے۔ بلکہ امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رسائل دلائل و براہین کی کثرت، استدلال کی ندرت کی وجہ سے دوسروں کی ضخیم کتابوں پر فائق اور حاوی نظر آتے ہیں۔

اس لحاظ سے بھی غور کرنا چاہئے کہ عرف فقہاء و مسلمین بھی اس بات کا شاہد ہے کہ فتویٰ کسی خاص نام کے ساتھ موسوم نہیں ہوتا۔ اگر فقیہ و مفتی اپنا مدلل و مفصل جواب لکھ کر کسی مستقل نام کے ساتھ موسوم کردے تو اس کو،اس کی تصنیف ہی کہا جاتا ہے۔

عصر حاضر کے مشہور مفتی، محقق مسائل جدیدہ حضرت

مولانا مفتی محمد نظام الدین صاحب رضوی صدر المدرسین الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کی اکثر کتابیں جیسے۔عصمت انبیاء،شیئر بازار کے مسائل،انسانی خون سے علاج کا شرعی حکم،تحصیل صدقات پر کمیشن کا حکم،اعضاء کی پیوندکاری،فلیٹوں کی خرید وفروخت کے جدید طریقے، آنکھ اور ناک میں دوا ڈالنا مفسد صوم ہے یا نہیں،نیٹ ورک مارکٹنگ کا شرعی حکم،جدید بینک کاری اور اسلام وغیرہ مجلس شرعی کے سوالات کے جوابات ہیں۔حالانکہ عوام وخواص سب انہیں مفتی صاحب کی تصنیف اور مفتی صاحب کو ان کا مصنف کہتے ہیں اور وہ بھی انہیں اپنی تصنیف شمار کرتے ہیں۔

وجہ وہی ہے کہ جب اس کو مستقل نام کے ساتھ موسوم کردیا گیا تو وہ تصنیف کہلائے گی اور جواب دینے والا مصنف۔

ہاں یہ سچ ہے کہ اب تک جو اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصانیف منظر عام پر آئیں ان میں وہ تصانیف زیادہ ہیں جو کسی سوال کے جواب میں تحریر کی گئیں ہیں۔اگرچہ ان تصانیف کی تعداد بھی کسی طرح کم نہیں جو کسی سوال کے جواب میں نہیں۔یہ بھی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کمالِ شان کا پہلو ہے کہ ہزاروں مدلل فتاویٰ کے ساتھ آپ کی کثیر تصانیف بھی نوع بنوع ہیں اور شروح اور حواشی اس پر مستزاد۔اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ ہوں یا تصانیف یا شروح وحواشی یہ سب اہل سنت کا وہ قابل افتخار سرمایہ ہے جو کسی بھی دوسری جماعت کے پاس نہیں۔

جمادی الآخرہ ۱۳۳۰ھ میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مولانا شاہ محرم علی صاحب چشتی،صدر ثانی انجمن نعمانیہ لاہور کے ۱۰؍سوالوں کے جواب میں جو تفصیلی تحریر ہے اس کا یہ حصہ موقع کی مناسبت سے نقل کیا جاتا ہے:

''نیاز مند کی **چارسوتصانیف** سے صرف کچھ اوپر سواب تک مطبوع ہوئیں اور ہزاروں کی تعداد میں بلا معاوضہ تقسیم ہوئیں''۔

اعلیٰ حضرت کی اس تحریر سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ اعلیٰ حضرت بلا شبہ امام تصنیف وتالیف اور امام اہل سنت ہیں۔ضرورت اس بات کی ہے کہ تصانیف اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عام سے عام تر کیا جائے اور مل جل کر مذہب اہل سنت مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ترویج و اشاعت کی جائے۔ایسا کوئی کام نہ کیا جائے جو جماعتی شیرازہ بندی میں خلل انداز ہو یا ذہنی الجھاؤ اور انتشار کا سبب بنے۔

واضح رہے کہ مذہب اہل سنت،مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کام کرنے والے تمام افراد قابل قدر اور لائق صد افتخار ہیں۔ یاد رہے کہ فتنوں کے اس دور میں ہم سب کا ایک ہی علامتی نشان ہے وہ ہے!**مسلک اعلیٰ حضرت**۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

اللہ رب العزت ہم سب کو اپنے اکابر کے نقشِ قدم پر قائم رہ کر مذہب اہل سنت،مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ترویج و اشاعت کا حوصلہ عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ نبیك الکریم علیه افضل التحیة و التسلیم

یوروپ کی وادیوں میں اعلیٰ حضرت کے ترانے

از: مولانا محمد قمر رضا قادری منظری، خطیب و امام سنی رضوی عیدگاہ شریف پورٹ لوئس ماریشش

فقیر راقم الحروف کو آج بھی وہ دن اچھی طرح یاد ہے کہ جس دن مرکز اہلسنت جامعہ رضویہ منظر اسلام میں پہلا قدم رکھا تھا اور پھر بارگاہ اعلیٰ حضرت میں حاضری دی تھی اور ہاتھوں کو اٹھا کر رب کی بارگاہ میں یہ دعا کی تھی کہ اے مولیٰ! یہ فقیر مرکز علم وفن اور بارگاہ امام علم وفن میں جستجوئے علم کے لئے حاضر آیا ہے اس بندۂ اثیم کو اس لائق بنا کہ تیرے محبوب ولی یعنی سیدی اعلیٰ حضرت کے مسلک کی دنیا کے ہر گوشے میں خدمات انجام دے سکے اور محبت رسول کے جام لوگوں کو پیش کر سکے شاید وہ وقت دعا کی قبولیت کا تھا کہ فراغت کے سال ہی جامعہ رضویہ منظر اسلام کے مہتمم اعلیٰ خانقاہ رضویہ کے سجادہ نشین محسن قوم وملت آبروئے اہلسنت حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد سبحان رضا خاں سبحانی میاں صاحب قبلہ اطال اللہ عمرہ اور شہزادۂ علامہ خوشتر پیر طریقت رہبر شریعت پیکر اخلاص حضرت علامہ ومولانا مسعود اظہر خوشتر صدیقی قادری مدظلہ النورانی ان دونوں بزرگوں کے حکم وارشاد پر فقیر راقم الحروف (محمد قمر رضا قادری منظری) مرکز رضویت سنی رضوی عیدگاہ شریف پورٹ لوئس ماریشش میں خدمت دین واشاعت مسلک اعلیٰ حضرت کے لئے آگیا۔ بریلی شریف سے ماریشش تک کے اس سفر میں استاذ العلماء فخر صحافت گولڈ میڈلسٹ حضرت علامہ مفتی سلیم صاحب قبلہ مدیر اعزازی ماہنامہ ہذا و استاذ جامعہ رضویہ منظر اسلام نے ہر قدم پر رہنمائی فرمائی۔ فقیر راقم الحروف مبلغ عالم اسلام خلیفۂ مفتی اعظم شیخ الاسلام حضرت علامہ ابراہم خوشتر صدیقی قادری رضوی رضی اللہ عنہ کے جوار اقدس یعنی مرکز رضویت سنی رضوی عیدگاہ شریف پورٹ لوئس ماریشش میں مسلک اعلیٰ حضرت اور علامہ خوشتر کے مشن یعنی فروغ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسلسل اپنی خدمات انجام دیتا رہا۔ ان خدمات سے خوش ہوکر علامہ خوشتر کی بارگاہ کا یہ روحانی فیض ملا کہ یوروپ میں بھی خدمت دین ومسلک اعلیٰ حضرت کے فروغ کے لئے وہاں کے احباب نے دعوتیں دینی شروع کردیں۔ ہالینڈ کے کچھ احباب کی مسلسل دعوت پر فقیر نے لبیک کہا اور جانے کا ارادہ بنایا لیا۔ ویزہ (visa) وغیرہ کی فارمالٹی (formality) میں میرے مشفق ومہرباں نبیرۂ علامہ خوشتر حضرت مولانا سعد خوشتر صدیقی قادری رضوی دامت برکاتہم القدسیہ ولی عہد خانقاہ قادریہ رضویہ خوشتریہ (اللہ آپ کو شفائے کاملہ صحت عاجلہ عطا فرمائے۔ آپ ابھی زیر علاج ہیں قارئین سے گزارش ہے کہ حضرت کے حق میں دعا فرمائیں) نے بہت رہنمائی فرمائی۔ آخر سارے مراحل بحسن وخوبی پایۂ تکمیل کو پہونچے۔ جب بذریعہ فون حضور سبحانی میاں صاحب قبلہ کو بتایا کہ فقیر مسلک اعلیٰ حضرت کی نشرو اشاعت کے لئے یوروپ جا رہا ہے تو آپ نے بے انتہا خوشی کا اظہار فرمایا اور بہت دیر تک دعاؤں سے نوازتے رہے۔

ماریشس سے ھالینڈ کا سفر: ۲۵ دسمبر ۲۰۱۷

بروز پیر ساڑھے آٹھ بجے ماریشس کے انٹرنیشنل ائرپورٹ سے فلائٹ تھی لہٰذا ۲۵ دسمبر کو بعد نماز فجر پہلے علامہ خوشتر علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں حاضری دی اور اس کے بعد ائرپورٹ کے لئے نکل گیا کونڈ ورائرویز کے فلائٹ نمبر (D.E2315) سے بارہ گھنٹے سفر کر کے فرانک فرٹ جرمنی پہنچا۔ جیسے ہی فلائٹ سے باہر آیا تو باہر کی برفیلی ہواؤں اور موسم کی ٹھنڈک نے اس بات کا احساس دلا دیا کہ اب یوروپ میں آچکے ہیں۔ فقیر کے لئے یہ موسم بھی کافی لطف اندوز تھا کیونکہ ماریشش جو کہ ایک گرم جزیرہ ہے جہاں سال کے اکثر ماہ گرمی کا موسم ہوتا ہے ہندوستان چھوڑنے کے بعد وہاں پر سردی کی جو کمی محسوس ہو رہی تھی وہ یہاں آکر پوری ہونی والی تھی۔ امیگریشن کی ساری کاروائی یہاں پر مکمل کرنی تھی لہٰذا امیگریش کاؤنٹر کے طرف چلا گیا۔ کاروائی کے سارے مراحل بحسن وخوبی پورے ہوئے۔ اب ائرپورٹ پر ہی تین گھنٹے انتظار کرنا تھا کیونکہ امسٹرڈم ہالینڈ کے لئے تین گھنٹے کے بعد دوسری فلائٹ تھی۔ جرمنی کا یہ ائرپورٹ نہایت ہی خوبصورت اور تمام تر جدید ٹیکنا لوجی وسہولیات سے لیس تھا لہٰذا انتظار کے لمحوں کا گزرنا زیادہ مشکل نہیں تھا کچھ دیر ائرپورٹ کی سیر و سیاحت کرنے کے بعد موسم کی ٹھنڈک نے جب بدن کو بھی ٹھنڈا کرنا شروع کیا تو ائرپورٹ کے لان ہی میں واقع ایک کافی کارنر کا رخ کیا اور ایک گرما گرم کافی نوش کی کچھ دیر آرام کیا اتنے میں امسٹرڈم کی فلائٹ کے لئے بورڈنگ کا اعلان ہو گیا۔ بورڈنگ کر کے فوراً فلائٹ میں پہنچا چونکہ وہ ڈومیسٹک (domestic) فلائٹ تھی لہٰذا جلد ہی اڑان بھرلی اور ایک گھنٹے کے مختصر وقت میں ہالینڈ کے ٹائم کے مطابق دس بجکر دس منٹ پر امسٹرڈم کے شیفول ائرپورٹ پر پہنچ گیا۔ چونکہ امیگریشن کی ساری کاروائی جرمنی ائرپورٹ پر ہو چکی تھی لہٰذا یہاں بہت جلد ہی ائرپورٹ سے باہر آ گیا جیسے ہی باہر آیا تو وہاں پہلے سے موجود محترم حاجی خالد صاحب، محترم حاجی نصیر صاحب، محترم شیر علی بھائی صاحب اور محترم ارشد صاحب و دیگر احباب نے پھول کے ہاروں اور فلاور بکیٹ (flower bouquets) کے ساتھ زوردار استقبال کیا۔ وہاں سے سیدھے محترم حاجی نصیر صاحب کے گھر امسٹرڈم سٹی سینٹر میں پہونچے جہاں ڈنر کا انتظام کیا گیا تھا وہاں ڈنر کر کے فوراً محترم حاجی خالد صاحب کے گھر المیر کے لئے نکلے گئے وہاں پہونچ کر اپنی سفر میں قضا ہوئی نمازوں کو پڑھا وقت بھی کافی ہو چکا تھا اور لمبے سفر کی تھکان بھی تھی لہٰذا بستر استراحت پر لیٹتے ہی فوراً نیند کی آغوش میں سما گیا۔

کچھ باتیں ہالینڈ کے بارے میں: ہالینڈ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ پھولوں اور نہروں کا ملک ہے کیونکہ شہروں کے بیچ و بیچ بہتی خوبصورت نہریں اور خوبصورت باغیچے اس ملک کے حسن کو دوبالا کرتے ہیں۔ رہائشی علاقے سے نکلنے والی یہ نہریں دوسرے شہروں تک جاتی ہیں اور وہاں کے لوگ اپنی نجی کشتیاں رکھتے ہیں جو خالی اوقات میں سیر و سیاحت کے کام آتی ہیں۔ ہالینڈ کا ایک دوسرا نام نیدرلینڈس بھی ہے جو اب کثرت کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک کروڑ سات لاکھ آبادی والے اس ملک کی سرحدیں مشرق میں جرمنی جنوب میں بلجیم اور شمال میں شمالی مغرب تک سمندری حدود سے ملتی ہیں۔ وہاں کی اکثریت عیسائی مذہب کے ماننے والوں کی ہے اور مسلمانوں کی تعداد دس لاکھ ہے۔ ہالینڈ کی راجدھانی امسٹرڈم شہر ہے۔ جو کہ قدیم و جدید تہذیب وثقافت کا سنگم ہے۔ بلند و بالا

خوبصورت عمارتیں اور شہر کے درمیاں میں بہتی لمبی چوڑی نہریں جس میں چلتی سیاحی کشتیاں اور ان کشتیوں میں بیٹھ کر ان عمارتوں اور دیگر خوبصورت مناظر کا دیدار کرنا نہایت لطف اندوز اور دلکش ہوتا ہے۔ ہالینڈ میں کثرت کے ساتھ میوزیم بھی ہیں جو اپنے اسلاف کی امانتوں اور تہذیب وثقافت کے امین ہیں۔ بڑی بڑی لائبریریاں ہیں جو وہاں کے لوگوں کی علم دوستی کا ثبوت ہیں۔ وہاں کے لوگ قد و قامت میں طویل اور سفید رنگت کے مالک ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ طویل القد لوگ ہالینڈ کے ہوتے ہیں۔ وہاں کی مادی زبان ڈچ ہے انگلش زبان کو بھی وہاں کے اکثر لوگ بولتے اور سمجھتے ہیں اس کے علاوہ مسلم قوم اردو زبان بھی بولتی اور سمجھتی ہے۔ ڈچ بھی ایک شیریں زبان ہے اور اگر انگلش پر مہارت رکھنے والا ہو تو اس کے لئے اس زبان کو سیکھنا بہت مشکل بھی نہیں ہے کیونکہ انگلش زبان سے کافی حد تک مماثلت رکھتی ہے۔ ہالینڈ کی سطح زمین سمندر سے بھی نیچی ہے سمندر کا پانی زمین سے اونچا رہتا ہے لہٰذا اس پانی کے روک تھام کے لئے تاکہ کبھی بھی رہائشی علاقہ میں داخل نہ ہوں بڑی بڑی دیواریں نصب کی گئی ہیں جہاں ۲۴ رگھنٹے مستعدی کے ساتھ سکیورٹی اہلکار موجود ہوتے ہیں دلچسپ چیز جو دیکھنے والی تھی وہ یہ تھی کہ کئی مقامات پر سمندر کا پانی اوپر جاری تھا اور اس میں کشتیاں بھی چل رہی تھیں اور نیچے لمبے چوڑے موٹروے بنے ہوئے تھے جس پر گاڑیاں اپنی پوری فتار کے ساتھ رواں دواں ہوتی تھیں۔

ایک کڑوی حقیقت: گزشتہ سالوں میں سیریا کی سرزمین پر جو ظلم وستم ہوا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے وہاں کے لوگوں کو جس ظلم وستم کا نشانہ بنا گیا ہے اس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اس وقت پورا عالم اسلام ان کے اس درد میں شریک رہا تھا لیکن یہ درد اس وقت اور زیادہ بڑھ گیا تھا جب مسلم ممالک کے بادشاہوں نے مسلم ممالک کے سرحدوں پر کھڑے مظلوم ومفلوک الحال اپنے مسلمان بھائی اور بہنوں کے لئے اپنے دروزاہ بند کر دئے تھے۔ خود کو خادم حرمین شریفین کہنے والوں کے دل بھی کمسن بچوں کی سسکیوں سے جب نہ پگھلے تو ایسے عالم میں کمسن بچوں کی آہ وفگاں پر یوروپین ممالک کی حکومتوں کے دل پسیج گئے تھے اور انہوں نے سیریا کے مہاجرین کو اپنے ممالک میں جگہ دی۔ فقیر راقم الحروف نے خود دیکھا کہ ان مہاجرین کے لئے وہاں کی حکومت نے رہنے کے لئے شاندار کیمپ کے انتظام کئے ہیں ان کے لئے کھانے اور بچوں کی تعلیم کا بندوبست کیا ہے۔ اپنی زندگی میں یہ بات بے شمار مرتبہ سنی تھی کہ ''جب اپنے رخ موڑ لیتے ہیں تو اغیار کو ہی اپنا بنانا پڑتا ہے'' اس کی تازہ تصویر یوروپ میں دیکھنے کو ملی معتبر لوگوں نے بتایا کہ وہ لوگ جو سیریا سے ہجرت کر کے یوروپ ممالک میں پناہ گزیں ہیں ان کے نوجوان بچے اور بچیاں عیسائی مذہب اختیار کر رہے ہیں۔ ان نوجوانوں کا کہنا ہے کہ جن کو ہم اپنا ہم مذہب اور بھائی سمجھتے تھے انہوں نے پریشانی کے عالم میں ہمیں مرنے کے لئے چھوڑ دیا اور جن کو غیر سمجھتے تھے انہوں نے ہمارا ہاتھ تھاما تو پھر کیوں نا ہم انہی کے مذہب کو اپنا مذہب بنالیں۔ اس طرح مسلم ممالک کے ان بے ضمیر بادشاہوں نے اسلام کے نوجوانوں کو خاموشی کے ساتھ عیسائیت کے طرف ڈھکیل دیا۔

پروگرام و مسلکی سرگرمیاں: فقیر ۲۵ دسمبر ۲۰۱۷ کو پہنچا تھا پہنچنے سے پہلے ہی محترم حاجی خالد صاحب نے پروگرام کی

ایک لمبی لسٹ تیار کی ہوئی تھی ۲۶ دسمبر کی شام کو پہلا پروگرام محترم حاجی دل روشن کے اپارٹمنٹ میں ہوا جس کی صدارت حضرت علامہ مولانا عمر شبیر نقشبندی دامت برکاتہم القدسیہ نے فرمائی اور فقیر نے ''مسلک اعلیٰ حضرت وقت کی ضرورت'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ پروگرام کے بعد محترم حاجی دل روشن صاحب سے بات ہوئی تو پتہ چلا کہ حاجی صاحب علماء و مشائخ سے نہایت عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ جب نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفکر اسلام مدبر قوم و ملت حضرت علامہ مفتی ریحان رضا خان علیہ الرحمہ اور مبلغ اسلام خلیفۂ مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم خوشتر علیہ الرحمہ ہالینڈ تشریف لاتے تو میں ان بزرگوں کے خادم کی حیثیت سے ان کے ساتھ ہوتا تھا حضور ریحان ملت اور علامہ خوشتر کے حوالے سے کافی دیر تک ان سے باتیں ہوتی رہیں اور باتیں کرتے وقت کبھی کبھی ان کی آنکھوں میں آنسو بھی نظر آتے جو بزرگوں سے محبت وعقیدت کا ثبوت دے رہے تھے۔ ہالینڈ کی سرزمین پر علامہ خوشتر اور ریحان ملت نے مسلک اعلیٰ حضرت کا جو پودا لگایا تھا آج اس نے ایک بلند و بالا درخت کی صورت اختیار کر لی ہے اور اس کے شاخیں ہالینڈ کے ہر شہر، مسجد و مدرسہ اور گھر میں نظر آ رہی ہیں۔لوگوں کے دلوں میں مسلک اعلیٰ حضرت کی محبت اور اس کے فروغ کے لئے جو آج تڑپ دیکھنے کو ملی اس میں مبلغ اسلام خلیفہ مفتی اعظم حضرت علامہ ابراہیم خوشتر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلیدی کردار ہے۔آپ نے ہالینڈ کی سر زمین پر مسلک اعلیٰ حضرت کے لئے بڑی قربانیاں پیش کیں ہیں۔ فقیر راقم الحروف جہاں بھی پروگرام میں گیا ہر جگہ اعلیٰ حضرت کی لکھی ہوئی نعتوں کو لوگوں کو پڑھتے ہوئے پایا یہ سب علامہ خوشتر رضی اللہ عنہ کی ان خدمات کا نتیجہ ہے۔

۲۹ دسمبر کو المیر شہر (almere city) میں الرضا مسجد میں منعقد ''جشن غوث الوریٰ'' میں شرکت کرنی تھی جہاں فقیر کو مہمان خصوصی کی حیثیت سے مدعو کیا گیا تھا۔بعد نماز عشاء پروگرام میں شرکت کی جہاں دیگر علمائے کرام و نعت خواں حضرت تشریف فرما تھے۔ بالخصوص شفیق ملت حضرت علامہ مفتی شفیق الرحمٰن صاحب قبلہ مصباحی وحضرت علامہ مولانا عمر شبیر نقشبندی موجود تھے۔فقیر راقم الحروف نے'' تعلیمات غوث اعظم'' کے عنوان پر اردو اور انگلش زبان میں خطاب کیا۔ پروگرام کے بعد وہاں موجود علماء و معزز افراد سے گفتگو ہوئی تو فقیر راقم الحروف نے پوچھ لیا کہ مسجد کا نام ''الرضا'' رکھا ہے اس کی کوئی خاص وجہ؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ سب علامہ خوشتر کا فیضان ہے جو انہوں نے ہمیں اعلیٰ حضرت کی محبت کا دیوانہ بنا دیا ہے اور اسی وجہ سے جب ہم نے مسجد بنائی تو نام مسجد الرضا رکھ دیا۔

حضور صاحب سجادہ کی ہالینڈ میں آمد: جب فقیر راقم الحروف ماریشش سے روانہ ہوا تھا اسی وقت شہزادۂ علامہ خوشتر پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا مسعود اظہر خوشتر صدیقی قادری رضوی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ خوشتریہ سے جو کہ اس وقت برطانیہ میں تھے بذریعہ فون بات ہوگئی تھی اور فقیر کے اصرار پر آپ نے ہالینڈ آنے کا پروگرام بھی بنالیا تھا مقصد یہ تھا کہ آپ کے ذریعہ علامہ خوشتر کے اس مشن جو کہ آپ نے اپنی زندگی میں شروع کیا تھا وہ مشن تھا ''عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فروغ اور مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت'' اس کے لئے آپ کی مزید خدمات لی جا سکیں۔لہٰذا طے شدہ پروگرام کے مطابق حضور

صاحب سجادہ ۳۱/ دسمبر ۲۰۱۷ کو امسٹرڈم کے شیفال ائرپورٹ پر پہونچے جہاں سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل ہالینڈ کے تمام ذمہ داران نے محترم جعفر صاحب کی معیت میں آپ کا زوردار استقبال کیا۔

۳/جنوری کو محترم عزیز دین صاحب کے فلیٹ میں حضور صاحب سجادہ کی سرپرستی میں ایک شاندار محفل کا انعقاد ہوا جس میں پاکستان سے تشریف لائے عالمی شہرت یافتہ ثناخواں محترم خالد حسین خالد نے بہترین انداز میں کلام اعلیٰ حضرت و دیگر کلامات سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔ اس کے بعد فقیر راقم الحروف نے ''سیدنا سرکار غوث اعظم کی زندگی'' کے حوالہ سے خطاب کیا بعدہ حضور صاحب سجادہ نے نوجوان کی اصلاح کے عنوان سے وعظ و نصیحت فرمائی۔ حضور صاحب سجادہ نے ذکر قادریہ کرایا اور اس کے بعد صلاۃ و سلام اور دعا کے ساتھ محفل کا اختتام ہوا۔

۵/جنوری ۲۰۱۸ بروز جمعہ امسٹرڈم میں ایک عظیم الشان کانفرنس بنام ''عرس غوث اعظم و علامہ خوشتر کانفرنس'' کا انعقاد ہوا جس کی سرپرستی حضور صاحب سجادہ اور صدارت مفتی اعظم ہالینڈ خلیفہ مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی عبدالواجد صاحب قبلہ نے فرمائی۔ جس وقت فقیر راقم الحروف اور حضور صاحب سجادہ پروگرام ہال میں پہونچے اس وقت حضرت علامہ عمر شبیر نقشبندی تقریر فرما رہے تھے بعدہ مجاہد اہلسنت حضرت علامہ عبد الرشید صاحب قبلہ نے ڈچ زبان میں خطاب کیا اور اس کے بعد فقیر راقم الحروف کے نام کا اعلان کیا گیا۔ فقیر کو پہلے ہی سے ''عظمت والدین'' کے موضوع پر بولنے کے لئے کہا گیا تھا لہٰذا فقیر نے اپنے موضوع پر تفصیلی خطاب کیا اور آخر میں کچھ باتیں ہالینڈ میں مسلک اعلیٰ حضرت کے اشاعت میں علامہ خوشتر کی خدمات پر بیان کیں تو لوگوں کے چہرے اعلیٰ حضرت اور علامہ خوشتر کے نام سے چمکنے لگے۔ فقیر کے خطاب کو سن کر مفتی اعظم ہالینڈ نے تعریفی و توصیفی کلمات اور دعاؤں سے نوازا۔ فقیر کے بعد خلیفۂ مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی عبد الواجد صاحب قبلہ نے ناصحانہ خطاب فرمایا آپ نے اپنے خطاب کے دوران حضور مفتی اعظم اور علامہ خوشتر کے حوالہ سے جو بات بیان فرمائی وہ یہاں ذکر کرنا یقیناً قارئین کے لئے بہت دلچسپ ہوگی۔

مفتی صاحب قبلہ نے فرمایا کہ انہوں نے اور علامہ خوشتر نے بریلی شریف میں حضور مفتی اعظم کی خدمت میں بہت وقت گزارا ہے ایک دن نماز کے لئے جب رضا مسجد میں پہونچے جماعت کا وقت ہوگیا لیکن امام صاحب اس دن کہیں تشریف لے گئے تھے حضور مفتی اعظم نے علامہ خوشتر کو نماز پڑھانے کا حکم دیا لیکن حضور مفتی اعظم کی موجودگی میں علامہ خوشتر تعظیماً نہیں جارہے تھے لیکن جب دوبارہ حکم ہوا تو فوراً حکم کی تعمیل کی اور نماز کی امامت فرمائی لیکن جیسے ہی سلام پھیرا فوراً اپنے چہرے کو مفتی اعظم کی جانب کرلیا اور برجستہ یہ شعر کہا۔

اک دن نماز میں میرے قبلہ کو پیٹھ تھی
میں تھا امام اور میرے مرشد تھے مقتدی

حضور مفتی اعظم کی بارگاہ کے ادب کا یہ واقعہ سن کا علماء و عوام عش عش کرنے لگے۔ محفل کے آخر میں حضور صاحب سجادہ نے علامہ خوشتر کی زندگی کے کچھ احوال بیان فرمائے اور اس کے بعد ذکر قادریہ فرمایا صلاۃ و سلام اور دعا کے ساتھ محفل اپنے اختتام کو پہونچی۔

(باقی آئندہ)

مراسلات

ادارہ

بدایوں میں دسواں عرس مظہر العلماء

از:-مولانا محمد قمر رضا برکاتی رضوی، منظر اسلام بریلی شریف

مؤرخہ ۱۷، ۱۸ر مارچ بروز ہفتہ، اتوار سرزمین بدایوں پر دسواں عرس مظہر العلماء تزک واحتشام کے ساتھ منایا گیا۔اسی موقع پر مدرسہ برکاتیہ رضویہ کا دسواں سالانہ اجلاس بنام فیضان قرآن کانفرنس وجشن دستار حفظ کا بھی انعقاد ہوا۔مؤرخہ ۱۷ر مارچ بعد نماز فجر قرآن خوانی سے عرس مظہر العلماء کا آغاز ہوا۔بعد عصر جلوس چادر شریف، بعد مغرب حضرت مظہر العلماء مفتی محمد مظہر حسن قادری برکاتی بدایونی کے پیرومرشد تاج العلماء حضرت علامہ مفتی سید محمد میاں قادری برکاتی مارہروی کے ۶۴رویں قل کی فاتحہ ۸ربجکر ۵۵رمنٹ پر ہوئی۔بعد نماز عشاء فیضان قرآن کانفرنس وجشن دستار حفظ کا انعقاد قادری چوک نوری مسجد محلّہ ناگران میں ہوا۔کانفرنس کی سرپرستی حضرت سید سہیل میاں خانقاہ واحدیہ بلگرام شریف اور صدارت حافظ وقاری مولانا ممتاز احمد رضوی سید پوری نے کی۔خصوصی خطاب شیر قادریت حضرت علامہ مختار احمد قادری کا ہوا۔مولانا شکیل بلندشہری نے بھی خطاب کیا۔اس موقع پر علامہ عبدالرحمٰن ازہر القادری لندن نے بھی پُرمغز خطاب فرمایا۔حضرت سید سہیل میاں صاحب نے مدرسہ برکاتیہ رضویہ کے طلبہ کے سروں پر دستار حفظ سجائی۔صلوٰۃ وسلام اور دعا پر اس کانفرنس کا اختتام ہوا۔مؤرخہ ۱۸ر مارچ بروز اتوار صبح ۹ر بجے حضرت مظہر العلماء کے دسویں عرس کے قل کی محفل کا آغاز ہوا۔حضرت مولانا الحاج محمد عفران میاں چشتی خانقاہ سلیمانیہ خیر پور نے اس محفل کی سرپرستی فرمائی۔شعراء نے نعت و مناقب کے نذرانے پیش کئے۔ڈاکٹر یٰسین علی عثمانی نے خطاب فرمایا۔قل شریف کی محفل کا اختتام صلوٰۃ وسلام پر ہوا۔شہزادۂ مظہر العلماء مولانا صفدر حسن نوری اور ناظم عرس مولانا منظر حسن نوری نے تمام زائرین کا شکریہ ادا کیا۔

ہماری ڈاک

ادارہ

بخدمت جناب مدیر اعلیٰ ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف۔

سلام ورحمت

ماہنامہ اعلیٰ حضرت کا شمارۂ اپریل پڑھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔علامہ ابراہیم خوشتر کی حیات وخدمات پر خوشتر سیمینار کے سلسلہ میں اداریہ کے ذریعے معلوم ہوا کہ ان کی خدمات کو اجاگر کرنے کے لیے یہ اقدام کیا جارہا ہے۔بلاشبہ یہ آپ کی طرف سے ایک اہم پیش رفت ہے۔آپ کے اکثر فیصلے تاریخی ہوتے ہیں جنہیں ہم ماہنامہ اعلیٰ حضرت کے ذریعہ پڑھتے رہتے ہیں یہ بھی ایک تاریخ ساز فیصلہ ہے۔اس طرح رضویات کا کام کرنے والوں کا حوصلہ بلند ہوگا۔مسلک ومرکز سے علماء کا ربط وضبط مضبوط سے مضبوط تر ہوگا۔آپ کی مساعی جمیلہ قابل مبارکباد اور سلام کئے جانے کے لائق ہیں۔آپ کے وجود مسعود سے ہمیں امید ہے کہ یہ مرکز مضبوط سے مضبوط تر ہوگا۔اہم اور جلیل القدر علماء کو مرکز سے جوڑے رکھنے کے لیے آپ کی جو کوششیں ہیں ان کوششوں میں دوسرے حضرات کو بھی بھرپور تعاون کرنا چاہیئے۔باتیں بنانے والے باتیں بناتے رہتے ہیں۔پروپیگنڈہ کرنے والے پروپیگنڈہ کرتے ہیں مگر آپ گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر جو کام کررہے ہیں اس کا صلہ آپ کو اللہ علیم وخبیر کے یہاں سے ضرور ملے گا۔اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وتوانائی عطا فرمائے اور آپ کے حوصلوں میں بلندگی پیدا فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین۔

(مولانا منظر وسیم قادری، ملاوی ساؤتھ افریقہ)

مخلص علمائے اہل سنت سے اپیل

فقیر قادری کی ہمیشہ یہ تمنا، خواہش اور کوشش رہی ہے کہ مرکز اہل سنت کی معنویت برقرار اور علمائے اہل سنت کی یہاں سے بھرپور وابستگی رہے۔ آپس کے ذاتی معاملات افہام وتفہیم کے ذریعہ حل کیے جائیں۔ آپسی اختلاف وانتشار سے جماعت کو حتی الوسع بچایا جائے۔ جماعتی افراتفری کا خاتمہ ہو۔ لامرکزیت سے جماعت کو بچا کر ایک مرکز پر متحد کیا جائے۔ اہل سنت و جماعت کی طاقت وقوت کو پارہ پارہ ہونے سے محفوظ کیا جائے۔ مرکز اہل سنت کو محض ایک ''مرقد'' نہ بنایا جائے۔ دوریاں بڑھتے بڑھتے خلیج کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ ان دوریوں کو کم کیا جائے۔ آپس میں اگر کسی کو کسی سے کوئی شکایت ہے تو یہاں مرکز اہل سنت میں بیٹھ کر افہام وتفہیم کے ذریعہ اسے دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ ہمیں یہ بخوبی علم ہے کہ ہمارے بہت سے مخلص علماء ابھی بھی بے دار ہیں اور جماعت کے مسائل کو لے کر کافی حساس بھی ہیں۔ ایسے مثبت فکر ونظر اور تعمیری ذہن رکھنے والے علماء سے گذارش ہے کہ مرکز اہل سنت ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے۔ آپ اپنے اس مرکز سے ہمیشہ اپنی وابستگی مضبوط سے مضبوط تر رکھ کر اعداء وحاسدین کو یہ پیغام دیں کہ مرکز اہل سنت سے اس کی تمام برانچیں اور شاخیں مضبوطی کے ساتھ مربوط و وابستہ ہیں۔ سب کا رشتہ مرکز سے اٹوٹ ہے۔ وہ لوگ ہوش کے ناخن لیں جو تکفیر طواغیت اربعہ میں تشکیک پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جماعت کے اس متفقہ مسئلہ کو اختلافی بنانے کی راہ ہموار کرنے کی ناپاک جسارت کر رہے ہیں۔ حسام الحرمین کا فتویٰ جماعت کا نقطۂ اتحاد ہے۔ اسے اگر اختلافی بنا دیا گیا تو جماعت کا اتحاد بھی پارہ پارہ ہو جائے گا۔ حسام الحرمین میں جن لوگوں کی نام بنام تکفیر کی گئی ہے وہ بالکل قطعی ہے کہ جو اُن کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ آپ حضرات جماعت کا قلب وذہن ہیں۔ جماعت کے اوپر آج جو چوطرفہ یلغار ہو رہی ہے اسے آپ ہی حضرات کو روکنا ہے۔ جو لوگ سازش کر کے جماعت کے اتحاد کو افتراق میں بدلنے کی کوشش میں لگے ہیں یا بریلی شریف کی مرکزیت کو توڑنے اور اسے اختلافی بنانے کے لیے جو تخریب کار وقتاً فوقتاً شگوفے چھوڑتے رہتے ہیں ان کی شاطرانہ چالوں کو ناکام بنانا ہے۔ اس سلسلہ میں مرکز کو آپ کے بھرپور تعاون کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مخلص علماء ومشائخ کو ہمت وحوصلہ عطا فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم۔

فقیر قادری محمد سبحان رضا خاں ''سبحانی'' غفرلہ

United PRINTERS BAREILLY

Monthly "Aala Hazrat" Urdu Magazine
84, Saudagran Street, Bareilly 243003-(U.P.)
Ph.: 2555624, 2575683-(Office)
Fax : 2574627 (0091-581)

R.N.P. NO. 6802/60 N.I.C.
POSTEL REGD. NO. U.P/BR-175/2018-20
PUBLISHING DATE : 14th] EVRY ADVANCE MONTH
POSTING DATE : 18th]
PAGES : 64 PAGE WITH COVER WEIGHT : 80 GRM

₹ 25/-

Editor : Mohammad Subhan Raza Khan (Subhani Mian)

May 2018

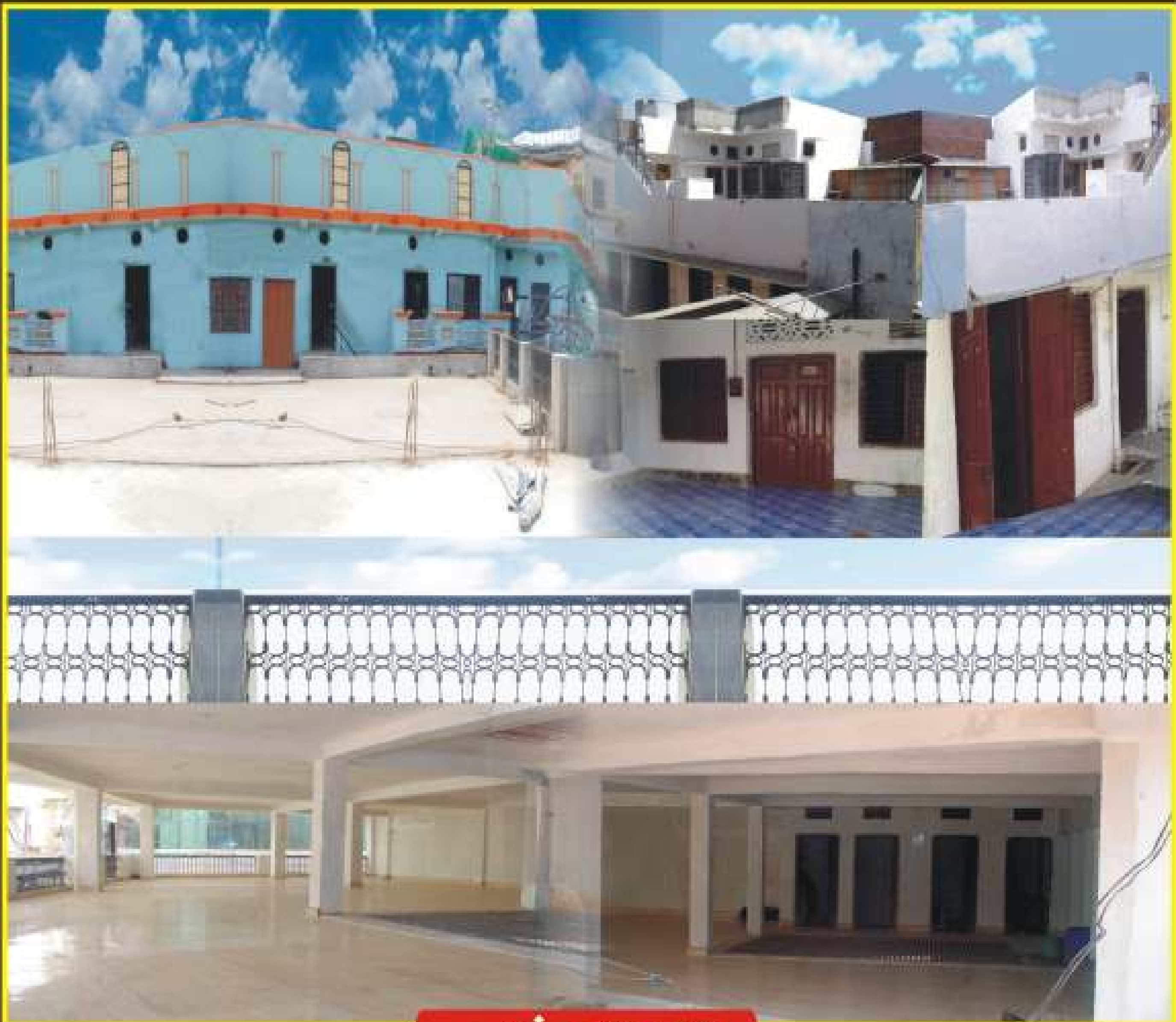

دعوت خیر

طالبان علوم نبویہ کے قیام وطعام، منظر اسلام کے تمام شعبوں کے عروج وارتقا، دارالافتا کے عمدہ واحسن انتظام، لائبریریوں کی آرائش وزیبائش، ماہنامہ اعلیٰ حضرت کی مسلسل اشاعت، رضا مسجد کی زیب وزینت، خانقاہ رضویہ کی تب وتاب اور عرس رضوی کے وسیع انتظامات میں دل کھول کر حصہ لیں ۔

Printed Published & Owned by Mohammad Subhan Raza Khan "Subhani Mian" Printed at Raza Barqi Press, Moh. Saudagran Bareilly & Published at Office of Monthly Aala Hazrat 84, Saudagran Street Bareilly (U.P.)